نعت مسیح علیہ السلام

اعجاز کیون اثر نہو اپنے کلام کا
مداح ہون مسیح علیہ السلام کا

کیا شان ہی کہ دل ہی ملایک ہین خاکبوس
کیا اوج اور عروج ہی بس احترام کا

پیدا ہی روح پاک سی روح اللہ نام ہی
پھر اس مین دخل کیا ہی کلیم و کلام کا

ہی چرخ پر وہ جب سی کہ مسند نشین جاہ
عرش برین پہ ناز ہی اوسکے مقام کا

ہین ویسے اوسکا حلقہ بگوش کمال ہو
پابند ہون درم کا نہ وابستہ دام کا

میری زبان نہ کیون ہو کلید در نجات
ہی نام اوسکا ورد میری صبح و شام کا

کیون عرش پر دماغ نہو نازکا میری
آقا ہی پاک چرخ نشین ہی غلام کا

وہم و خیال کو ہو رسائی کہان نصیب
زینہ پری ہی عرش سی اوسکی مقام کا

کی مُردی دم مین ہزارون جلادی ۔ کیا معجزہ تھا اوس لب معجز نظام کا

ہوش ہون اوسیکی مئی ذوق شوق سے ۔ سرشار ہون اوسیکی شفاعت کی جام کا

ایل نحو وی اوسکے نبوت کا جو کوئی ۔ دنیا کی کام کا ھی نہ وہ دین کیے کام کا

ہی جھان مین اوسکی کرامت کا تمام ۔ شہرہ ہی اوسکی فیض کا اور احتشام کا

ای شور چشم ترکو بنا چشمۂ حیات

کر ورد جان ودل سی مسیحا کی نام کا

ہوا اس وصف سے منسوب ہوا خوب ہوا ۔ یعنی فرزند خدا خوب ہوا خوب ہوا

دو عالم کا تو ہی شافع ہی ای میری مسیح ۔ طالبونکا تو ہی مطلوب ہوا خوب ہوا

مین فخر نہ کیونکر ہو تری امت کو ۔ جان دینا تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا

ے کونین مین نوری نحوا تیری ہوا ۔ جلوۂ حق سی خوش اسلوب ہوا خوب ہوا

جان دینے مین نحر شکر نہ نکلا سو تھی ۔ صبر مین ہادی ایوب ہوا خوب ہوا

دیکھا یوسف کو تو آنکھین کھلین دم مین اوسکی ۔ نور بینائی یعقوب ہوا خوب ہوا

تیری بخشش مین نہین شور رہا شک باکے ۔ اپنی عصیان سے تو محجوب ہوا خوب ہوا

دل میں جلوہ تیرا محبوب ہوا خوب ہوا
شوق کا ایک خوش اسلوب ہوا خوب ہوا

نہ ہمیں کوئی نکالے نہ نگہ جان جہان
ظلم ہی گر تجھے مرغوب ہوا خوب ہوا

اور سکے جلوے میں شب و روز رہا کی
دل میں خلوت سے منسوب ہوا خوب ہوا

خنجر غمزہ سے ارمان نکالی تم نے
جان بیان [illegible] ہوا خوب ہوا

تو بنا یوسف ثانی میرے پیارے جسکے
میں تیری ہجر میں یعقوب ہوا خوب ہوا

صبر نے نام کیا ساری جہان میں میرا
میں وہ حضرت ایوب ہوا خوب ہوا

گر کبھی عشق سے انکار رواب ارض ہوا
اپنی سے نام پہ منسوب ہوا خوب ہوا

عمر بھر شور نے کی بادہ کشی ای واعظ
آکے پیری میں جو محجوب ہوا خوب ہوا

ایک نکتہ ہی میرا دفتر عشق کا برہم ہوا
اس نئی مضمون سے پیدا اور تازہ غم [illegible]

پیارہ گر کوئی بھی میرے بات سے پیدا غم ہوا
جب مرض شدت کا ہوا ایک [illegible]

مرے دل کو بھی مزاج یار سے نسبت ہے کی
وہ اگر اس سے سوا ہی [illegible]

حسن کی ساری خطا ہی اسمیں نکالی جو
اوسکا عالم دیکھ کر دیوانہ [illegible] عالم

سبزہ رنگوں کی محبت میں عجب کچھ ماجرا
جسنے چاہا وہ اوسکے حق میں آخر سم ہوا

جب خدا نے اشرف المخلوق اسکو کر دیا
پھر فرشتہ سے بھی افزون رتبۂ آدم ہوا

کان پکڑی عشق کا پھر نام لینے کی نہیں
ہاتھ سے اسکی ہمارا ناک میں بھی دم ہوا

جسکے دل تھمنے رہا ہم نے وہ پایا تم کو صنم
پھر خوشی میں کسطرح سے رنج دیکھا باہم ہوا

دیکھ کے گل سا یہ بیٹھیں ہنس پڑا اسکو دیکھ
میری اشکو بستے خجل جب قطرۂ شبنم ہوا

حال دل لکھ کر کیا جب خط شور آج تمام
اوسکے ایک ایک لفظ پر ماتم کو بھی ماتم ہوا

شور تیر اور شکر ہو گئی سب دم بخود
سنتے واہ وہ کا بھی اوسکی کچھ عجب عالم ہوا

یاد وصل گل میں رونیکا عجب عالم ہوا
اشک جو آنکھوں سے نکلا قطرۂ شبنم ہوا

بعد مرنے کی بھی کیا تسکین ملیگی ان کہاں
روح کیا خوش ہوگی جب تجھکو میرا غم ہوا

اوس پری پیکر کے تئیں آزاد کونکی اسیر
سلسلہ سودا زدونکا آج پھر برہم ہوا

چشم وحدت سے جو دیکھا عالم کثرت کو تجھ
ذرہ بھی اپنی نظر میں نیر اعظم ہوا

مر مٹے سودای زلف پر شکن میں جب کہ ہم
خانۂ زنجیر بھی مدتوں ماتم ہوا

آ گئی پھر یاد دلین می پرستونکی مجھی
کالی کی کاٹی کی لہر آئی لگی تن مین میرے
جب نہ کچھ عقدہ کھلا رفرد ہان یار کا
جب سحرا و ٹھکر وہ گھر اپنی سدہاری ہمدمو
اس اجل کا ہو بھلا یہ ہچکیو راحت دی گئی

دور جام می مین جب کچھ ذکر خیر جم ہوا
موتھہ لگا نا گیسوی مشکین کا کیسا ستم ہوا
لب میرا نطق و بیان سی سخت نادم ہوا
کیا نہ کچھ دم سیر سینے کیسا نہ مین ہم دم ہوا
جان کی جاتی ہی سب کچھ قصۂ غم کم ہوا

شور کی مرتی صی وہ نادم جفا سی ہوگئی
کہتی ہین لوگونسے دلکا مری کیا عالم ہوا

درد فرقت کا نہ کرنا مجھی درمان ہوتا
پورا اگر ایک ہی دل کا میری ارمان ہوتا
کس غضب کا ہی بنا شان خدا سی آدم
کاش دو دل ہی مجھی روز ازل سی ملتی
پھنس گیا دام مین کاکل کی گرہ نکی رہا
چاہ مشکل تھی بہت تجھسی دلا نمیہ سکے

خواب مین ہی وہ مسیحا جو نمایان ہوتا
پھر تو سو جان سی مین یار پہ قربان ہوتا
کہ فرشتہ کو تمنا ہی مین انسان ہوتا
ایک مین یہ کہتا اور اک یار کا دربان ہوتا
دل کی حقمین یہی بہتر تھا پریشان ہوتا
اور کچھ کہیلنا تھا کہیل جو آسان ہوتا

روز کیون رهتا هی درپی میرے تو دو جنون
چاک کیا کرتا جو باقی نه گریبان هوتا

تیری کلمه کی تو پڑهنی سی نهین عذر صنم
پیر فرنگی کو بهی دیکها نه مسلمان هوتا

قتل میرا تو هی اک روز مسلم تجهه کو
گر شب هجر مین کرتا تو یه احسان هوتا

شکر هی غم کی غذا ملنی سی مین بچ تو گیا
روز کے فاقو نسے رخصت شب هجران هوتا

کاش وحشت کی تو کچهه فکر نه رهتی باقی
تیری کوچه مین میرا خانه ویران هوتا

قتل کے بعد خلش کی هی مری چلتی هی هم
تیر کی بدلی اگر نشتر مژگان هوتا

آفت جان هوئی روئی کتابیکی تیری یاد
راس آتی جو مجهی حافظ قران هوتا

سایه مین اوسکی اگر قبر میری بن جاتی
ای پریبرد تیری دیوار کا احسان هوتا

جان و دل اوسکی مدارات مین کرتا حاضر
گر تری تیر کا پیکان میرا مهمان هوتا

شور کیا نه مری وقت ذبح ملتی تجهی
کاش قاتل کا تبسم نمک افشان هوتا

هی غمزه ریز فتنه آغوش نقش پا
کیونکر نه هوئی دل میرا مدهوش نقش پا

وه گم شده هون کوچه الفت مین ایتدن
ی نغم سراغ کا نه مجهی هوش نقش پا

[illegible]

مٹ مٹ کی آرزو ہی کہ کوچہ مین یار کی
کیا کیا نہ خاکسار بکے افسانہ مین کھون
تقدیر ایسی کب ھی کہ ہو وصل و لبربا
کسنے اوٹھایا حشر قدم ہای ناز سے
بعد از وفات ہی نہ مٹی آرزوی وصل
آتا ہی کھون کسکے قدم سی اوٹھی گا حشر
ذلت تو دیکھی کہ میری خاک بعد مرگ
دل تنگ کسکے ناز ستم زانی کر دیا

مجھ ناتوان کی خاک ہو ہمدوش نقش پا
مایل مری طرف ہوا گر گوش نقش پا
ہون کاش خاک ہو کی ہم آغوش نقش پا
تذر فسادگی ہوئی کیون ہوش نقش پا
ہی وا اوسیطرح میرا آغوش نقش پا
کیا کھ رہا ہی یہ لب خاموش نقش پا
ھی ناتوانیو نسے سرو دوش نقش پا
غنچہ بنا ہی کیون لب خاموش نقش پا

عالم خرام ناز پہ مفتون ہی لیک شور
اک عمر سے ہی والہ و مدہوش نقش پا

یہہ ھے دیکھا جہان کے باغ مین آکوئی پھول شگفتہ سدا نہ رہا
کبھی غنچہ بنا کبھی کھائی ہوا کبھی گل ہوا پھر بھی پتا نہ رہا
رھا دنیا کی جھگڑی مین دل بیچ پھنسا کبھی بھولی سہی ہا دینا اوسکو کیا

کھلی آنکھہ نہ خواب سے میرزا مجھی خوف خدا بجدا نہ رہا
وہی دیر و حرم مین ہی یاد خدا وہی کرتی ہین لوگ کلیسا مین جا
مین نی خوب سا غور جو اسمین کیا کوئی نام خدا سے جدا نہ رہا
گئی شوق جوانی کی ساتھہ سبہی کیا پیری نی آکی بہت سادہ کہی
مجھی گوشہ نشینی پسند ہوئی کہ وہ دل نہ رہا وہ مزا نہ رہا
یہہ بہار دو روزہ تہی باغ جہان لگی ساتھہ ہی اسکی بلائی خزان
کوئی رنگ جما ہی جو دم کو یہان تو پھر اوسکا کہین ہی پتا نہ رہا
جسے سمجہے تہی دوست عدو وہ بنا جسے دل دیا اوسنی ہی جانکو لیا
نہین کام کسی سے ہی نکلا ذرا کوئی اپنا پرایا میرا نہ رہا
میری ساتھہ سلوک قضا نی کیے مجھے زیست کی فکر و الم نہ رہی
میری بار گناہون کی ہلکے ہوئی کوئی رنج و عذاب ذرا نہ رہا
نہین شور کو مرنیکا اپنے ہی غم کہ عبث ہی فنا کا ملال و الم
مگر اوس پہ خدا کا ہی فضل و کرم وہ کسیکا جہان مین برا نہ رہا

تمھارا جبر میری اختیار مین کیا تھا
جو یاد کر کی تپا تا شمار مین کیا تھا

خزان کی غنچۂ دل کو نہین شکایت کچھ
یہہ دن تو آج ہوا کل بہار مین کیا تھا

نہ ٹھہرا اوسکی مقابل چمن مین گل کوئی
کھلا نہ بھید کہ اوس گلعذار مین کیا تھا

تمام عمر نہ آیا قرار دم بھر کو
خدا ہی جانی دل بیقرار مین کیا تھا

کس آرزو پہ ہوا تو نثار ای منصو
نشان ثمر کا بتا نخل دار مین کیا تھا

وہ کسدن اپنی جفا کاریوں سی باز آیا
ڈرون بگاڑ سے مین کیا سنوار مین کیا تھا

کھلی ہین بعد فنا بھی مزار مین آنکھین
کسے خبر ہے یہ میرے انتظار مین کیا تھا

ہر ایک آبلہ پا نی چوم چوم لیا
خدا ہی جانی مزا نوک خار مین کیا تھا

تمہاری کاکل عنبر فشان کا صدقہ ہے
وگرنہ نافۂ مشک تتار مین کیا تھا

نہ چھوڑی گل نی رفاقت ہی خار کی ایکدم
خلش ہی رات دن اسکی کہ خار مین کیا تھا

کھان ہی دلکا پتہ کیا بتاؤن دست جنون
گرہ کی شکل گریبان کی تار مین کیا تھا

بجائی سرمہ لگایا ہر اک نی آنکھون مین
بتاؤ شور کی مشت غبار مین کیا تھا

رابطہ اوس سے بڑھا کے دیکھ لیا
جسم و جان کو گھٹا کے دیکھ لیا

غیر پر مسکرا کے دیکھ لیا
مجھ پہ بجلی گرا کے دیکھ لیا

اب لگی کیون عدو سے شرمانے
آنکھ ہم سے چرا کے دیکھ لیا

نقش پا سے تیری خدا سمجھے
جان اوس پر مٹا کے دیکھ لیا

کتنا رسوا ہوئی زمانہ مین
غیر کی دم مین آ کے دیکھ لیا

شیخ ہی لب کو چاٹتا ہی رہا
قطرۂ مے چکھا کے دیکھ لیا

ہوئی قاتل جہان مین تم مشہور
بی گنہ خون بہا کے دیکھ لیا

ہو چکی عمر بھر رہا ہی اب
زلف مین دل پھنسا کے دیکھ لیا

شور اوسنی سنا نہ تیرا درد
شور تو نی مچا کے دیکھ لیا

اوسکے کوچہ مین جا کے دیکھ لیا
پھر وہان سے نہ آ کے دیکھ لیا

چل گئی دل پہ غیر کی تلوار
مجکو آنکھین دکھا کے دیکھ لیا

رات کچھ ایسی کی کشش دل نی
اوسنے آنکھین چرا کے دیکھ لیا

تم تو طعنی ہمین کو دیتی تہی
غیر کی بس مین آکی دیکھہ لیا

سخت جانی سی جان نکلی نہین
زہر بہی ہم نی کھا کی دیکھہ لیا

عشق کو سب برا ہی کہتی تھی
اپنی پیر آزما کی دیکھہ لیا

بزم مین دیکہتے ہی تہی غیر کو وہ
ہم نی آنکہین بچا کی دیکھہ لیا

ایک پتہ کا بہی پتا نہ لگا
ہاتہہ سے یہہ صبا کی دیکھہ لیا

دشمن جان ہو گئی تم تو
دل کو تمسے لگا کی دیکہہ لیا

تم نی اوس پر نہ مارا اک چہینٹا
دل کو ہم نی جلا کی دیکھہ لیا

شور کی شعر مین نمک ہی خوب
چکھہ لیا اور چکھا کی دیکھہ لیا

شور اپنی خوش نصیبی کا مہ و اختر مین تہا
وہ بہی کیا شب تہی کہ وہ جانان ہماری گہر تہا

پڑتی ہی اک ہاتہہ کی تسمہ لگا رکہا نہ ہای
کس بلا ہی ناگہانی کا اثر خنجر مین تہا

دل دیا تہا جسکو وہ ہی دشمن جان ہو گیا
آہ کس حسرت سی چرچہ یہہ میرا گہر مین تہا

درد فرقت سی جو تڑپا پہر نہ پایا دلکو ہائی
سیر مین تہا میری نہ گہر مین اور طاق و در مین تہا

روز و شب کی رونیسے رو بیٹھی ہی آنکھونکو ہم
چشمۂ آفت کوئی شاید کہ چشم تر مین تھا

در ہم و برہم کیا اوس سلک دندان نے تمام
آبرو کا قدرتی جو سلسلہ گوہر مین تھا

گل کھلائی اور ہی جوش جنون نے الامان
کس غضب کا جوہر اوس فصّاد کی نشتر مین تھا

گردش قسمت مجھی روز ازل سے ہی نصیب
پیشتر گردون گردانسے بھی مین چکر مین تھا

سب سیہ بختی ہی اپنی کچھ خطا اوسکی نہین
مدتون سے زلف کا سودا ہماری سر مین تھا

یہہ ملا دیتا ہی انسانکو خدا سی بالیقین
جو کہ دیکھا لطف دنیا ہم سب کچھ زر مین تھا

مجکو بھی ہمدم کبوتر لی اوڑا نامہ کی ساتھ
شوق کا کیسا اثر اور زور کیا شہپر مین تھا

اجتک شیرین زبانونسے نہ وہ حاصل ہوا
جو مزہ ای شور پایا ہم نی اوسکی شر مین تھا

غیر کی ساتھہ عیادت کو وہ دلبر آیا
لو مسیحا ملک الموت کو لیکر آیا

سخت جانی نی بھی امید شہادت توڑی
عید کو بھی نہ گلی لگنے وہ خنجر آیا

یاد آیا شب غم مین جو سر زانوی یار
چین سر کو نہ سحر تک سر بستر آیا

ہچکیان آئین کیا یاد کسے نی مجکو
غیر سے ذکر میرا آج مقرر آیا

آہ گم گشتہ اثر نی ہی جدا اوس سی رکھا
مین تو گھر اوسکی گیا اور وہ میری گھر آیا

شکوہ غیر پہ ہو جنگ یہ قسمت کا بگاڑ
ہمکو تو وصل مین ہی ہجر میسر آیا

شب مہتاب مین اور بالہ حسرت ہو بغل
دیکھہ خالی یہ بغل دل ہی میرا بھر آیا

ایسی بیدرد سے کہنا ہی نہ کچھہ درد تھا شور
جسکے افسوس ہی افسوس نہ لب پر آیا

کیا اشک ہی چشم تر کا
رونا ہے رہا اثر کا

ہر دم کو سفر ہے تن مین
خود تن سے وطن سفر کا

داغون سے جگر چمن ہی
اور نام نہین شجر کا

زر باعث خواب غفلت
سونا ہے جو نام زر کا

دل نذر کیا نظر کے
جادو ہے بلا نظر کا

بی زخم نہین ہی آبلہ ہی
یہہ پھول ہی اس ثمر کا

ہی دل کو جو راہ دل سے
کیا کام پیام بر کا

آوارگی کی اب بدولت
مین گھر کا ہون اور نہ در کا

ظاہر ہوا شور فی زمانہ
دشمن سے بشر بشر کا

دل پہ ہی زخم اور زخم پہ چھالا چھالہ پہ کانٹا ہی غم کا
نخل پہ پھول اور پھول پہ پھل ہی پھل پہ ہی ناخن ضیغم کا
چشم پہ ابرو ابرو پہ بل ہی بل پہ وہ تیزی غصہ کی
سان پہ تیغہ تیغہ پہ باڑ اور باڑ پہ خون ایک عالم کا
رخ پہ وہ تل ہی تل پہ ہی زلف اور زلف پہ بیدم لا کھوں دم
پھول پہ دانہ دانہ پہ دام اوس دام پہ صدمہ ماتم کا
عمر رواں پر رنج فنا ہی رنج پہ غم غم پہ ہی حسرت بی پایان
خاک پہ تن ہی تن پہ ہی مرگ اور مرگ پہ دم آدم کا
ناز پہ ناز اور غمزہ پہ عشوہ عشوہ پہ طرز خو یانہ
چہرہ پہ غصہ غصہ پہ جھڑکی جھڑکی پہ شکوہ پی ہم کا
شاخ پہ ہی گل گل پہ کھلا گل گل پہ ہی شبنم غم کی شور

دل پہ ہی داغ اور داغ پہ زخم اور زخم پہ پچایا مرہم کا

جلوہ یہ طور کا مجہی کسنے دکھا دیا
بیخود جو دم مین حضور موسی بنا دیا

سوز فراق نی میرے دلکو جلا دیا
تسکین کا نام خاک مین بالکل ملا دیا

جب سی خرام ناز نی محشر اوٹھا دیا
نقش قدم کیطرح سی مجکو مٹا دیا

جب سی کہ تجکو ای بت نا آشنا دیا
وحشت نی دلکو خانۂ حسرت بنا دیا

دلمین الم ہی جانمین حسرت ہی تنمین ضعف
سب کچھ ہی تیرے عشق مین اللہ کا دیا

لائی صبا کبھی نہ وہانکا کوئی پیام
ہان میری مشت خاک کا خاکا اوڑا دیا

میری ہر ایک بات سی اعدا کو رشک ہی
وہ کونسا ہی زہر جو مین نی ملا دیا

سنتے ہین آج اونکا ارادہ ہی پہانکا ہی
بخت غنودہ کو میرے کسنے جگا دیا

غیرونکو بوسہ لب شیرین ملی مگر
عاشق کو ہی بتاؤ کبھی تم نی کیا دیا

نالہ سے ہی ملا نہ کبھی دلکا مدعا
گو بارہا ہی عرش ہی اسسے ہلا دیا

میری ہی تہی یہ ضد کہ کیا پیار غیر کو
مجکو رولایا اور اوسے ہنسکر ہنسا دیا

سب سے کہ اوسکے عشق مین شیدا بنا ہی شور

اوسی ایم ... (حاشیہ: illegible marginal note)

دونو جہان کی فکر کو دلسے بھُلا دیا

مانگا جو اوس سے دلکو تو بالا بتا دیا
پھر لا کی جلد آئینہ مجکو دکھا دیا

معشوق کو خدانی ہی ناز و ادا دیا
عاشق کی جان و دلکو پھر اوسپہ مٹا دیا

جلوہ نی تیری جھکی یہ روشن کیا ہی نام
داغ جبین کا ماہ کو دہبہ لگا دیا

لخت جگر سے ہوتی ہی اب بسر زندگی
مجکو تو بہی رزق خدانی بتا دیا

احسان مانو قدرت حق کا تم ای بتو
پہلے تہی تم کو شیشے سے نازک بنا دیا

جب سے تمہارا دہیان سے میرے دلمیں آ رہا
ویران پڑا تھا اسکو سر نو بسا دیا

خلخال پای یار سے ہی یہ صدا بلند
غافل جو سوتی تہی اونہین نے جگا دیا

مغرور ہو نہ حسن جوانی پہ آدمی
پیری نی آسمان کی کمر کو جھکا دیا

کافر سے بہی نہو جو کیا تو نی ای صنم
عاشق کی دلکو توڑ کی کعبہ کو ڈہا دیا

پوچہا اونھون نی شور سے کیا دلکا حال ہے
سو ٹکڑے ہو رہا تھا سو اونکو دکھا دیا

کسوقت پریشان تیرا بسمل نہین ہوتا
سیماب صفت شوقین کب دل نہین ہوتا

گر رمز تجلی سے اسے آگہی ہوتے
آئینہ تیری رخ سے مقابل نہین ہوتا

گر لاکھون بہی ہوتی تو فدا آپ پہ کرتی
افسوس ہی پیدا ہی نیا دل نہین ہوتا

غمخواری اندوہ کی امید ہو کس کو
دل ہی تو میری حالکی شامل نہین ہوتا

ٹکری نہین رہتا ہی جگر کب تیری غمسی
کب اشک کی قطرونمین میرا دل نہین ہوتا

غمزہ سے جگر عشوہ سے مین دلکو چہپاتا تون
یہہ ظلم تو مجہسے میر قاتل نہین ہوتا

مین کیا ہون ہزارون ہین طپان صورت بسمل
کس روز تماشا سر محفل نہین ہوتا

اس لجۂ الفت سے خدا سبکو بچائی
سنتے ہین کہ اسکا کہین ساحل نہین ہوتا

عاشق کو کبہی آپ نی الفت سی نہ دیکھا
دیوانہ غلامی کی بہی قابل نہین ہوتا

ہم جسکے لئی شور جہانمین ہوئی مشہور
افسوس ہی وہ بہوں لکے مائل نہین ہوتا

آج دلبر دل میری سینہ سی باہر لیچلا
جانکو ہمراہ اوسکے ہین بہی لب پر چلا

رہ گئی ہم ہاتہہ ملتے خانہ خالی دیکہکر
جانکو حسرت لیچلی اور دلکو دلبر لیچلا

نوح کے طوفانکا وہان ہو گیا سبکو یقین
سوئی محشر اپنا مین جب دیدۂ تر لی چلا

آج مقتل مین سنا ہی امتحان ہوئیگی بہی
سر کو مین بہی شوق سی ہاتھون پہ رکھکر لیچلا

کوئی پکڑی اسکو جب جانی کہہی کچہہ منہ سی ہو
میرا دل وزد حنائی اب چرا کر لی چلا

کیا کہون کن مشکلون سے پہونچا ہون در تک تیرے
ناتوانی نے بیٹھایا شوق اوٹھا کر لیچلا

بار عصیان سے بہت اور مین نہایت ناتوان
کسطرح پہونچون گا وان تک پر مقدر لیچلا

داغ دلپر میری اعمالون کے لاکھون ہین گواہ
اس لئے مین اپنا محضر آپ لکھہ کر لیچلا

جانکر اسکو خدا نی مجھسے کی پہر باز پرس
دلمین جب تیری تصور کو چھپا کر لیچلا

سخت جانی سے میری تیغ اوسکی مونہہ پہیر دے
اسلئے مین اپنی گہر سے تیز خنجر لی چلا

آہ لب پر داغ دلپر سینہ بریان تن بخاک
شورؔ یہہ سامان لیکے پیش داور لی چلا

مین اوسکی بزم سی بس جان زار سے اوٹھا
وصال کیسا غم انتظار سے اوٹھا

تمہارے کاکل پیچان کے پاس جا بیٹھا
دھوان جو میری دل داغدار سی اوٹھا

پکڑ کے دل کو زمین پر مگئے ہم بیٹھہ
جو فتنہ اس فلک کینہ کار سے اوٹھا

چڑہا وہ طور پہ دکھلائی سیکڑون جلوی
بجھا چراغ جو میری مزار سے اوٹھا

فلک کا سر ہی اوسے دیکھکر کی چکرایا
کوئی بگولہ جو میرے غبار سے اوٹھا

جفا کا آپ کی میری وفا کا بس چرچہ
مجھی بتائے کب روزگار سے اوٹھا

پپیہے بولتے ہین مور شور کرتی ہین
فلک پہ ابر بہاری بہار سے اوٹھا

نہ بیٹھا چین سے ایکدم ہی وہ قیامت
نظر سے گر کی جو اوسکوئی یار سے اوٹھا

شب فراق مین موت آکی ڈر گئی اوس سے
جو درد میری دل بیقرار سے اوٹھا

قطعہ

ہجوم یاس و الم ساتھہ تھا اوسکے
تمہارا کشتہ ہی کس افتخار سے اوٹھا

کفن تھا سرخ اور آنکھین تھین لال خون آلود
شہید ناز ہی کیا کیا بہار سے اوٹھا

کسنے ماردی ٹھوکر جو ناز سے اکبر
تو شور شکر کا میری مزار سے اوٹھا

سودا ہی [illegible] شب تار ہی رہا
آخر کو رفتہ رفتہ مجھے مار ہی رہا

مین گو شراب عشق سے سرشار ہی رہا
پر بیخودی کی ہوش مین ہشیار ہی رہا

شرم و حجاب ہی مین شب وصل کٹ گئی
اون کی زبان پہ تا سحر انکار ہی رہا

بخشش کے بعد پھر ہوئی مجکو تو نکی چاہ
جنت مین جا کی بہی مین گنہگار ہی رہا

بالین پہ میری آیا مسیحا نہ عمر بہر
اچھا ہوا کہ عشق کا آزار ہے رہا

صدقہ مین زلف کی بہت آزاد ہو گئی
پر مین تو مرتی مرتی گرفتار ہی رہا

مرنی پہ بہی میرے وہ نہ راضی ہوا کبھی
آسان کام یہہ بہی دشوار ہی رہا

سنتے ہی نام وصل کا مین ہو گیا تمام
تا زیست ہائی طالب دیدار ہی رہا

باز آیا وہ کبھی نہ جفا کاریوں سے شوخ
پر شور عاشقون مین وفادار ہی رہا

رشک اسکا مجکو ای دل بی گمان ہو جائیگا
کوئی دن مین وہ صنم جان جہان ہو جائیگا

حشر مین تیری ستم کی داد صدہا چاہینگے
جو یہان ہوتا نہ دیکہا وہ وہان ہو جائیگا

تیغ اپنی صاف کر لی میری سر پر بیدریغ
ہاتہہ تیرا مشق سے قاتل رواں ہو جائیگا

دل سے دیکہہ اپنا شب فرقت مین کیون روتا اگر
یہہ خبر ہوتی کہ وہ خواہان جان ہو جائیگا

جب تصور اپنا تم دلسے میری لیکر چلے
یہہ خیال آیا نہین ویران مکان ہو جائیگا

حال دل کہتا تہا کچہہ پیغام سے ہمدم سون
بدگمانی بول اوٹھی یہہ رازدان ہو جائیگا

کیا شکایت حشر مین تیری جفا کی کرونگا
جو نہان دل مین ہی چہرہ سے عیان ہو جائیگا

کیون شکایت ہین عدو کی اوس سے کرتا بار بار
کیا خبر تہی مہربان نامہربان ہوجائیگا
گریہ ہی رونا شب فرقت مین انکہو نکا رہا
دیکہنا نور نظر کم ناگہان ہو جائیگا

جب قدم آدم نی رکہا تہا زمین پر آکے شور
تہا یقین اک روز بی نام ونشان ہو جائیگا

ہجر کے اضطراب نی مارا
اور ناز عتاب سے نے مارا
ہمین دونو جہان سے کہو یا
دل خانہ خراب سے نے مارا
کبہی برقع اوٹہا ئی رخ سے
راتدن کی حجاب سے نے مارا
مفت مین عمر ہوگئی برباد
غم رور حساب سے نے مارا
بخت ناکام عشق ہی جانکاہ
اس غضب کی عذاب نی مارا
کہدیا صاف غیر سی ہین وہ خوش
نامہ بر کے جواب نی مارا
عارض یار سے ہوئی ہی غشی
جلوۂ آفتاب سے نے مارا
غیر کو قیس وقت کہتی ہین
اس ستم انتخاب نی مارا
جب سی دیکہی کسیکی کیفی چشم
شوق جام شراب سے نے مارا

ہجر کے اضطراب نی مارا
اور ناز عتاب نی مارا

ہی میری نام سی اونہین نفرت — خوبے اجتناب نے نی مارا

شور عابد بنے ہو تم کب سے
اس خیال ثواب نے مارا

اپ نے ہمکو کیا ہی شاد کیا — اور عنایت کی ہی جز بیداد کیا

کیا ہوا جز نالہ و افغان نصیب — ہم کرینگے زندگی کو یاد کیا

سخت جانی نی کیا مجکو تباہ — تو کری گا خنجر فولاد کیا

بعد مرگ اونکی ہی آنیکی خبر — دی ہی قسمت نی مبارکباد کیا

جان شیرین مفت مین برباد کی — جانکنی سے پایا ای فرہاد کیا

پہونک سی اوڑ جائیگی یہ مشت خاک — ہی ہماری زیست کی بنیاد کیا

کیا زمین کیا آسمان دشمن ہین سب — بس اثر لائی میری فریاد کیا

قابل حسرت ہی حال زار دل — کیا وجود اور بس عدم آباد کیا

آج ہم جاتی ہین وان پر دیکہی — خوبی قسمت سی ہو ارشاد کیا

خود بخود خون ہو کی دل بہنی لگا — سخت حیرت ہی کہ آیا یاد کیا

رات دن ہی جوش وحشت ہمنفس
خانۂ دل اپنا ہوا آباد کیا

مشت پر ہون اور ضعیف وناتوان
ایسے بی رحمی ہی ای صیاد کیا

شور الفت نی کیا تمکو تباہ
صبر اور تسکین سے ہوا ندا د کیا

ہم نی اوسکے دلمین گھر پیدا کیا
جان کھو کر یہہ ہنر پیدا کیا

ایک عالم مین ہی شہرت حشر کی
کیسا فتنہ فتنہ گر پیدا کیا

اونکی مجلس مین ہی میرا تذکرہ
آہ نی بی شک اثر پیدا کیا

اپنی دل مین پالیا اوسکا نشان
ہم نی اوسکو ڈھونڈ کر پیدا کیا

ہم سی اوٹھوا یا خدا نی بار عشق
یہہ ہمارا ہی جگر پیدا کیا

ہو گئی معدوم اوسکے فکر مین
کیسا مضمون کمر پیدا کیا

ذرہ ذرہ مین تجلی دیکھہ لی
کیا ہنر نور نظر پیدا کیا

کیون نہو تو بی وفا ای سرو قد
سرو کو بہی بے ثمر پیدا کیا

میری صورت سی دل سوراخدار
تو نی کسدن ای گہر پیدا کیا

سبز رنگون کی مجھی یاد آگئی
رنگ کیا شاخ شجر پیدا کیا

شور ہی عالم مین دیکھو شور کا
حق نے کیسا باہنر پیدا کیا

ہمنے تیرا الطاف تو ایجان نہین دیکھا
دلمین کبھی اپنے تجھی مہمان نہین دیکھا

ان انکھونسے بڑھکر کوئی گریان نہین دیکھا
اور اپنی جگر سا کوئی سوزان نہین دیکھا

بیتابی و بیخوابی و ناچاری و اندوہ
کیا کیا ہی عذاب شب ہجران نہین دیکھا

آخر تو کسیکے ہی تجلی کا تماشا
آئینہ کو کیا آپ نی حیران نہین دیکھا

کیا جانی ازل ہی سے جنون ساتھہ مین آیا
ہمنے کبھی دامان و گریبان نہین دیکھا

دل کھو دیا اور پہرتی ہین بیتاب ہر اک دم
بڑھکر کوئی اپنی سی ہی نادان نہین دیکھا

کہتا ہی زمانہ مجھی سودائی و مجنون
تو نی میرا چہرہ غم جانان نہین دیکھا

صدہا ہی کئی عون دکھا کر کے ادائین
لیکن تمھین افسوس پشیمان نہین دیکھا

جب سی کہ جگر سے تیری پیکان کو نکالا
دل کا ہی تو کیا ذکر پھر ارمان نہین دیکھا

کچھہ آپ کی بیداد مین لذت ہی غضب کی
عاشق کو کبھی آپ کی نالان نہین دیکھا

یہہ جہوٹ ہی وہ غیر کی ممنون بنی ہین — خوبونکو کبہی بندہ احسان نہین دیکہا

ہر دم ہہو کسطرح لب زخم سے فریاد — مدت سی تیری تیر کا پیکان نہین دیکہا

حالت ہی وہ ہی دلکی وہ ہی جانکی صورت — تسکین کا تو بہولسے ہی سامان نہین دیکہا

میرا دل گم گشتہ کہان خوار ہی یارب — بہولی سے بہی جون خواب پریشان نہین دیکہا

کس رات نہین روز قیامت کی سی آفت — کسدن مین عذاب شب ہجران نہین دیکہا

مین ہون دل مشتاق ہوا اوسکا ہو تصور — ایسا ہی کبہی وصل کا سامان نہین دیکہا

ہو حال ہی اب دیدہ خونبار کا اپنے — اسطرح کبہی شمع کو گریان نہین دیکہا

سنتے ہین کہ دل کعبہ مقصود جہان ہی — افسوس ہی اسمین اوسی مہمان نہین دیکہا

اوس کی رخ انور مین ہی قدرتکا تماشا — تونی مگر ای دیدہ حیران نہین دیکہا

ساری ہی زمانہ سی تجہی جنگ و جدل ہی — ای یار کوئی تجہہ سا ہی انسان نہین دیکہا

اس عشق نی دونو ہی جہانسی ہمین کہویا — ایسا ہی کوئی درد دل و جان نہین دیکہا

مارا ہی ہمین اوسکی خموشے کی ادانی — عاشق کی کبہی حالکا پرسان نہین دیکہا

افسوس ہی ای شور محبت کی الم سی

دل صورت غنچہ بہی خندان نہین کیا

خوش بیانی کا مزا جاتا رہا
شعر خوانی کا مزا جاتا رہا

جان بہی لیکر رہی انجان وہ
قدر دانی کا مزا جاتا رہا

مجکو بہی اغیار مین شامل کیا
مہربانی کا مزا جاتا رہا

خال کی مضمون پہ وہ بگڑی بہت
نکتہ دانی کا مزا جاتا رہا

دل تہا محرم وہ بہی اوس سے مل گیا
رازدانی کا مزا جاتا رہا

اشک بہی سوز جگر سے جل گئی
دُرفشانی کا مزا جاتا رہا

داغ دل دہوی گئی جب اشک بہی
پہر نشانی کا مزا جاتا رہا

شور اب کیا اس زمین مین لکہتی ہو
خوش زبانی کا مزا جاتا رہا

جانفشانی کا مزا جاتا رہا
قدر دانی کا مزا جاتا رہا

لیتے ہین غمزہ سی کیا کیا اب کام
تیغ رانی کا مزا جاتا رہا

چپکے چپکے غیر سے کچہہ کہدیا
بیدہانی کا مزا جاتا رہا

کر لیا اغیار سے کیوں ربط ضبط
دلستانی کا مزا جاتا رہا

جم گیا دل میں میری نقشہ تیرا
نام مانی کا مزا جاتا رہا

کون سُنتا ہی فسانہ عشق کا
قصہ خوانی کا مزا جاتا رہا

خون دل باقی نہیں ای چشم زار
گلفشانی کا مزا جاتا رہا

ابتو تسمہ بہی نہ چہوڑا تیغ نی
سخت جانی کا مزا جاتا رہا

ہای پیری نی کیا کیا نامراد
کیا جوانی کا مزا جاتا رہا

جب شراب لونبو پینے لگی
پہر پرانی کا مزا جاتا رہا

خون دل پینے لگے اب راتدن
ٹہنڈے پانی کا مزا جاتا رہا

اب تبسم کی ادا بہی چہوڑ دی
خستہ جانی کا مزا جاتا رہا

ہو گئی دیدار سے حیرت نصیب
خونفشانی کا مزا جاتا رہا

مونہہ بہی اب کہلتا نہیں وقت اخیر
دانہ پانی کا مزا جاتا رہا

یار تو نی کردیا دل میرا خاک
لن ترانی کا مزا جاتا رہا

شور جب جاتی رہی قدر سخن

شعر خوانی کا مزا جاتا رہا

دل اپنا اب تو عشق سے وائی یار مرگیا
غم سخت سہتے سہتے گیا ہار مرگیا

بعد از فنا بھی ہی وہی حسرت وہی خیال
کہتا ہی کون طالب دیدار مرگیا

کل جو تمہاری واسطے روتا تھا زار زار
وہ آج خستہ جان و جگر خوار مرگیا

صیاد دیکھ اپنی اسیر قفس کا حال
کس بیکسی سے تازہ گرفتار مرگیا

کیا کیا ہی ہاتھ ملتی رہی چارہ گر تمام
ہمدم جو کوئی عشق کا بیمار مرگیا

میر طرح سے کوئی تو تیلا ہی حضور
تیر نگہ سے کون دل افگار مرگیا

بلبل ہی گل پہ سرو پہ قمری ہی دلفگار
صیاد آج کون وفادار مرگیا

تم اپنے ناز حسن کی ساغر سے مست ہو
کیا غم ہی تم کو کوئی گنہ گار مرگیا

مرنیسے بھی پری ہی تڑپتا ہی اتدن
تیلا تو کون تیرا خریدار مرگیا

تمنے نہ ایک بار کیا شور کا خیال
یہ تم پہ شوق و ذوق سے سو بار مرگیا

رکے ہی آمد و شد مین نفس نہین چلتا
یہ ہی ہے حکم الٰہی تو بس نہین چلتا

پڑانی ہر رگ و پی ہوگئیں ضعیفی مین
اب آگی جسم کا اپنی قفس نہین چلتا

ہوا کے گھوڑے پہ رہتا ہی وہ ہوا مدام
کسی کا اوسکے برابر فرس نہین چلتا

گذشتہ سال جو دیکھا وہ اگلی سال نہین
زمانہ ایک سا بس ہر برس نہین چلتا

نہین ہی ٹوٹی کی بوٹی جہان نہین پیدا
شکستہ جب ہوا تار نفس نہین چلتا

ہر ایک بات پہ بن بن کی وہ بگڑتی ہین
کسی کا اونکی طبیعت پہ بس نہین چلتا

رکھا ہی وقت ہر ایک کام کا خدا نی یہی
ہزار فکر کرو پیش و پس نہین چلتا

نہ کچھ صدا ہی نہ کچھ اہل کاروان کا سراغ
یہ کیا ہوا ہی کہ شور جرس نہین چلتا

خدا نی راہ بنائی ہی صبر کی مضبوط
پھر اوس پہ شور کبھی بوالہوس نہین چلتا

پھرا انکار سے ہی کار میرا
ہوا جیتا بہت بیکار میرا

یہہ دل مجھسے ہوا ہی زار میرا
یہہ ہی اب باعث آزار میرا

مزا آئے تمھین اپنی کئی کا
قیامت مین ہو جب اظہار میرا

یہان ہر بار اونکی یاد دل مین
نہ لین وہ نام پر اکبار میرا

وہ کہتے ہین برملا ہین چارہ گر بہی
نہین بچنے کا یہہ بیمار میرا

کہا مین نی کہ تو کل ادرین خار
ہوا اسپر گلی کا ہار میرا

کبہی پوچہا نہ مجکو یہہ ہی کہکر
ہی زندہ طالب دیدار میرا

نہین ہی حال دلکا کوئی پرسان
نہی کچہہ غم مین ہی غمخوار میرا

ق

کریگا سرنگون پیش خداوند
گناہون سے وہان اقرار میرا

بن آئیگا جواب اوسکا نہ کچہہ بہی
لیا جائیگا جب اظہار میرا

نہ فرمایا کبہی تم نی صد افسوس
ہی تابع شور ہرزہ کار میرا

ہر رنگ ہر آثار کو دیکہا اوسی دیکہا
ہر جلوہ و انوار کو دیکہا اوسے دیکہا

اوسکے ہی تجلی کی تماشی ہین جہانمین
انوار رخ یار کو دیکہا اوسے دیکہا

ایک عمر سے تہی چشمہ حیوان کی تمنا
ایک لطف کی گفتار کو دیکہا اوسی دیکہا

تہی شور قیامت کی ہزارون ہی فسانے
اوس شوخی رفتار کو دیکہا اوسی دیکہا

روئی عرق افشان کی تماشی تہی ہم محو
جب ثاقب و سیار کو دیکہا اوسی دیکہا

جب پردہ مین خلوت کی ہی پایا اوسی پایا
جب جلوت اظہار کو دیکھا اوسی دیکھا

محشر کے سی ہنگامہ کا شہرہ ہی جہان مین
ہر کوچہ و بازار کو دیکھا اوسے دیکھا

یہہ ہی تہی ادا وہ ہی تہا شوخی کا اشارا
جب قہر کو اور پیار کو دیکھا اوسی دیکھا

نفحہ تیری گیسو کا بسا تہا میری دل مین
جب نافہ تاتار کو دیکھا اوسے دیکھا

ہر طاق ہر اک منظر و کوشک سی عیان ہے
جس جس در و دیوار کو دیکھا اوسی دیکھا

بوسہ کی تمنا مین دل و جان ہو گئے خون
جب لذت انکار کو دیکھا اوسی دیکھا

تہا شور تیرا شور بڑی اونچی صدا کا
جس گنبد و مینار کو دیکھا اوسی دیکھا

جس روئی پر انوار کو دیکھا اوسی دیکھا
جس شعلہ رخسار کو دیکھا اوسی دیکھا

دم پہول جسے دیکھہ کی بلبل ہوئی بیتاب
اوس گل رخسار کو دیکھا اوسے دیکھا

بجلی سی چمک جاتی ہی اوس آنکہہ کی گردش
اک برش تلوار کو دیکھا اوسے دیکھا

وہ ایک ہی سودا تو نہ نام اوسکا لکہا ہے
ہر سبحہ و زنار کو دیکھا اوسے دیکھا

ہی جنس کی جو گرمی بازار جہان مین
ہر شخص خریدار کو دیکھا اوسے دیکھا

پہنچتے ہین جگر مین میری وہ نشتر مژگان
جب وادی پرخار کو دیکھا اوسی دیکھا

ہی شوخی رفتار قیامت سی ہی بڑہ کر
بیتاب ہر اک یار کو دیکھا اوسی دیکھا

خالی نہین حکمت سی کوی بات ہی اوسکی
ہر غافل وہشیار کو دیکھا اوسی دیکھا

ہی طرز جفا رنگ ستم حرکت شوخی
جس جا بت عیار کو دیکھا اوسی دیکھا

کسطرح سی ہم اپنی خطا کی نہون قایل
انکار مین اقرار کو دیکھا اوسی دیکھا

ای شور تیرا شعر ہی رشک لب شیرین
جب لذت گفتار کو دیکھا اوسی دیکھا

بزم مین اوس بت عیار کی جو جایگا
دین و ایمان کو ایک بات مین کہو جایگا

آج سنتے ہین کہ وہ تیغ بکف آتی ہین
شکر کی جا ہی جو ہونا ہی سو ہو جایگا

جوش پر آیا ہی پہر دیدہ تر کا دریا
دل کو کیا یہہ میری ارمان ڈبو جایگا

دیدہ شوق نہ کیونکر رہی ہر دم بیدار
یہہ مثل سچ ہی وہ کہوی گا جو سو جایگا

دل ہی حاضر ہی مرا جان ہی موجود ہی لو
یہان تلک او جو فرماوگی ہو جایگا

کون ہی جسکو میری حال پہ افسوس نہو
دوست کیا غیر ہی آی گا تو رو جایگا

ایک کیا چیز اوٹھا لگا وہ لاکھون تجھ سی
وقت پر تخم نکوئی کا جو بو جائیگا

رات وہ نکوچہ قاتل کا تمہارا مانکو خیال
آج تم حضرت دل پوچھہ تو لو جائیگا

سنتے ہین ناصح نادان کو ہوا ہی سودا
آئی وہ یارو میری جان کو رو جائیگا

کسکی ہمت ہی جو شرگانسی مقابل ہوگا
مین ہی جانون ہون آوے سامنی جو جائیگا

ہمدمو ہجر مین ہر دم مین ہزارون آفات
گر مقدر مین ہی تو وصل بھی ہو جائیگا

خواب غفلت سے مین اکدن ہے نہ بیدار ہوا
کسکو معلوم تھا طالع میرا سو جائیگا

جینے ہی ٹھان لیا دلمین کہ قصہ ہے تمام
آج جو جائینگی وہان فیصلا ہو جائیگا

شور اوس بزم مین بیشک ہی طلسمات کا رنگ
جو کوئی جائیگا وان ہوش کو کھو جائیگا

مچا ہی شور ہر اک سمت اپنی نالون کا
خدا بھلا ہی کری ایسی بول بالونکا

ہوا ہی جب سے اونہین شوق خوش خرامی کا
برا ہی حال ستاونکی پائمالون کا

تمہاری رخ کی تجلی سی ماہ و خور بولی
ملا ہی عکس ہمین بھی یہہ خوش جمالونکا

زمین پہ ابتو قدم رکھنا ہو گیا دشوار
دماغ چرخ پہ کیون ہو نہ میری چھالونکا

نسخہ: [illegible]

جواب دی نہ سکی وہ عدو کی خاطر سے
خیال تھا اوسے نہین ورنہ میری سوالونکا

عدونکو چین نہ راتون ہی قرار اک دم
خدا ہی والی ہی ہمسے خراب حالون کا

ہین زلف مار سیہ اور ابرو ہین عقرب
خدا بچای کہ ہی خوف چار کالون کا

گذر ہی لخت جگر خون دلسے اب اپنی
خدا بھلا کری ان نوالون پیالون کا

وہ دہلی رشک ارم اور وہ صبح و شام کی سیر
وہ آنا چوک مین ہر روز قلعہ والون کا

ہوا ہی حبس سی کہ پتلون کوٹ کا یہ رواج
نہ قدر جامہ کی ہی مرتبہ دوشالون کا

ہمین تو ہجر مین اکدن ہی اک مہینا ہی
گذرنا سخت ہی اب زندگیکی سالون کا

ادہر ہی زلف سیہ اور اودہر رخ گلگون
ہی دل مین شور کی اب خوف گورگالونکا

گر اوس بت خود کام سی کچھ کام نکلتا
تو عشق مین اپنا ہی بڑا نام نکلتا

جو دیکھتا تجکو وہ سر شام کسی دن
تو ماہ نہ اک شب ہی لب بام نکلتا

چکر مین تو خود آی ہین ہم روز ازل سے
ارمان تیرا کیا گردش ایام نکلتا

گر پیر مغان بھول کی مونہہ اوسکو لگاتا
میخانہ سے شیشہ نہ کبھی جام نکلتا

مین اپنی سزا پانیکو سو فخر سمجھتا — گر میرے طرف ایک ہی الزام نکلتا

گر ڈہونڈتا دنیا مین کوئی روشنی لیکر — چھپسا نہ کسی جا کوئی گمنام نکلتا

آنکہون مین لگاتی جو وہ سرمہ کو نہ اپنی — کیون چشم سے خون میرے سیہ فام نکلتا

آرام کی قایل نظر آتا جو یہہ اوسکے — کیون دلسی میری تو وہ دل آرام نکلتا

آغاز سے گر اسکی خبر ہوتی تو ہمدم — کیون عشق مین یہہ میرا انجام نکلتا

شیرین کا تعشق جو نہوتا کبہی اوسکو — فرہاد سے دشوار نہ کچہہ کام نکلتا

گر شور ترا شعر مزہ دار نہ ہوتا
تو ہند مین کاہیکو ترا نام نکلتا

دیا آزار دل زار یہہ کیا — جان جانیکو ہی تیار یہہ کیا

ہمارا آتا ہی نظر بی گلرو — کوئی بہاتا نہین گلزار یہہ کیا

کرتی ہین قتل وہ بی جرم مجہی — کوئی پرسان نہین زنہار یہہ کیا

مین ہون اک جنس جہانمین بیکار — جسپہ ہر شخص خریدار یہہ کیا

مانگا بوسہ تو لگی یون کہنے — ایسے بے ساختہ گفتار یہہ کیا

لوگ شاکی ہین جہانمین تیرے
مجکو اتنا ہی بہت پیار یہ کیا

دیکہا عالم کی مرقع مین تمام
تمسا پایا نہ طرحدار یہ کیا

سر قدم پر ہی قیامت برپا
کرتی ہی آپ کی رفتار یہ کیا

زلف مشکین کی تیری خوشبوسے
ہی خجل نافۂ تاتار یہ کیا

آنکہہ دکہلاتی ہی سبکو نرگس
اسکو کیون کہتی ہین بیمار یہ کیا

آج گلشن کا اوڑا ہی خاکا
کہین گل ہی نہ کہین خار یہ کیا

چہوٹی وعدونپہ نہ آئی ہی نظر
اور پہر مجہسے ہی تکرار یہ کیا

دم نکلنی کو تہا آئی نہ قضا
کار آسان ہوا دشوار یہ کیا

پڑ گئی ٹہنڈی جو شاعر شتکر
گرم تہی شور کی اشعار یہ کیا

دکہانا وہ رخ روشن کسیکا
جلا دیتا ہی جان و تن کسیکا

تجاہل سے میری مرقد پہ بولی
یہان ہی تہا کبہی مدفن کسیکا

دکہایگا خدا محشر کو اکدن
کسیکے ہاتہہ مین دامن کسیکا

اندھیرا ہی سدا عالم مین رہتا
نہوتا گر رخ روشن کسیکا

ذرا سے حسن پر اتنا بڑا ناز
ہمیشہ رہتا ہی جوبن کسیکا

کلیجہ سُنتے ہی آیگا موُنہہ کو
سنوگی ہائی جب شیون کسیکا

ہمارے داغ دل ہین رشک گلزار
نہ پھولی اسطرح گلشن کسیکا

بلائین شام تک سب پھیرے رد ہون
سحر ایسا ہو گر درشن کسیکا

تیری خصلت پسند آئی ہمین شور
کسیکا دوست نی دشمن کسیکا

چشم پرنم سے میری پانی ہی دریا کیسا
تنگ وحشت سی ہوا دامن صحرا کیسا

ہم جو کہتی تہی کہ تم تاب نہ لاؤگی کبہی
اب کہو طور کا جلوہ تہا یہہ موسا کیسا

جلوہ ہی دونون مین یکسان ہی اوسکا زاہد
دیر و کعبہ مین ہی پہر فرق کا کلمہ کیسا

اوسکی فریاد خدا سی مین کرون کس موُنہہ سے
مدعی سست ہو نہین ظلم کا دعوا کیسا

جب تصور سے مِرے دل مین بسے تم آکر
پہر کہو اب کہ حجاب رخ زیبا کیسا

لی چکی دام مین جب دلکو تو اتنی کافر
پہر یہہ بل آج ترا زلف چلیپا کیسا

[illegible]

شور سے شور کی گھبرا کی وہ فرماتی ہین
کچھہ ہی سودا سے یہہ نالہ بیجا کیسا

ہوتا ہی حشر مین انصاف خدایا کیسا
دیکھین طرفین کا طی ہوتا ہی قصّا کیسا

رانکو جاگی نہین ہو تو بتاؤ صاحب
آپکی آنکھون مین یہ سرخیکا ڈورا کیسا

آپکے چال سے آجایگا پھونچال ضرور
ہم بہی دیکھین گی پہر اوس روز تماشا کیسا

پونچھی آنسو جو عدو کی میرے آگی اوسنے
ہوگیا آج میرا خون تمنا کیسا

قیس و فرہاد کی قصّے تو پرانے ہیں سبہے
نئی زمانہ کہو ہم نی تمہین چاہا کیسا

آپ ہی اپنیکو دیکھہ آئینہ مین سچ کہنا
حسن کیسا ہی آدا کیسی ہی نقشا کیسا

جو عدو مین ہین برائی وہ بھلائی ساری
میری ہر بات کا تم کرتی ہو چرچا کیسا

آکی بالین پہ میرے جانکے پوچھا مجھسے
کیا مرض تجکو ہی اور حال ہی تیرا کیسا

ہوگئے خون سفید اتنو زمانہ کی سبھی
شور کیا دیکھتے ہو اپنا پرایا کیسا

کسی نی نام لیا یا کہ ذکر حور آیا
تو سنکے حسن پرائے اونہین غرور آیا

[illegible]

الہی جان لی پر دلکو تو سلامت رکھہ
یہ کام میری بڑی وقتین ضرور آیا

تمہاری کوچہ مین خلق ما سقدر کیون ہی
ضرور مجھسا کوئی وہانپہ ناصبور آیا

یہ سچ کہا ہی کہ ہوتی ہی دلکو دلسی راہ
ذرا سے تمنی اگر پی مجھی سرور آیا

بنی بنائی وہ پہر مجھسی ہین بگڑ بیٹھی
الہی کام مین کیون میری یہ فتور آیا

نہین سمجھتی وہ اپنا سا حسن میں یکتا
ہوئی وہ جامہ سی باہر جو نام حور آیا

خدا ہی سمجھیگا اس ضعف و ناتوانی سی
کبھی ہین پاس کبھی کارواں سی دور آیا

کرین ہزار خطا اوسنی دشمنو نکی معاف
مگر نظر مین نہ اوسکی مین بی قصور آیا

اوسیکا عکس مری دلمین ہی پڑا آکر
کہ جس تجلی کا موسی کی ہاتہ نور آیا

بہت ہی تو نسی مین مشتاق تھا تجلی کا
جو چمکی برق تو سمجھا کہ کوہ طور آیا

جہان ہی ذوق سخن ذکر ہی سخنور کا
تو شور تیرا ہی وہان نام بالضرور آیا

جو درد ہو دلمین فرزانہ ہوا تو کیا
وہ مرد ہوا تو کیا مردانہ ہوا تو کیا

جو راز حقیقت سی ہو واقف و آگاہ
ہشیار ہوا تو کیا دیوانہ ہوا تو کیا

دونو مین اگر کوئی دلسوز نہ ہووی
پہر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا

الفت نہو انسا نکو وہ حیوان ہی سر اسر
اپنا ہوا تو کیا بیگانہ ہوا تو کیا

جہومر مین جو اوس شوخکی قسمت سے نہ پہونچا
ہیرا ہوا تو کیا دُر دانہ ہوا تو کیا

ہم عشق کی خادم ہین نہین دونوسی مطلب
کعبہ ہوا تو کیا بت خانہ ہوا تو کیا

ہم تشنہ کوثر ہین نہین اس سی بجہی پیاس
گر خُم ہوا تو کیا میخانہ ہوا تو کیا

شیشہ مین مرے دلکی وترتی ہین جب جوبن
پیمان ہوئین تو کیا ہی پیمانہ ہوا تو کیا

گر نشہ وحدت نہو آنکہون مین تو ای شور
صوفی ہوا تو کیا مستانہ ہوا تو کیا

دل عشق مین نہ کہو نا کہ پایا نہ جائیگا
ہرگز پہر اسکو راہ پہ لایا نہ جائیگا

ای طفل اشک کوچہ مین اوسکی نہ تو مچل
آخر کو پہر کسی سے اوٹہایا نہ جائیگا

دود جگر سی گر کوئی شعلہ بہڑک اوٹہا
تا حشر پہر کسی سے بجہایا نہ جائیگا

مرنی سی ہم گر شب ہجران مین بچ گئے
پہر صبح اوسکو مونہہ یہ دکہایا نہ جائیگا

دامن سی داغ خونکو دہویا تو کیا ہوا
پر دلسے اسکا نقش مٹایا نہ جائیگا

زاہد کی لب ہو گی برای مے کی بند	جب تک کہ ایک قطرہ چکہایا نہ جائیگا
فکر رفوی زخم جگر سے عبث دلا	یہہ چاک وہ ہی جسکو سلایا نہ جائیگا
شاید کہ پرسش آپ سی ہو اسکی حشر مین	داغونکا محضر ہمسے دیکہایا نہ جائیگا

عصیان کا اپنی شور ابہی سی کرو شمار
جب ہوگا وہان حساب چہپایا نہ جائیگا

پی کی می باغ مین گر آئیگا	آنکہہ نرگس کو بہی دکہلائیگا
بوسہ مانگا تو بگڑ کر بولے	مونہہ تو اپنا ذرا بنوائیگا
پس گی مہدیکی ملنی ہی ہم	اب نہ کچہہ رنگ نیا لائیگا
لب جان بخش نہ دکہلاؤ ہمین	یہہ مسیحا ہی سے فرمائیگا
سبزہ رنگون سی بچو حضرت دل	ورنہ غالب ہی کہ سم کہائیگا
پاس آنی کی قسم کہائی ہی گر	دور ہی سے کبہی مل جائیگا

دل بتون کو ہی ندیتا ای شور
بخدا اس مین خطا پائیگا

نسخہ
باغ مین جلوہ وہ فرمائیگا
[illegible]

دیکھی دیکھی پچھتا ئی گا — غیر کے دم مین نہ آجا ئی گا

غیر کو چاہو اگر بسم اللہ — دل ہمارا سا کہان لا ئی گا

اپنے بسمل کا اگر رقص کبھی — دیکھی گا تو پھڑک جا ئی گا

یہہ تو فرما ئی ناصح پہلے — مجکو کیا آتی ہی سمجھا ئی گا

میری رونی کی حقیقت کہکر — دشمنون کو کہین ہنسوا ئی گا

حضرت دل نہ کسی پر مری — مرتی مرتی یونہین مرجا ئی گا

چھیڑ کرنا لون کو اپنے ای شور — خلق مین شور نہ مچوا ئی گا

بن تیری بزم مین جب تو کا سامان ہوگا — شمع کی لو کا میری واسطی پیکان ہوگا

اشک بھی ہمرہ آہ دل سوزان ہو گا — آگ کی ساتھہ تعجب ہی کہ طوفان ہو گا

سب میری ہجر کی دن اور محشر کی ہی — ایکدن مین تو کہا حشر کا سامان ہوگا

زلف ناگن کا مین عاشق ہون مگر وہ بھی کبھی — مجکو وہ زہر بھی دیگا تو پشیمان ہو گا

کیون نہ اس کان ملاحت کی جگہہ مین کسی دن — واسطی زخم جگر کی یہ نمک دان ہوگا

خانهٔ دل کو جو ڈھاتی ہو تو ڈھا دو لیکن
آپکی ملنے کا اوسمین بھی اک ارمان ہوگا

مصحف رخ کو نہین چھوڑتا اک دم بھی جو خال
نکتہ چین کہتے ہین ہندو یہ مسلمان ہوگا

میری دلمین ہی جلا تری ستم کی بی جل
یہہ وہ آئینہ ہی تو دیکھہ کی حیران ہوگا

دم تو نکلا ہی مگر یہہ ہی نہ نکلا دلسے
تیر شاید اوسی بی رحم کا ارمان ہوگا

جیسا اوس دلبر عالم کی جدائی مین ہی غم
شور دشمن کو بہی ایسا نہ غم جان ہوگا

بناؤن اوس ہی مین برقع رخ پر نور جانانکا
اگر رہ جائی باقی ایک ٹکرا اس گریبانکا

بلا دام بلا ہی سر بسر اوس زلف پیچانکا
نکلنا ہوگیا دشوار جسسے طایر جانکا

نہ تنہا لب پہ اوسکی دانت ہی لعل بدخشانکا
ارادہ زہر کھانیکا ہی خط پر بلکہ ریحانکا

رخ روشن کی گرمی سی جبین پر جب عرق آیا
تہیہ آب و آتش مین ہوا دست و گریبانکا

میری رونیپہ جب وہ ہنس پڑی تو زخم دل بولا
کہ مین مرہون احسان ہون بہت اس نمکدانکا

ہوئی ہی دشمن دین زلف اوسکی دیکھئی کیا ہو
خدا کافر کی ہاتہونسے رکہی ایمان مسلمانکا

ارم مین جی لگا اپنا نہ ہرگز اوس گہڑی ہمدم
جب آیا یاد وہان نقشہ ہمین ہر کوئی جانانکا

تمنا قتل کی اپنی ہمیں ہی پہر بھی جینی پر
اثر پاتا ہون اوسکی تیغ مین کچھہ آب حیوانکا

مریض لا علاج ایسی نہین دیکھے ہین دیکھینگے
خدا تک بھی نہین پرسان ترے بیمار ہجرانکا

گھٹا دی ایک پل مین آبرو سب ابر نیسانکی
خدا آباد رکھی گھر ہماری چشم گریان کا

یہ اوس چوٹی کی کھلتی ہی میرے سر پر بلا آئے
وبال جان ہوا ہی بال بال اوس زلف پیچانکا

ہماری اونکی رہتی ہین تصور مین جو کچھہ باتین
تو لطف آئیگا ہی اونسے ہمکو راز پنہانکا

پلادی شور کو وہ جام شیرین بادہ کوثر
کہ ہووی ساقیا آئینہ جسسے راز عرفان کا

ملائی خاک مین جان اور جسم ناتوان پھونکا
فسون ایسا میری کانو مین تو نی دلستان پھونکا

پتہ لگتا نہین پتے کا بھی کیا باغبان ڈھونڈھے
ہماری آہ سوزان نی یہان تک گلستان پھونکا

خزان آئی ہی گل کی بی ثباتی دیکھہ بلبل نی
اوسی دم آشیان پھونکا اور اپنا خانمان پھونکا

میری سوز جگر کا چرچا ہی گھر گھر یہ عالم مین
زمین پھونکی زبان پھونکا اوسنی آسمان پھونکا

الہی نالۂ سوزان کو اب لیکر کہان بیٹھون
کہ اس آتش کی پرکالی نی تو کون و مکان پھونکا

میری سوز نہانسی شعلۂ آتش جب اوٹھتی ہین
تو غل مچتا ہی عالم مین جہان پھونکا وہان پھونکا

پڑا کس شمع رو کا پرتو جام برانڈی پر
کہ جسکے تیزی و گرمی نی سب کام و زبان پھونکا

پڑین پتہر نہ کیون اس عقل پر فرہاد کی یکہو
کہ اوسنے آتش الفت مین سب نام و نشان پھونکا

خدا جانی نظر کس برق وش کی لگ گئی مجکو
کہ اوسکے گرمی الفت نی میرا جسم و جان پھونکا

کیا جب عزم ملک شمع رو کا مین نے ای ہمدم
لگا دی آگ یہہ اوسنی کہ سارا کاروان پھونکا

کہین کس سی حقیقت اس شب ہجر انکی شور اپنی
کہ دل پھونکا جگر پھونکا بدن اور استخوان پھونکا

دل سی جون شمع نہ سوز غم پنہان نکلا
اشک ہی آنکھہ سی میری شرر افشان نکلا

غیر جانب سی قیامت ہی وہ جانان نکلا
آج مغرب سی ہی خورشید درخشان نکلا

نہ ملک اور فلک عشق کی شایان نکلا
آخر اس درد کی قابل یہی انسان نکلا

دل آشفتہ صبا نکہت مشکین سا نہ
جو تیری زلف سی نکلا سو پریشان نکلا

کشمکش دام کی تہی ہم اثر تنگی گور
مرغ جو دام سے نکلا وہ پر افشان نکلا

تم وہ بیدرد کہ ہی کھیل جلانا دل کا
مین وہ غمکش کہ نہ آنسو دم سوزان نکلا

دور ای جوش طپش جان نکلتی ہی میری
تہام ای صبر بغل سی دل نالان نکلا

فرد
[illegible] پیکان نکلا
[illegible] نکلا

دم کا دم بھر نہ بھروسہ ہو سرِ آتش مین
دم کو سمجھے تھی مقیم آہ یہہ مہمان نکلا

کوئی حسرت دلِ زخمی کی ہوئی او شہید
اشک سرخ آج جو آئی دیدۂ گریان نکلا

کیا تجلی رخِ روشن کی ہی اللہ اللہ
جلوۂ حسن نقابون مین بھی عریان نکلا

نہین معلوم کہ کیا اُنس تھا اون دونون مین
دل بھی پہلو سے نکل آیا جو پیکان نکلا

رنگ خون کفِ پا ہی ہی یہ گلشن ایجاد
خار جو پانو سے نکلا وہ گل افشان نکلا

آدمی سا نہ کوئی نرم نہ کوئی بہتر
کار دشوار جہان صبر سی آسان نکلا

اب ہی غمخوار غشی مونس جان جوش خیال
کام تھا ہجر کا مشکل مگر آسان نکلا

جان بلب اور مسیحا کی کیا باتون نی
مونہہ سے نکلا جو سخن جان کا خواہان نکلا

چاہین دے گردش پا اب ستا جوش جنون
کم ہیری وسعت وحشت سی بیابان نکلا

اسکو کیا تجکو بہی قاتل نہ لگاون گا گلی
شکوۂ حیرت پہ کیون خنجر بران نکلا

شور کیونکر نہ سخن کا ہو جہان مین ای شور ق
منتخب تیرا تو ہر ایک ہی دیوان نکلا

آج غالب کی غزل پر بھی گل افشانی کی
اسمین ہر شعر ترا رشک گلستان نکلا

نہ جھپکی آنکھہ گذر دی پی بار بار کیا ۔ تمہاری انیکا کیا کیا نہ انتظار کیا

سحر کو شام کیا لیل کو نہار کیا ۔ فراق یار مین یہہ ہم نی کار و بار کیا

وفا کو ترک کیا اور جفا شعار کیا ۔ تمہین کہو کہ یہہ کیا تم نی اختیار کیا

خزان سی باغ جہا نمین نہ گل رہا محفوظ ۔ گو اہتمام چمن بند نی ہزار کیا

بہت ہی چوکی جوان گلرخونکو دل دیکر ۔ مثال دست شکستہ گلی کا ہار کیا

تجھی ڈبو ہی دیا ہوگا دیکھنا گردون ۔ جو ہم نی دیدۂ گریان کو اشکبار کیا

کبھی نہ اگی پہری تا مزار کشتہ چشم ۔ تمہارا اوسنے قیامت تک انتظار کیا

یہ سب ہین صانع قدرتکی خوبیان پیارے ۔ کہ تم کو نور دیا اوس نی ہمکو نار کیا

زمین پہ پانو رکھو ای بتو نہ اتنا اکڑو ۔ خدا ہی چوک گیا جو تمہین نگار کیا

ہزار شکر کہ مدت مین دن ہمارے پھرے ۔ جو اوسنے خنجر و دلجے مین ہمکو بہی شمار کیا

جو اوسکی کوچہ مین رہتا ٹھکانی لگجاتا ۔ صبا نی دور دہان سے میرا غبار کیا

الہی تو فتنۂ بیدار چشم سوتا تہا ۔ شرہ نی چٹکیان لی لیکی ہوشیار کیا

کھلا نہ عقدۂ تقدیر آج تک اپنا ۔ حل اسکو ناخن تدبیر سے ہزار کیا

داغ
غضب کیا تری وعدہ پر اعتبار کیا
تمام رات قیامت کا انتظار کیا

جہان مین صور کا تھا مدتو نے شور اے شور
پر اپنی نالون نے اوسکو بھی شرمسار کیا

مجھی تمہاری محبت نے بیقرار کیا
تمہین رقیب کی الفت نے شرمسار کیا

تمہاری عشق مین کیا کیا نہ اختیار کیا
کبھی فلک کا کبھی غیر کا وقار کیا

اگر نہ دل مین کدورت تمہاری تھی مجھسے
تو پایمال پس مرگ کیون غبار کیا

اسی خیال مین وعدہ کا مین تڑپتا ہون
تمہین قرار رہی وہ گی جو بیقرار کیا

کہان وہ پہلے سے طاقت ستم اوٹھانیکی
کسی زمانہ مین ہان یہ بھی اختیار کیا

ستم اوٹھانیکی طاقت اگر نہ تھی ایدل
تو پہلے کیون نہ خیال مآل کار کیا

قصور عقل کا شکوہ عبث زبان پر ہے
جنون نے کسکو محبت مین ہوشیار کیا

کوئی ہماری نصیبے کی شوخیان دیکھی
امید وصل مین دشمن کو رازدار کیا

فلک سی پوچھی کوئی جاکی سیر خاطر سے
قصور شوری کیا تیرا نابکار کیا

جب چمن مین وہ کبھی غیرت شمشاد آیا
مجھری بنکلے وہان سرو سا آزاد آیا

دیکھتی ہی تری صورت کو ہوا بند دہن
شکوۂ جور نہ لب پر دم فریاد آیا

چشم پر اوسکے پڑی آنکھہ نو منشی فلک
شاخ نرگس کا قلم لیکی پئی صاد آیا

تغیر نی مرگ پہ بہی ساتھہ نہ چھوڑا میرا
تا لب گورستانی میرا ہمزاد آیا

نقشہ یار جب اوس سے کسی صورت نہ کھچا
اپنا مونہہ لیکے خجل مانی بہزاد آیا

سخت جانی نی دم قتل ہمیں شرم رکھی
ہو کی مقتل سے پشیمان میرا جلاد آیا

حشر میں آپ نی صورت جو دکھائی ہمکو
شکوی سب بہو لگئے جور نہ کچھ یاد آیا

حال دل کس سے کہیں داد ملنی معلوم
جب وہ آیا میری گھر پر سر بیداد آیا

دیکھتی ہی ہوا محشر میں خدا بہی عاشق
سامنی ناز سے جسدم وہ پریزاد آیا

عالم عیش و طرب میں نہ کیا اوسکا خیال
جب دیا رنج بتوں نی تو خدا یاد آیا

دلمیں پہلی ہی سی تہی یہاں خلش رشک عدو
اور رگ چہید نیکو نشتر فصاد آیا

گھر کے آبادی گئی دیتی ہی دلکو افسوس
مجکو رونیکو میرا خانۂ برباد آیا

آتی دیکھا جو مجھے غیر نی ڈر کر بولی
آج کچھ خیر نہیں شور جو ناشاد آیا

پیش آئیگا وہی لکھا جو ہی تقدیر کا
اس لئی قایل نہین بندہ کسی تدبیر کا

خون بہایا جس نی ناحق عاشق دلگیر کا
جون شفق خون ہوگا دامنگیر اوس بے پیر کا

غرقۂ دریا ہوا اوس زلف پیچان کا اسیر
موج نی نقشہ اوتارا صاف جو زنجیر کا

خاکساری سے سوا دولت کوئی دیکھی نہین
اسکے پانیسے ہمین رتبہ ملا اکسیر کا

غیر کے خط مین مجھی آیا ہی جو اونکا سلام
آگیا لکھا میری آگی میری تقدیر کا

عذر اوسکو کیا رہا جو جان و دل ہی دے چکا
کاٹ ڈالا تمنے سر مفت ایسی بی تقصیر کا

شیشہ سان جب چرخ جیسا سنگدل آیا ہی پیچ
کیون نخون مرہون مین اپنی آہ کی تاثیر کا

کھینچلایا جذبۂ دل اپنا اوس ہی مہر کو
سیکھ لی ہمنے کوئی آکر عمل تسخیر کا

آگی پروانہ کی لی مونہہ مین زبان شمع کو
ہمسے یہ دیکھا نہین جاتا ستم گلگیر کا

کھینچلی مجھ زار جیسے کی اگر مانی شبیہ
تب مین سمجھون اوسکو ہی کامل فن تصویر کا

مین ہون وہ سینہ سپر اور دو دم و خم مجھ مین ہے
روبرو اگر میری پھر جائی مونہہ شمشیر کا

آیا پہلو سے جگر مین کبھی جگر سے دل مین راہ
کیون نہ منت کش ہون تیر انداز کا اور تیر کا

شور تمنے چن دئی حرفونسے کاغذ مین شرر

واہ شوخی لب یار کی پی گئی خون اوسکی تیغ کا
تیری پیکان سے بھی سو فار دونی تیر کا

کام دیتا ہی تمہارا خامہ آتش گیر کا

دل دیا دین دیا اور دیا سر اپنا
نہ ہوا پیر نہ ہوا ہائے ستمگر اپنا

بزم اعدا مین گیا شب کو جو دلبر اپنا
رہ گیا شمع صفت دل وہین جلکر اپنا

ان بتونکی تو جفا مین بہی ہی تاثیر غضب
ہوگیا سخت جگر دل ہوا پتھر اپنا

ابرو و چشم و خط و خال کو دیکھا جب سے
دل بہلتا ہی انہین چار ونسے اکثر اپنا

بعد مردن بہی رہے کاوش مژگان باقی
جائی گل قبر پہ رکھہ دیتی ہین خنجر اپنا

سرخی پانکو تیری دیکھہ کی دل خون ہوا
دانت اسواسطے ہی بوسئہ لب پر اپنا

زلف بہی ایسی بلا ہی کہ نہ رکہی گی قصور
دلکے لینے مین ہے ہر بال برابر اپنا

جب کہ محشر مین تیرے جور کی پرسش ہوگی
ہم بہی داغونکا دکھائینگے یہ محضر اپنا

عقل اور فہم سے سب راز حقیقت کی کہلی
نہ کہلا پر نہ کہلا حال مقدر اپنا

کبہی اوٹھنی کی نہین شور قیامت تک بہی
اوسکے پانو پہ اگر رکھہ بہی دیا سر اپنا

میری مر نے سے بہی راضی جو وہ ایک بار ہوتا
تو ہزار بار مین پھر معہ جان نثار ہوتا

راز دل کہو نہ کہی ... مین ... کہہ کر اپنا

... جو ... کسی ... مین ... [illegible]

کہین کس سے بعد مردن کہ صبا نے خاک اڑادی
وہ کبھی ادہر تو آتا جو کہین مزار ہوتا

میرا بخت بد تو دیکھو ہوا رنج یار اپنا
کوئی رازدار ہوتا کوئی دوستدار ہوتا

جو وہ ویسے مانگتی تو مین یہ جان ویسے ہی دیتا
کہ عذاب سے ہی چھٹتا نہین اختیار ہوتا

میرا دل ٹھکانی مرکر تو لگا ہوا یہ بہتر
اگر ادہر مین رہتا تو یہہ بی قرار ہوتا

شب ہجر مین نہ جیتا نہ خجل مین اوس سے ہوتا
میری جان سخت پر گر میرا اختیار ہوتا

مجھی بیکلی ہی ہر دم یہ طفیل ہجر گلرو
نہ تو گلبدن پہ مرتا نہ یہہ دل فگار ہوتا

تیری جھوٹی وعدون سے پھر یہ تمام عمر کاٹی
مین خوشی سے مر چکا تا کہ جو تو دوچار ہوتا

تیری چشم جس نے دیکھی ہوا مست اور بیخود
میری ہوش کیا نہ جاتی جو نہ بادہ خوار ہوتا

یہہ تری ہوی سقاہت یہ ہے تو کی شور صحبت
تجھی کہتی سب کسے سچن جو خدا یار ہوتا

جہان مین ہمنے آکر کیا نہ پایا
نہ پایا تو نشان اپنا نہ پایا

غم و اندوہ سے ہم چھٹتی کیونکر
کہین جینے کا ہی گوشا نہ پایا

غم دنیا کی ہر دم ساتہہ دیکھا
کبھی پہلو مین دل تنہا نہ پایا

گئی عمر رواں یارب کدہر کو
نشان اوسکا بہت ڈہونڈہا نپایا

خدا کی ہاتہہ ہی سب لینا دینا
تو یہہ نقصان کچہہ کہو یا نپایا

خزانی آئی ہی گلشن مین دیکہا
کہین بہی نام کو تنکا نپایا

مرقع مین جہان کی لاکہہ ڈہونڈہا
تیری صورت سی اک اچہا نپایا

کئی چہوٹی ہزارون تمنی ہمسے
مگر اونمین سے ایک بہی سچا نپایا

کہین کس ہو نہ ہے درد دلکو تجہسے
تیرا رخ سے نہ کچہہ اچہا نپایا

صبا بہی ڈہونڈ کر اوسکو رہی تہک
غبار راہ پر میرا نپایا

پہری دونو جہان مین ڈہونڈتی ہم
کسیکو شور پر اپنا نپایا

نالہ ہر ایک ہجر کی شب رشک صور تہا
پہٹ کر گرا نہ چرخ یہہ میرا قصور تہا

نالہ میرا صدا مین سدا رشک صور تہا
تقدیر سے پہر اوسمین اثر کا قصور تہا

یک خیال ہی ہی عجب ایک جہان تمام
آیا نظر وہ پاس جو اپنی سے دور تہا

چہلکا کیا جو ہاتہہ مین ساقی کی جام مے
شاید کہ وہ ہمارا دل ناصبور تہا

افسوس ہمسے تمسی نہ اکدن بنی کبھی
عادت تہی ہم مین عجز کی تم مین غرور تہا

جن روز ون گرم جوشان ساقی کی عام تہین
ہر ایک رند بزم مین صدر الصدور تہا

اوس ماہ رو پہ آنکہہ کسی کی نہ پڑ سکے
جلوہ تہا طور کا کہ سراسر وہ نور تہا

دیتے نہ دل جو تمکو تو کیون بنتی جان پر
کچھ آپ کی خطا نہ تہی اپنا قصور تہا

اچھا کیا جو خاک مین مجھکو ملا دیا
مرقد پہ ایک روز تو آنا ضرور تہا

رکہتا نہ تہا ازل سے جو پانو زمین پر
دیکہا جو اوسکو آج تو وہ خاک گور تہا

ذرہ کیطرح خاک مین پامال ہو گئی
وہ جن کا آسمان پہ سر پر غرور تہا

کس سنگدل کی راہ مین اے شور مٹ گئے
پہلو سے دل جو نکلا تو سب چکنا چور تہا

راتکو ساقی جو لی شیشہ و ساغر آیا
دل و دیدہ ہوئی روشن مہ انور آیا

گہر سے کہولی ہوئی رخ شب کو جو دلبر آیا
ہوا دہوکا کہ زمین پر مہ انور آیا

ٹکڑی غیرت سے کیے جیب گریبان کی ہیر
عطر ملنیکو جو غیر اوسکے قبا پر آیا

آپنی جان پہ سو بار جفا سے لیکن
حرف شکوہ کا نہ ایک بار زبان پر آیا

ہای قسمت کا لکہا پہونچا نہ قاصد واں تلک
اور جو پہونچا ہی تو خط اوسکا نہ لیکر آیا

ہیرا تہا زہر تہا یا خاک تہی یا کچہہ افیون
کہا لیا ہجر مین ہم نے جو میسر آیا

مرتی مرتی یہہ ہی ارمان رہا لبری مجہی
کہ نہ کچہہ اوس سی میرا مطلب دل بر آیا

خیر کچہہ جا لگی اب آتی نہین مجکو نظر
تُکر سو ہو کی جگر نوک مژہ پر آیا

کچہہ زمین ہی میری گریہ سی نہین ہے غرقاب
آسمان کو بہی ہے میر نالو نسے چکر آیا

یا خدا کشتئے عالم کا خدا حافظ ہے
جوش پر پہر میری آنکہو نکا سمندر آیا

وای تقدیر رہین یون او ٹہا ترے سحر
ڈہب یہہ کچہہ ہا کچہہ جو شب وصل وہ دلبر آیا

وحشت دلکا جب ارمان نہ دہان ہی نکلا
شور مایوس بیابان سے پہر گہر آیا

بوسہ غیر دن کو ہی ہر روز برابر دینا
اک ہمین ہی تو کبہی راہ خدا پر دینا

خلد مین ہم تو خدا سی بہی لگا گونگی عوض
کبہی کہنے کی نہین تو ہمین کوثر دینا

لیجیے لیچلی ہم ہاتہہ پہ رکہکر لا ئی
راہ الفت مین نہ دشوار ہی کچہہ سر دینا

میکشو ہمکو یہہ امید نہ ہتی تمسے کبہی
رکہنا تا لی ہمین اور غیر و نکو سہر دینا

لیکے دل جب وہ چلا مین یہ مناسب سمجھا
جان کو بھی چاہی بس ساتھ ہی مین کر دینا

دل دیا جان بھی دی دین اور ایمان بھی دیا
اب رہا پاس سے تیر کیا ہی ستمگر دینا

آپکے غصہ مین بھی ہمکو مزا آتا ہے
ہو نہ تکلیف تو دشنام برابر دینا

جان و ایمان ہین ہر وقت تصدق تم پر
دل تو ہمدرد ہی منظور ہو کیونکر دینا

لینے کی بات تو بھاتی ہی سبھیکو اکثر
تلخ ہوتا ہی مگر موت سے بڑھ کر دینا

لینا اللہ سے سب کچھ ہی ابد تک ہمکو
پر حساب عصیانکا اوسکو ہی سراسر دینا

مانگ کر شور تمہین اوس سے خجالت ہوگی
لیکے دل چاہتا ہی کوئی بھی دلبر دینا

ردیف بائی موحدہ

بس لطف زندگی کا کدہر اور کہان ہی اب
وہ مہربان دل بنا نا مہربان ہی اب

مرغ سحر کی بانگ سی ہی فق تمہارنگ رخ
سوہان جان زار صدائی اذان ہی اب

صد شکر آن دیتا نہین ہی عدو کو بھی
میری دعا سے اتنا ہوا پاسبان ہی اب

قاصد سے پوچھا کہ وہ تیار ہو رہے
معلوم ہوگیا کہ میرا امتحان سے اب

عشاق کو خوشی سے تو نسبت ہی کیا بھلا
غم ہی رہی ندیم تو ہان ارمغان ہی اب

میر یطرحسے اونکو بھی کچھ کچھ ہی انتشار
مدت مین دوست میرا ہوا آسمان سے اب

گلشن کی خاک آتی ہی اوڑکر بگولہ مین
رخصت بہار آمد دور خزان ہی اب

کچھ وصل کا اشارہ جو اون سے کیا گیا
فرمایا ایسے جھگڑونکی فرصت کہان سے اب

لو سانس کی بھی لینین ابھی سے دم میرا
مجھہ ناتوان پہ یہ بھی تو بار گران ہی اب

ناصح کی دوستی مین بھی اتنا کلام ہی
وہ بھی کچھ اوسکا آتا نظر رازدان ہی اب

رکھنی زمین پہ نہین دیتا قدم مجھے
آزار جان زار بہت آسمان ہی اب

کیا پوچھتے ہو دل کی وہ گم ہو گیا کہین
بر مین رہا نہ میری نہ تیرا امکان ہی اب

ملنے کا لطف کوئی بھی باقی نہین ہی شور
کس ذریعہ تجھسے یار ہوا بدگمان ہی اب

رنگ پر آیا ہی ساقی اثر جام شراب
گوش کوثر مین یہ پہونچی خبر جام شراب

گردش بخت سی میر وہ نہ پہونچا مجھہ تک
پڑی جب بزم مین مجھہ پہ نظر جام شراب

تون ڈالا کیا مونہہ سے وہ مجھی دیکھہ کی ہاے
پھٹ گیا درد سے میری جگر جام شراب

شیشۂ دل مین میری او تری اک لال پری
دیکہنا ساقیا کیا ہی اثر جام شراب

محتسب حشر مین پینے کا کہلیگا سب کیف
ہو گا پرسش پہ وہ جب داد گر جام شراب

خون میرا کم نہین ساقی مے گلرنگ سے کچہہ
اوس سے ہی سرخ ہی یہ چشم تر جام شراب

آج مینا ہی تہی جام تہی میکدہ بند
نظر آتا ہی ہمین کچہہ سفر جام شراب

بزم مین کسکے نظر بد یہ لگی ہی ساقی
آج مجہہ تک نہوا جو گذر جام شراب

کیا ہوا شور جو اب ہوئیت مخمور سے دور
نہ خیال خم و ساقی نہ سر جام شراب

ردیف تای فوقانی

صدمۂ ہجر سے گہبرای نہ انسان بہت
دم اگر باقی ہی تو وصل کی ارمان بہت

سخت جانی نے نہ مرنے دیا خنجر سے مجہی
چلتی چلتی ہی یہہ کام ای میری جان بہت

حسرت و یاس و الم درد فراق و وحشت
مجہہ سے نقد مسافر کی ہین سامان بہت

خون بہاینگے تری دست حنائی اکدن
جان دیجاینگی ان ہاتہونپہ بیجان بہت

زلف کافر کی کوئی پیچ سے خالی نہ رہا
لائی جان پیچکر اس پر بدل ایمان بہت

سچ اگر پوچھیے اس چاہ کا مشکل ہی بناہ
جان پر کھیلی جو اوسکو تو ہی آسان بہت

ہم تو جب جانیں کریں اوسکو مسخر پڑھ کر
نام کیواسطے ہیں حافظ قران بہت

تمسا دلدار ہزاروں میں بنایا اک ہی
دیکھی ہندو ہی بہت اور مسلمان بہت

کیا سبب ہی کہ ہر ایکوقت ہیں نیچی آنکھیں
کیا پسند آئی ہیں اغیار کی احسان بہت

تم وہ ظالم کہ کبھی ظلم سی رکھتی نہیں شرم
ہم ستم دیدہ ہیں اور پھر ہیں پشیمان بہت

غیر کیواسطے یہہ مجھہ پہ جفا اور یہہ ستم
وہ مبارک ہو تمھیں میری محبان بہت

شور کس کا کل مشکیں کا تمھیں ہے سودا
جس سی تم رہتی ہو ہر وقت پریشان بہت

ردیف خای منقوطہ

کس شہید ناز کی ہی آہ پر تاثیر سرخ
ہو گیا چہرہ جو تیرا ای بت بی پیر سرخ

سرخ روئی کیا کیسیکی تیغ سی ہو گئی نصیب
کلک قدرت لکھہ رہا ہی کیونخط تقدیر سرخ

بل بی ای جوش شہادت خون تھمتا ہی نہیں
ہو گئی قاتل کی دونو ہاتھہ اور شمشیر سرخ

کہتے ہیں جسکو شفق یہہ سب خیالی بات ہی
ہی کیسیکے خون ناحق سی یہہ چرخ پیر سرخ

آفرین دست حنائی پر کیا کیسا شکار
ہوگیا ہی سر سی پانو تک سبھی نخچیر سرخ

خون حسرت تھا غضب جان و جگر مین جوش زن
قاتل سفاک کا سب ہوگیا ہی تیر سرخ

قتل کا میری ارادہ اس سے ثابت ہوگیا
قاتل بی رحم نی بھیجی ہی اک تحریر سرخ

خون حسرت کھا رہا ہے تمین کیا کیا پیچ و تاب
ہوگئی یکسر میری پانو کی جو زنجیر سرخ

شور کے سرخی لب کی یہ لکھتی ہو ثنا
جو نکلتی ہی زبان خامہ سے تحریر سرخ

ردیف دال مہملہ

خدا کو مان نہ کھلوا میری زبان صیاد
بلا ی جان ہی میری غم کی داستان صیاد

قفس پہ باندھی ہی پھولونکی بدھیان صیاد
بہت دنو مین ہوا میرا قدردان صیاد

نہ دل لگا کی سنا تو نی کچھ بیان صیاد
میری ہی دل مین رہی میری داستان صیاد

وہ باندھتا ہی رگ گل سی بال و پر میری
کئی برس مین بنا ہی مزاجدان صیاد

قفس کو صحن گلستان مین لا کی اب رکھا
ہزار شکر بنا کچھ تو مہربان صیاد

دکھایا خوبی قسمت نی مجکو کنج قفس
وگرنہ مین کھان اور تیرا گھر کھان صیاد

خدا کیواسطی اب بیر سر ترحم ہو
بہار باغ چلی آ گئی خزان صیاد

نسیم دم کی نہ ہمدم نہ ہمنفس ہی شمیم
قفس مین اپنا نہین کوئی خبر فغان صیاد

اوجاڑا جیسے میرا آشیان گلستان سی
رہی نہ تیرا ہی نام اور کچھہ نشان صیاد

کبھی تو کھول دی دم بہر کو بال و پر میری
چمن کو چھوڑ کی اوڑ جاونگا کہان صیاد

رسائی پاکی ہی بہولونگا مین نہ حق نمک
بہرونگا تیرا ہی دم دیسے ہر زمان صیاد

ستانہ ہمسی اسیرونکو ظالم بی رحم
کہ تیری گہر مین ہین دو دنکی میہمان صیاد

لگائی تاک چمن مین پہر آشیان ڈہونڈا
پہرا ہی فکر مین میری جہان تہان صیاد

کوئی خدا کی لی کہدی ہم صفیرون سی
کہ بیٹہا تاک مین ہر وقت ہی نہان صیاد

چہری کہا ہی ہاتہہ مین چلین پر جیسے یا قسمت
خدا ہی جانی کہ لی جایگا کہان صیاد

خطا کسیکی نہین ہی یہہ خوبی تقدیر
کہ لائی مجکو قفس تک کشان کشان صیاد

تیری ستم سی اگر جل کی آہ گرم کرون
قفس مین آگ لگی اور اوٹہی دہوان صیاد

جلا جلا کی ہمی خاک کر دیا تو نے
تیری جفا سی ہی ہر وقت الامان صیاد

چمن کا ذکر نہ ہی یاد ہمصفیرون کی
خدا نخواستہ ہوجای بدگمان صیاد

نگاہ لطف نہ کی بھول کر کبھی تو نی
تری سبب سے ہوئی دور گل و گلچین
زمین پہ چھوڑا نہ اور آسمان پہ گھر میرا

تمام عمر گئی اپنی رائگان صیاد
غضب خدا کا پڑے تجھہ پہ ناگہان صیاد
میری تلاش مین دوڑا یہان وہان صیاد

اگرچہ شور کی اوسکو کلام کا ہی مزا
پر حیف خوب سمجھتا نہین زبان صیاد

ہی دام مین وہ کاکل عنبر شمیم بند
رکتی ہی کب رکی میری لا کہو ملکی زبان
پہونچا ہی بو نہ کاکل مشکین کی تجھہ تلک
بخشش کی بعد ہم پہ ہی وہ کہل کہیلی جسر
اون ہی جفا چہٹی گی نہ مجھسے وفا کبھی
دریا ہی اشک آکی تھا ہی مزہ پر آج
خنا کا اوڑی ہو گلشن عالم کا کیا عجب
گو آپکے جفا کی کہلی ہین ہزار در

مجکو بھی پاس اوسکی تو کردی کریم بند
دیکھون مین کون کرتا ہی اسکو کلیم بند
کردی ہی اوسنی کوچہ کی اپنی نسیم بند
دروازہ ہی خلد کی ہوئی پہلی ندیم بند
دونو سے ہوی گی نہ یہہ خوی قدیم بند
کانٹو نپہ کوی اسطرح کردی حکیم بند
کردی ہی فصل گلمین خزانی نسیم بند
ہی بھی اک وفا کا نہ کبھی کریم بند

داغ
[illegible]

نام خدا جو راحم و رحمان ہی ضرور
رکہی گا وہ نہ حاجتین میری رحیم بند

مانگی خدا سی شور یہہ کس مونہہ سی اب دعا
باب قبول نیم سے ہے وا اور نیم بند

ردیف رای مہملہ

جہان کو پہانستے ہین اونکی زلفین پریشان ہوکر
چہپی جان و جگر مین تیر مژگان پنہان ہوکر

برآئین آرزوئین سب اسیران محبت کی
رگین تنکی ہوئی کام آئین قفس کی تیلیان ہوکر

مشبک گر جگر اور دل ہوئی ہین تیر مژگان سے
رہین در پر پریزادونکی یا رب جالیان ہوکر

اگرچہ ترک ادبی تہی ولیکن اوسکی ہاتہون سے
رگ جان میری لپٹی دست بستہ چوڑیان ہوکر

بغیر اوس ساقی مہوش کی کانٹی سی کہٹکتی ہین
کہ ٹوٹی زخم کی انگور دلمین شیشیان ہوکر

مزا آئی شب فرقت مین کچھہ تو وصل جانانکا
رہین آئین میری سینہ مین اونکی سسکیان ہوکر

محبت تہی ہمین زر سی بہت کچھہ شغل تہا نقدکی
وبال جان ہوا ہی اب تیری بالیان ہوکر

شب فرقت مین آہین جو نکلتی ہین میری دل سے
کبہی ڈر ہی نہ پہونچین دشمنون تک گالیان ہوکر

ستایا گردش میکش کو تہی ہی اب مزا ساقی
رہین پیالی ہماری زہر کیسے پیالیان ہوکر

نہ کیونکر جذبہ دلکا اثر ای شور پیدا ہو
کہ میری یاد اونکی پاس پہونچی ہچکیان ہوکر

عشق مین ہم نی بتون کی لئی سر پر پتھر
اپنی قسمت مین لکھی تھی یہہ ہی کنکر پتھر

آسمان تجھہ پہ ہی اگر وہ گر یگی بجلی
تو نی برسائی زمین پر جو ستمگر پتھر

روح ہی صاف بگولہ مین کسی وحشی کی
کہاتی ہین اوڑکی پہاڑ ونسے جو چکر پتھر

یار سر دور کیا اوسکا بہلا ہو یارب
جسنے مارا ہی میری سر پہ اوٹھا کر پتھر

آب اور تاب سی ہی قیمت و قدر انکی فقط
ورنہ یہہ ساری ہین گوہر و جواہر پتھر

نہ گئی سنگدلی بعد میری بہی اوسکی
جای گل قبر پہ رکہدی جو لا کر پتھر

گل گلزار سے بہتر اوسی مجنون سمجہا
کوئی لیلی کی جو ماری اوسی اکثر پتھر

خاک کی بدلے میری قبر مین ڈالی اوس نے
دونو ہاتہون سی اوٹھا فاتحہ پڑہ کر پتھر

کہل گئی صاف شرارت بت بی رحم کی شور
آج پہینکوائی جو اوسنے میری گہر پہ پتھر

جو دل کہ ہوا زلف گرہ گیر سے باہر
تہا گانٹھہ کا پورا نہ تہا تدبیر سے باہر

حال اپنی تعشق کا یہان تک لکہا اوسکو
تقریر سے باہر ہوا تحریر سے باہر

گر ذبح کیا اوسکو تو کچہہ سیر ہی دیکہو
خون آیا اوچہل کر دل نخچیر سے باہر

ابرو کی روانی کی ادا پانی ہی مشکل
جوہر ہی یہہ آب دم شمشیر سے باہر

ارمان ہی میری تجہسی قناعت مین تہی گرہ
ہی میری نہ نکلی دل دلگیر سے باہر

گردش اسی کہتی ہین دو عالم مین تہ خاک ہی
نکلا کبہی دور فلک پیر سے باہر

ابرو ہی تیری تیغ تو ناوک وہ مژہ ہی
مین تیغ سی باہر نہ تیری تیر سی باہر

دل کہتا ہی اوس گیسوی پر پیچ مین پہنسکر
یارب نکر اس حلقہ زنجیر سی باہر

صورت کو تیری دیکہہ کی مبہوت سا بنا ہون
ہوتی ہی خموشی کہین تصویر سی باہر

قطعہ
مضمون سی مجہی انس زیادہ ہی مجہی شوق
ہی طرز میری ذوق سی نی میر سے باہر

پر شور میرا نام تو لازم سے نمک ہی
یہہ چاٹ وہ ہی جو کہ تحریر سے باہر

سوال وصل سی بیٹہی اودہر تم خشمگین ہوکر
اودہر بیمار ہجران سے ہین ہم فرش زمین ہوکر

تمہاری تیر کا پیکان نہ نکلا دل سی پہر باہر
مکان کو دیکہہ کر اچہا رہا اوسمین مکین ہوکر

[illegible]

الہی پیچ وخم سی زلف پیچان کی بچاناتو
یہ ماری کی کسیدن ہمکو مار آستین نکر

رہیگا بعد مرنیکی یہی اب نام ونشان اپنا
کہیں پہونچا اوسکی ہاتہون تک ہون مشکل یہی نگین نکر

تمہاری ناز کی تقلید جورین ہی لگی کرنی
بگاڑا ہی پری تم نی اونہین ہی نازنین نکر

شرار غوائی کی عجیب نیرنگ دیکہی ہین
کہین یہہ روپ لاتی ہی بگڑ کر اونکہین نکر

کرین کیا خاک ہی لیکر صبا تا آسمان پہونچی
پڑی تہی وگرنہ اوس گلی مین ہم زمین نکر

شب وصلت رہا مرقبین مین جیسے نگاہ یہ عالم
ادہر ہم بگڑی بیٹہی اور اودہر وہ شرمگین نکر

چہپایا گو نقابو مین ہی تمنی روئی تابانکو
پہر آنکہین سری جاپہونچین وہان ہی دوربین نکر

نہ نکلا شرم سے خورشید تابان آج گردون پر
تمہین دیکہا کہ وہ بیٹہی ہین پیدا جبین نکر

خدا ہی خود بنا کر تمکو مایل اور ہوا ہی خود
بگاڑو گی جہان کو کیون نہ تم پیاری حسین نکر

ہوئی آزاد اور سیر دو عالم خوب کی ہم نی
بنایا کوئی اپنا بیٹہی اب گوشہ نشین نکر

پڑا تہا شور شب کو آج کچہہ اونکی محفل مین
گئی تہی جو کیا ای شور صاحب ان تمہین نکر

پہر گئین مجہسی تیری شوخ نگاہین کیونکر
حشر انگیز نہون پہر میری آہین کیونکر

جب کیا رام خدا کو ہی تو نی ہمدم
ہم تو انسان ہین پہر اونکو نچاہین کیونکر

ہم یہان یاد کرین تمکو خبر وہان ہو جای
دل کی بیطرفین سے کہل جائین یہ راہین کیونکر

شرم سے اونچی تو ہوتی نہین دیکہین یہ کبہی
دل کو لی لیتے ہین پہر نیچی نگاہین کیونکر

دشمنون کی جو کری بات کا ہر لحظہ یقین
اوس سی ہم دوستی دم بہر بہی نباہین کیونکر

خوف ہی آپکا ہر لحظہ ہر ایک دم ہی لحاظ
عاشق زار بہلا غم سی کراہین کیونکر

راتدن نکے غم و اندوہ نی ہم کو مارا
اب تو بنتی نہین ہمدرد بناہین کیونکر

دل فدا کر دین کہ جان اوسپہ کرین اپنی نثار
اتنا بتلای کوی یار کو چاہین کیونکر

آپ سی داد کی امید ہی ہر دم ہر وقت
اب کئی جائین یہ دل تہام کی آہین کیونکر

راتدن اونکی ہی صحبت سی ہی تفریح ہمین
وہ رقیبونکو بہلا دلسے نچاہین کیونکر

سیکڑون طرز سی دن رات ستاتی ہو مجہی
دیکہہ لین تم نی جفا کاریکی راہین کیونکر

ہم نی انگریزی تو پوشاک مین دیکہین نہین
کوٹ پتلون پہ ہین سرخ کلاہین کیونکر

چاہ کی نام سی ای شور ہی جسکو نفرت
ایسے بیدرد کو فرماؤ تو چاہین کیونکر

کیون نہ مین جان دون اسقدر پہ قربان ہوکر | رہ گیا تیر تیرا دل مین جو ارمان ہوکر

میری باتون پہ کبھی لائی نہ ایمان و یقین | اوسکی خاطر سے مین بچتا یا مسلمان ہوکر

بخیہ گر سی نہ رفو ہوئیگا تا حشر کبھی | اوسکی ہاتھون سی ملی میرا گریبان ہوکر

اب تو پانی کا گلیسے ہی اوترنا محال | کانٹی بیٹھی ہین میری حلق کی زبان ہوکر

زلف کافر ہوئی یہان تک تو میری جی کا وبال | جان دی بیٹھا مین آخر کو پریشان ہوکر

مرض عشق سی صحت کی کسی ہی امید | یہہ بگڑنی لگا ہردم غم درمان ہوکر

برق ہی دیکھہ جسی ابر مین روپوش ہوئی | چھپ گئی کسکی تجلی یہہ نمایان ہوکر

تیری پیکان کو کیا دل نی نہ دم بھر بھی جدا | ہو گیا تنگ وہ گھر مین میری مہمان ہوکر

شرط ہر کام مین ری کہتا ہی سلیقہ ہی ضرور | عیب ہی کرتا ہی انسان تو پنہان ہوکر

ایک ایک بات مین ہی اوسکی دغا اور فریب
شور کرنا نہ یقین تم بھی سخندان ہوکر

جائینگی ہم نہ کوچۂ جانان کو چھوڑ کر | کیونکر جیئن گی اپنی دل و جان کو چھوڑ کر

دل سا عزیز جب کہ گیا اپنی ہاتھ سے | ہم جائین کس پہ خانۂ ویران کو چھوڑ کر

تہا خدا کی پاس ہی ہم تو نہ جائینگے | اپنی رفیق جان شب ہجر انکو چہوڑ کر
وحشت کا ہو بہلا ہمین آزاد کر دیا | اب گہر کو کیا کرینگی بیابان کو چہوڑ کر
ہم کیا کرینگی خلد مین جا کر یہہ سوچ ہی | باغ جہان ہی اوس گل خندانکو چہوڑ کر
کنج قفس نصیب ہوا آب و دانہ سے | وقت بہار آیا گلستان کو چہوڑ کر
زخم جگر کو اوسکی تبسم سے ہی مزا | تلوار کیا کرونگا نمکدان کو چہوڑ کر
اوس روے مصحفے سی جو زاہد پہریگا تو | پہر کسکو مونہہ دکہائیگا ایمانکو چہوڑ کر
داغون کو بعد مرگ ہی اے دل نہ میٹنا | جائی نہ میزبان کہین مہمان کو چہوڑ کر
افسوس ہی کہ دست جنون پر مین سربسر | پچتا رہا ہون جیب و گریبان کو چہوڑ کر

اے شور دل لگیگا یہہ کب خلد مین تیرا
پریون کو چہوڑ اور پرستان کو چہوڑ کر

جو شور نالو نکا تہا اس زمین کی پردی پر | وہ پہونچا دہوم سے چرخ برین کی پردی پر
بشر تو کیا کہ صبا کا گذر نہو یہان تک | لکہا ہوا ہی یہہ پردہ نشین کی پردی پر
ہزار چرخ پہ خورشید و مہ اگر چڑہ جائین | نہونگی تمسے وہ چرخ برین کی پردی پر

نہ ایسی آنکھ کسیکی ہی آجتک دیکھی
نہ ایسی شرم ہی چرخ و زمین کی پردے پر

گذر نہین ہی یہان ماہ و خور کا ہی نہ رات
لکھا ازل سی ہی اوس مہ جبین کے پردی پر

چراغ لیکی ہی ہم نی جہا نمین ڈھونڈا
نہ تمسا دوسرا دیکھا زمین کی پردی پر

وہ چشم وہ ہی کہ رہتی ہی شرم سی نیچی
خدا کا سایہ ہی اوس شرمگین کی پردے پر

ہوئی ہین ہند مین مشہور اتو شور او داغ
نہین ہی اوسنا زبان دان زمین کے پردی پر

بنا ہون جبسے مستانہ می گلگونکی جوبن کا
بہار زندگی کا خون ہی مینا کی گردن پر

ہوا ہی جب سی شیدا دل می گلگونکی چتون کا
نہ کچھ گلچین کی الفت ہی نہ کچھ مایل ہون گلشن پر

کیسکی چشم سیگونکی الم مین سے دہی جان ساقی
خم می کا ہی شایان ہووی گنبد میری مرقد پر

اسیران محبت آج ساقی دیکھہ مہمان ہین
یقین ابر رحمت کیون نہ ہووی تیرے دامن پر

چمن ہی میکدہ اور سرو مینائی می گلگون
گمان ہے ساقی و ساغر کا ہر گلچین کے جوبن پر

ہمین دو نو جہان سی بے خبر سنکی کیا زاہد
ہماری ہوشیاری کا ہی خون مینا کی گردن پر

ہوا مستانہ مشہور تیرا نام گر زاہد
تو کہہ انصاف سی بدنام ہی تو کسکی چتون پر

ہوا مشہور اب زاہد یہی میخانہ کو جاتی ہیں
پڑی یہ جرم ہی پیر مغان کی شور گردن پر

فدا جب سی ہوا ہی دل تیری سفاک چتون پر
کیا خار بیابان نی جو طعنہ کا رسوزن پر
عجب مذہب ہے اپنا اور عجب مشرب ہی کچھ اپنا
کوئی کہتا ہی دیوانہ کوئی کہتا ہی سودائی
میری صورت یہہ ہی کیسکے زخمی شیدائے
خدا جانی ہوا کیا کسلئے عالم مین ہم آئی
تیری زلف سیہ نے کر دیا اندھیر عالم مین

ہزارون بجلیان گرتی ہین ہر دم جان خرمن پر
تو چشمک آبلونکی ہی ہوئی انداز گلشن پر
ارادت شیخ سی ہی نہ عقیدہ ہی برہمن پر
ہزارون بار غم رکھی ہین ہمدم اپنی گردن پر
عیان زردی ہی اور وحشت ہے ہر روشن شمع روشن پر
پھر وسہ دوست سے پر اور نہ کچھ بھروسے دشمن پر
غضب کا زہر ہے پایا گمان ہوتا ہی ناگن پر

غضب ہنگامہ آرائی ہی ہر دم شور نالہ کی
قیامت کا ہی دھوکہ شورش فریاد و شیون پر

سچ کہی کہ دل لیکے نہی کیا مد نظر اور
آئینہ مین تم دیکھہ کی کیا ہو گے بڑ ہو

تم اور ہو طور اور ہی انداز دگر اور
پیدا ہو طرحدار کوئی تم سا اگر اور

[illegible]

دن رات چراغ مہ و خور لیکے ہی ڈھونڈھا
پایا نہ کہیں تجھسا ولی رشک قمر اور

قاصد نے دیا خط تو مگر مونہہ سے نہ بولا
دل دہر کی ہی لایا نہ کچھ تازہ خبر اور

دل ہی لیا دین بھی لیا ایمان بھی چھینا
باقی ہے اب ایک جان سو لو اسکی خبر اور

جز داغ ملا کچھ بھی نہ الفت کی شجر سے
اس باغ میں پھولا نہ پھلا کوئی ثمر اور

اشکوں سے میری دُر کو نہیں نسبت پا ہنگام
وہ سنگ ہے بے آب یہہ ہے آب گہر اور

دل لیکے ہوا اب وہ میری جان کا خواہان
بے تیر جسے سمجھی تھی سو نکلا وہ بشر اور

لیتا ہے سدا تیر نظر سینہ پہ تو شور
دل تیرا سا دیکھا نہ سنا ایسا جگر اور

ردیف شین معجمہ

پڑی ہے مجھپہ وہ وحشت میں راہ کی گردش
کسی پہ پڑتی ہے جیسی نگاہ کی گردش

شب فراق بھی لوٹ گئی ہے مجھسے اب
پڑی ہے اوسپہ جو بخت سیاہ کی گردش

جو ایک سیر میں ہے پا حرم میں دوسرا ہے
پڑی خراب ہے حال تباہ کی گردش

مجھے جلا کے یہہ پیسا کہ سرمہ کر ڈالا
پڑی بلا ہے وہ چشم سیاہ کی گردش

کسیکو کعبہ کا چکر کسیکو گردش دیر
ہمین تو کافی ہی کافرنگاہ کی گردش

زمین کو سونپ دیا آخر آسمان نی بہی
کریگی اور کیا اوس کینہ خواہ کی گردش

دہوئین نی اسکی ہی کر ڈالا چرخ کو نیلا
بلا سی افزون ہی اس دود آہ کی گردش

تمہاری چہرہ کو دیکہا تہا اکدن اک رات
اوسی خیال مین ہی مہر و ماہ کی گردش

اشارہ خنجر سی ہی شور کی جو قتل کا وہان
تو صاف دیکہہ لی چشم گواہ کی گردش

ردیف صاد مہملہ

بر نہ آئی دل ناکام کی حرص
چہوڑ دی اسلئی سبہی کام کی حرص

نگہہ مست سی لذت پا کر
ہوگئی بادہ کی اور جام کی حرص

تیری قامت سی قیامت کو بہی ہی
ہی اوسی ہی تو تری نام کی حرص

سربلندی جو منہ خور کو ہوئی
رکہتی تہی وہ ہی تیری بام کی حرص

رنج عادت ہی اگر حضرت دل
پہر ہی کیون راحت و آرام کی حرص

رشک ہی میری سینہ بختی پر
ہی عجب زلف سیہ فام کی حرص

لٹکی ہی جو چہرہ رخ پر کاکل ہوتی کافر کو ہی اسلام کی حرص

رخکا طالب ہون کبہی کاکل کا یہ بُری ہی سحر و شام کی حرص

شور گر چاٹ ہی شیرین کی تمہین

اوسکی مونہہ سی رکہو دشنام کیحرص

ردیف کاف فارسی

کیونکہ حسرت سے ہو چشم پُر آب ایک پر ایک اوسنے ڈالی رخ زیبا پہ نقاب ایک پر ایک

تیری کوچہ مین جو کرتا ہی عذاب ایک پر ایک پردہ رہجاتی اوسی خاک مین داب ایک پر ایک

بی نقاب آج ہین وہ شکل سہ ہی محفل کی عشق پہ عشق آتی ہین چہرکی ہی گلاب ایک پر ایک

موہنہ لگا کر ہمین بہکا ہی کسی سرکش نی گرتا ہی آج سر جام شراب ایک پر ایک

ہی ہماری دل بریانکا جو کچہہ اوسمین اثر پہکتا ہی تیری مجلس مین کباب ایک پر ایک

نعرہ شورشی نی بہیجہلنے ندیا ای ساقی ہوگی بیہوش گرا پی کی شراب ایک پر ایک

قاب مین رکہکی کہا اتنی جلائی دل ہین نرگسی چہتنے کہ اسمین ہین کباب ایک پر ایک

آرزو غیر کی اور اشک میری حسرت کی نکلا کوچہ سے تیری خانہ خراب ایک پر ایک

اک چمن حسن کا اور یہی والے کہون
دہان گر پڑتا ہی مشتاق بتان ایک پر ایک

کیا اسیرون پہ گری اور ستم کی بجلی
روتا ہی آج جو مانند سحاب ایک پر ایک

ہو نہین سکتی ہی جو میری گناہونکی شمار
حشر مین پھینکتا ہی فرد حساب ایک پر ایک

اون نگاہون سی تو پوچھو یہ رقابت کیا ہی
لوگ کھینچی ہوئی ہین تیغ پر آب ایک پر ایک

خنجر موج فنا سامنی ہی آنکھون کی
کیون نہ آپس مین گری ڈر کی حباب ایک پر ایک

تحل مژگان سے ہی یہ اشک چکا نکا عالم
ٹپکین جیسے ثمر پختہ شتاب ایک پر ایک

ہوئی کیفیت چشم اوسکی جو رندونکو نصیب
پھینکین آپس مین وہ جام مئی ناب ایک پر ایک

وای ای حسرت دیدار کہ اوسنی ڈالین
چار ابرو کی غش آ ور پہ نقاب ایک پر ایک

دفتر گل کا خزان سی تو یہ اب رنگ ہی شور
اوڑ کی جیسے گرین اوراق کتاب ایک پر ایک

کیا آہ نی جب اثر دیر تک
ہوا چرخ زیر و زبر دیر تک

لچکنے لگے بار گیسو سے جب
تو پکڑی رہی وہ کمر دیر تک

کیا ناتوانی نے ممنون مجھی
ہوئی اوسکی در پر بسر دیر تک

ہٹکانی لگی آج مٹی میری	کہڑی وہ رہی گور پر دیر تک
یہہ ہی بزم مین مجکو ڈہرکا رہا	کہ وہ دیکہتی ہین کدہر دیر تک
قفس سے جدا ہوکی اوڑتی ہی	چمن مین میری بال و پر دیر تک
شب وصل کردونگا گردن جدا	جو بولا تو مرغ سحر دیر تک
گیا دل نکل کر جو دلبر کی ساتھہ	تڑپتا رہا پہر جگر دیر تک
تیری سلک دندانکی دیکہی جو تاب	ہوا پانی پانی گہر دیر تک
ہوا ذبح وہان طایر نامہ بر	اوڑے یہہ چمن مین خبر دیر تک
اوٹہین حشر تک ان مین لاکہ لاکہ	کری خوشخرامی وہ گر دیر تک

کرو شور تم جان اوس پر فدا
یہہ چرچہ رہے دربدر دیر تک

ردیف لام

نعت مسیح علیہ السلام

ہی مجکو شور جس سے سروکار آجکل	دونو جہان ہین اوسکی طلبگار آجکل

ہین جلوہ ریز جسکی تجلی سے مہر و ماہ
ہی وہ ہی اپنا مطلع الانوار آجکل

کھینچی ہی اپنی دام محبت مین جو مجھی
ہون جان و دلسے اوسکا گرفتار آجکل

ای خامہ سوز بالنسے لکھہ اوسکی نعت کو
گھر گھر اوسیکا ذکر ہی ہر بار آج کل

یعنی وہ نور پاک مسیحا ہی جسکا نام
قربان ہین جسپہ سارے ہی دیندار آجکل

ہر ذرہ مین ہی اوسکی تجلی بہار جوش
ہی گرم اوسکی نور کا بازار آج کل

دیگا وہ میری آنکھہ مین جلوہ کمال کا
دیکھونگا جس سے اوسکا مین دیدار آجکل

جو جو نہان تہی پردہ دلمین جہانکے
اوسنے کئی عیان وہ ہی اسرار آجکل

شافع ہی دو جہانکا وہ مقبول کردگار
سب کی زبان پہ ہی یہی گفتار آجکل

مقبول ہوگا اوسکا وہ ہی بندہ خدا
ہی اوسکے خوف سی جو خبردار آجکل

گرچہ نئی نئی ہین تو مذہب بہی ہین نئے
پرجا بجا اوسی کی ہی تکرار آجکل

تثلیث ہی کی بحث پہ ہی اپنا اعتقاد
ہی یہہ عقیدہ اپنا مددگار آجکل

برگشتہ ان سی جو کہ ہوا در بدر پہرا
کونین مین وہ ہوگا اب خوار آجکل

پی لی ہی جس نے بادہ الفت مسیح کی
رہتا ہی اوس سرور مین سرشار آجکل

بی خود ہوا جو یاد مین اوس ذات پاک کے | نزدیک اوسکی ہی وہ ہی ہشیار آجکل

دل کو سمجھہ تو شور کہ ہے خانۂ خدا
شیطان اسمین آئی نہ زنہار آجکل

ہوتی ہم جو جہان خراب مین داخل | ہمیشہ رہتی نہ رنج وعذاب مین داخل
شمار کرتا نہین ہی جو اوسکی کشتو نمین | فلک نی رکھا مجھی کس حساب مین داخل
رہی جہان مین نہ باقی سفید ایک ورق | جو میرا قصۂ غم ہو کتاب مین داخل
بچی تھی آنکھونسے تیری ذراسی بدمستی | کہ آجتک ہی وہ جام شراب مین داخل
بچا تھا کچھہ تیری رخسار سی از بس نور | ہوا وہ چشم مہ و آفتاب مین داخل
کسی سے چھیڑ کسی سی ہنسی کسی سے مذاق | بڑھاپا یہی ہی ہمارا شباب مین داخل
علاج میری غشی کا اگر ہی مد نظر | کر و پسینہ کو اپنی گلاب مین داخل
جو بوسہ دیتی ہو دو چار دو ہمین صاحب | و گرنہ ایک نہ رکھو حساب مین داخل
تمہاری کشتہ کی پرسی کی فاتحہ ہی آج | درود چلکے پڑھو ہو ثواب مین داخل
خیال ہے علی سے ہوتا ثواب کا جو ہمین | تو ہوتی کاہیکو رنج و عذاب مین داخل

ہوا داخل عرش حسب ابن ملہب ابن حسن بدل

بہری ہین چشم مین اعجاز عشق سی آنسو
وگرنہ کیونکہ ہو دریا حباب مین داخل

چہانکا رنگ ہی کچہہ آج اور کل کچہہ اور
اسی سبب سے ہوا انقلاب مین داخل

مزا ہی مونہہ لگی گر آج شوخ میکش کی
دل برشتہ ہی میر کباب مین داخل

مثال چشم کی بیدار دل ہی ہوای شور
وگرنہ جاگنا یہانکا ہی خواب مین داخل

دل بت کو دیکی ہاتہہ مین پہر کیونکر آئی دل
اب کیا کرون خدا کہ گیا مفت ہائی دل

گر خال و خط سی بچ گیا زلفون مین جا پہنسا
اس دام ہی نکل کی کہان اب یہ جائی دل

پہلو سے اوٹہہ کی وہ گیا بیتاب جان سے
سو آفتون مین پہنس گیا بیٹہے بٹہائی دل

کیا سحر ساحری ہی یہ اوس بت کی باتین
تا مرگ پہر نہ چہوٹی جو اوس سے لگائی دل

آتا ہی جب کسی پہ تو جاتا ہی جانکی ساتہہ
یارب کبہی کسیکا کسی پر نہ آئی دل

یارب تپ فراق سی جلتا ہون رات دن
ایسی لگی کو آہ یہ کب تک بجہائی دل

ہی عین سحر چشم بلائین بہری ہی زلف
کس سی لگائی دلکو کسی سے چہڑائی دل

انداز ہی ملا پکا اوسکی جفا مین بہی
کیونکر نہ روز صدمہ پہ صدمہ اوٹہائی دل

دل کیون کسیکی دل کا حال پریشان بنائی دل
[illegible] دل

اوسکو نہین ہی گرئی الفت تیری پسند
پہر شور اوسکی واسطی کیون توجلای دل

ردیف میم

جون بوئی گل سدا ہی وحشی جہانمین ہم
باہر نکل کی آئی تہ پہر گلستان مین ہم

کچھ غم خزانکا ہی نہ خوشی ہی بہار کی
رہتی ہین ایک حال بہار وخزان مین ہم

شاگرد گل ہین آپکے خندہ زنی مین سب
اُستاد بلبلون کی ہین شور وفغان مین ہم

دیکھا نہ گل نہ نغمہ بلبل کبہی سُنا
صیاد کی شکار رہی بوستان مین ہم

اللہ ری تڑپ دل مضطر کی ہجر مین
گاہی زمین پہ ہین تو گہی آسمان مین ہم

دینا ودین مین نہ کوئی اپنا ہی خدا
تجکو ہی اک سمجہتی ہین دونو جہانمین ہم

دروازہ کہولتی نہین مثل حباب بحر
ہین قفل بند رات دن اپنی مکان مین ہم

لکہا ہی کسکی خنجر مژگانکا اسسے وصف
دو ٹکری دیکہتی ہین قلم کی زبان مین ہم

افسوس ہی ریاض مین ہی ہوتا ہی گناہ
شب کاٹتی ہین جاگ کی مرغ کی دکانمین ہم

صد شکر بعد مرنیکے ہی ذکر خیر سے
اچھو نکا نام سُنتی ہین ہر داستان مین ہم

قدر سخن تو شور زمانہ سے اوٹھہ گئے
جی چاہتا ہی قفل لگا دین دہان مین ہم

صبح خورشید شب کو ماہ ہو تم
نور مین دونو کی پنا ہو تم

ادہر افشان اودہر ہی رخسارہ
سو ستارون مین ایک ماہ ہو تم

ہمسے تو عمر بہر حجاب رہا
پہر رقیبون سے رو براہ ہو تم

حشر مین دیکہی ہو کیا انصاف
داد خواہ ہم ہین عذر خواہ ہو تم

نیک اور بد سی ہی کجا نسبت
ہم گنہ گار بی گناہ ہو تم

ہمنے حق وفا مین جان ہی دی
اور کیا چاہئے گواہ ہو تم

پڑہتے ہین سب نماز دامن پر
عشقبازونکے سجدہ گاہ ہو تم

کیون نہ آنکہین دکہاؤ عالم کو
شوخ دیدہ ہو خوش نگاہ ہو تم

شور سے اور تم سے کیا نسبت
وہ فقیر اور بادشاہ ہو تم

ہین دلسے نیاز مند تیری بی نیاز ہم
رکہتے ہین اس نیاز پہ بہی اپنی ناز ہم

داغ
عشق کی ایک اوٹھا بیٹھے ناز ہم
اپنے بنا بنائے سے [illegible] ناز ہم

ہین محو کس قدر تری الفت مین اے صنم
کہدیتے ہین عدو سی بہی کچھ دلکی راز ہم

پالا پڑا ہی حب سی کہ شعلہ رخوں سی ہای
رکہتی ہین سوز دل سی ہی وندا ساز ہم

ابتو ہوی ہین پیشوا رندونکی لا کلام
پہلی کسی زمانہ مین تہی پاکباز ہم

جو کچھ بری بہلی وہ کہین سنتی ہین مدام
ہان کچھ جواب دین نہین اسکی مجاز ہم

بیٹھے ہین چپکی جلتی ہین خاموش رات بہر
رکہتی ہین مثل شمع کی سوز و گداز ہم

رازق سی روز چاہتے ہین اپنی رزق کو
ہین مانگتی مسیح سے عمر دراز ہم

ابتو بتون کو دور سے کرتی ہین ہم سلام
پڑہتے ہین صبح و شام خدا کی نماز ہم

جو صاف ہو کی شور سی دل مانگو دیتی ہین
تسپے ستم شعار نہ ہین حیلہ ساز ہم

بن بن کی اور اولجھتے زلف رسا سی ہم
شامت ہی کشتی لڑتی ہین اپنی قضا سی ہم

زلف دوتا سی یا گتھہ سر رشتہ سا سے ہم
ای دل بچار کہین تجہی کس کس بلا سی ہم

سودای زلف اور یہ ہسر ہی تو چارہ گر
پاکر شفا چلی تری دار الشفا سے ہم

ملتا جو دل لگی کی لئی کوئی با وفا
جاتی نہ اس جہان مشقت فزا سی ہم

دم بند ہوی بلبلون کا چیخ چیخ کر
گر کوئی گل کہلائین چمن مین تو آسے ہم

بوُلی اوڑی ہی گیسوی مشکین سے آپکی
کہتی تو کیونکہ اوکھین نہ چلتی ہوا سی ہم

یہہ استخوان تو حق سگ کوی یار ہین
کرتی ہین بحث اسکی تو ہر دم ہما سی ہم

پاس عدو او نہین دل رشک آفرین کو رشک
دل ہے ہمیسے ہی خفا تو خفا دلربا سی ہم

یہ سختیان ہین بت کی تو پہر جیکی کیا کرین
مانگینگے شور موت اب اپنی خدا سی ہم

ردیف نون منقوطہ

ہی جوش مفلسی اور مست ہین ہم می پرستی مین
تماشا ہی عجب ساقی ہماری فاقہ مستی مین

ابہی سے آ ابہی چلنی کی تیاری کا سامان ہی
رواروی کی عجب سے رسم کچہ دنیا کی بستی مین

گرا جو خاک پر قطرہ ہماری اشک حسرت کا
وہ شاہد ہی کہ گرتی ہین بلندی سے والی پستی مین

عدم سی گر نہ آتی ہستی کا درد کیون ہوتا
نپایا چین مانس نے کبہی اک روز ہستے ہین

ہمین دیر و حرم مین ایک ہی جلوہ نظر آیا
جو دیکہا بت پرستی مین وہ پایا حق پرستی مین

نہیں شیوہ سوال اپنا ہی بہتر اس سے مرجانا
فراخی مین خدا رکہی ہمین یا تنگدستی مین

اگر اک قطرہ چکہہ لیتا تو لب کو چاٹتا رہتا
نہ دیتا دخل کوئی پہر تو زاہد می پرستی مین

خدا حافظ ہی اونکی جانو دلکا درد دوری سی
جو عاشق رہتی ہین ہر دم ستمگی پیش دستی مین

جب آئے ہوش مین کیا کیا نہ پچتائی نہ غم کہایا
نہ ملنی کی قسم کہا بیٹہی تہی ہم اوس سے مستی مین

پڑی ہی خاک سر پر اور غضب ہین پانو کہیائے
ملا انعام کامل یہ جنونکی سرپرستی مین

خدا ہی جانکو اونکی رکہی گا حفظ مین اپنی
کہ جو جانباز رہتی ہین ستمگی پیش دستی مین

نہ ملتا ہرگز ایسا ذائقہ من اور سلوی مین
ملی لذت جو تمکو شور اپنی فاقہ مستی مین

عمر کی کہٹنی کی یہ سانس خبر دیتی ہین
ہر دم انسان کو پیغام سفر دیتی ہین

کل تو نالون ہی سے میرے شور قیامت تہا بپا
آج طوفانکی خبر دیدۂ تر دیتی ہین

کوئی ہمسایہ ہی تو جان بازو کہا دو ہمکو
تمکو دل دیتی ہین اور اپنا جگر دیتی ہین

کیا یقین ہو کہ تغافل نہ کرینگے اب وہ
دمبدم بات بنا دم ہی مگر دیتی ہین

کل تلک ایک ہی تہی مجکو شکایت اونسی
آج وہ رنج مجہی دو دو پہر دیتی ہین

بی تیر ایسی ہی دیکھی نہ سُنے دنیا مین
میری لیتے ہین نہ وہ اپنی خبر دیتی ہین

رخ ادہر ہی تو کرین کچھ لب و دندان تیرے
نذر کو اونکی جو ہم لعل و گہر دیتے ہین

شجر خشک کی مانند ہو جب عاشق زار
شہرت نام کا تب اوسکو ثمر دیتے ہین

میٹھی باتو نکی کبھی شور توقع نہ رکھو
گالیان تمکو وہ اب شام و سحر دیتی ہین

کوئی بتای یار ہی اب جلوہ گر کہان
شام امید کی ہی نمایان سحر کہان

اوٹھی ہین شعلی ہر بن مو سی ہزار رہا
ای سوز عشق تو نی کیا اپنا گھر کہان

تیری ستم تیری سبب اور ونکی لاکہ ظلم
ہر دم اوٹھا ہی اب وہ دل اور وہ جگر کہان

میرا اس آسمان سی کوئی مدعا نہین
ہمدم بتا کہ نالہ کرون اپنا سر کہان

مانا کہ ہے سے آپکو اغماض ناز سے
ہو دیگا اب وہ جلوۂ رحمت اثر کہان

جرات نہین رہی ہے نہ ہمت نہین رہے
ای جذب شوق شورش عزم سفر کہان

وہ کعبۂ مراد ہی اور قبلۂ امید
کوئی بتای یار کا ہی میرے گھر کہان

آتا نہین ہی وسوسہ غیر ہی کبھی
عاشق کو تیری درد و دیگا خطر کہان

اُڑ جاؤں اپنی شوق کی صورت ہزار بار
پیدا ہوای وصل میری بال و پر کہاں

قانع ہیں ساری عمر اسی پر گذار دی
جُز خون دلکی اور ملا ماحضر کہاں

بتلا دُو راہ کوچۂ جاناں کسے طرح
ہی شور اپنا جلوۂ مطلب کدھر کہاں

وہ مہرباں ہوا ایسا دل پُر اثر کہاں
یا ضبط عشق ہوی سوا ایسا جگر کہاں

ہوتی ہی عمر نالہ و فریاد میں تمام
شام فراق کی نظر آئی سحر کہاں

دل کیا کہ دلکے شوق و تمنا بہا دی
پہلا سا جوش عشق ہی ای چشم تر کہاں

رنگ شکستہ کیطرح پہونچوں ہزار بار
پر طایر مراد کی ہیں بال و پر کہاں

عالم تمام بندۂ وہم و خیال سے ہے
دل کی سوای یار تیرا اور گھر کہاں

تو جلوہ ریز ہر رگ و پی سی ہی راتدن
لیکن غضب یہ ہی کہ فروغ نظر کہاں

دکہلاتی رنگ جذب کی ہم شعبدہ ہزار
لیکن ہماری آہ میں پیاری اثر کہاں

اوس سنگ آستان سی مشرف اگر ہوں
توہی بتا کہ جاکی کہیں اپنا سر کہاں

شت ہی بس چھانمیں کف پای یار کی
جلوہ تم اب دکہاوگی اپنا قمر کہاں

مانا کہ ہی بہشت ہی آرام کا مکان | پر وہ تمہاری گہر کیسی دیوار و در کہان

ہی آج اوسکی گیسو و رخ کا بہی خیال
ہو شور ایسی شام کہان اور سحر کہان

زلف مین دل پہنسگیا ہم کیا کرین | اس پریشان حال کا غم کیا کرین
دلمین غمکا جوش ہی کم کیا کرین | اشک کا دریا گیا تہم کیا کرین
اس دل وحشی کا ماتم کیا کرین | اپنی ہاتہون ہنہین گیا ہم کیا کرین
جب خدا کو رام بُت نی کر لیا | پہر فرشتے اور آدم کیا کرین
رات دن مین ہی کیہی آہ و بُکا | ضبط فریاد اس سی ہی کم کیا کرین
آج اونہون نی عید کی غیرونکی ساتہہ | ہی ہماری گہر محرّم کیا کرین
ہو گئی عمر اک غم دل مین تمام | ہمدمون فکر دو عالم کیا کرین
کہتی گیسو سے تیری کچہہ دلکی بات | اور آشفتہ کو برہم کیا کرین
عارض اور آئنہ دونو خود نما | قطع صحبت دیکہو باہم کیا کرین
سبزہ رنگون نی جمایا اپنا رنگ | کہاتی ہین مجبور ہم سم کیا کرین

دیدیا چارہ گر دون نی یہی جواب | اپنی ہی دم پہ ہر دم کیا کرین
ہی کہٹی آج حسن و عشق کی | دیکہئی ملی دونو باہم کرین
عالم حسن اونکا محشر خیز ہی | کیا قیامت آئی ہمدم کیا کرین
غمزۂ سفاک کی دیکہی ہین ہاتہہ | اپنی کشتہ کا وہ ماتم کیا کرین
دل کی غم مین خون ہہون جان و جگر | کوئی فتنہ لی گیا ہم کیا کرین
تیر مژگان اور میری دلکی ہی بحث | دیکہو اب وہ کیا کری ہم کیا کرین
آبروئی ضبط کہوئی آنکہہ نے | حضرت دل اسکو محرم کیا کرین

بولے سنکر شور کا حال وفات
ایسے غوغائی کا ماتم کیا کرین

صد شکر تجہسے ہون کسی تشویش سے کم نہین | میری ہی ناتوانی نزاکت سی کم نہین
یہان ٹہنڈی سانس ضعف کی حالت سے کم نہو | وہان گرم جوشیان ہین شرار سی کم نہین
وہان چہیڑ ظلم کی ہی شرارت سے کم نہین | یہان جبر اختیار مصیبت سے کم نہین
باد صبا کو لاگ ہی خاک مزار سے | برباد کرتا میر اکدورت سی کم نہین

کرتا ہی منع یار سی ملنی کو عشق ہمین
ناصح کی دوستی ہی عداوت سی کم نہین

ٹھہرا ہی روز حشر کو گو وعدۂ وصال
پر انتظار موت کی حالت سی کم نہین

ہر ہر قدم پہ حشر بپا ہے جہان مین
رفتار ہی تمہاری قیامت سی کم نہین

آنکھون مین دم ہی چہرہ پہ زردی ہی ہجر مین
یہہ شکل اپنی موتکی صورت سی کم نہین

ای شور تم نی پائی ہی طبع رسا غضب
مضمونکی تلاش کرامت سی کم نہین

دلکی یہہ ہی امید ہی درگاہ خدا مین
پیدا ہوا اثر تو میری آہ رسا مین

خاک اوڑ کی گئی جیسے کہ اوسکے چمن مین
مین اپنی ہوا مین ہون وہ ہین اپنی ہوا مین

پامال نہ کیون جان ہو اوس راہ گذر پر
شوخی کا چلن جسکی ہو نقش کف پا مین

اس دام سی دلونکی رہائی ہوئی دشوار
دل میرا پھنسا زلف مین اور زلف بلا مین

ہی بعد فنا ہی یہہ صبا سے مجھی شکوہ
کیون خاک اوڑاتی ہی میری ارض و سما مین

دیکھو وہ چلی آتی ہین کیسے میرے گھر کو
مدت مین ہوا ہی یہہ اثر میری دعا مین

جسنے تمہین دیکھا وہ ہوا جانسے عاشق
بدنام ہوئی مفت ہمین ساری سبا مین

دل پیدا ہوا جب سے اثر آہ رسا مین
دل اور ہوا مین ہی کبھی اور ہوا مین

بت سی اوسی کچھ کام نہین خوب وہ بت تا | جسنے کہ رکھا ایک قدم راہ خدامین

کچھ ایک نہین دیکھا تو صدہا ہین گرفتار
کیون پہنستے ہو تم زلف کی الجہن بلامین

مجھی سے قتل کا میری سوال کرتی ہین | وفا کا حق نمک یون حلال کرتی ہین
سوال وصل پہ وہ قیل و قال کرتی ہین | مجھی حوالہ کیفیت وصال کرتی ہین
پس از فنا بھی میری روح خون روتی ہی | حنا سی ہاتھہ وہ جب اپنی لال کرتی ہین
نگاہ مہر کا طالب ہون خواستگار وفا | میری خیال کو وہ کیا خیال کرتی ہین
دکھا کی سرو سا قد اور گل سا رخسارہ | ہر اک نہال چمن کو نہال کرتی ہین
لگا کی تیر محبت کا دلمین عاشق کی | ستم یہہ تازہ ہی پہر دیکھہ بھال کرتی ہین
خرام ناز سے اپنی اوٹھا قیامت کو | چھانین جو ہوم مچاتی ہین چال کرتی ہین
لکھا جو مین نی کہ خونکا مین خون بہا لونگا | تو بولی تجسے ہزارون حلال کرتی ہین
قدم قدم پہ بھی ٹھوکر سے محشر اک برپا | جو آگی آیا اوسے پایمال کرتی ہین

جو بی خبر ہین سدا دین اور دنیا سے

داغ | [illegible] | کی عذر وصال کرتی ہین

وہ شور جیتے ہین کیونکر کمال کرتی ہین

دلکو لیتی ہین چپ چاپ ہی وہ گہاتون مین
اک خموشی ستم انگیز ہی سو باتون مین

دل دیا جان بہی دی حضرت یمان ہی دے
ہم لٹی بیٹھی ہین اوس یار کی سوغاتون مین

ہفت افلاک مین کس کسکا مین دامن پکڑون
دشمن جان ہین میرے سارہی ان ساتون مین

جانکو قربان کرون شام سی تا صبح وصال
ایک شب ایسی خدا بخشی جو سو راتون مین

اس نزاکت کا ہو چالو تجہ ملجائی مجہی
تیغ اوٹھانیکی نہین جان ہی اون ہاتہون مین

شیخ جی شیخی کا رکہتی تہی بہت اپنی گہمنڈ
کرکری ہو گئی وہ شوخکی صلواتون مین

وصل کیا شرم وحیا مین کٹے ساری رات
شام سی صبح ہوئی اونکی فقط باتون مین

یار ہو ابر ہو اور باغ ہو نوروز ہی ہو
لطف پہر آئی نہ کسطرح سے برساتون مین

چاند بہی شرم سی اوس شبکو نہ نکلی ہرگز
رخ ترا دیکہی اگر تارون بہری راتون مین

ابر رحمت کا گناہون نی کیا رستہ بند
اسلئے خاک اب اوڑتی ہی خراباتون مین

اس زمانہ مین کوئی اونکا نہین لیتا نام
گئی وہ لوگ جو نامی تہی کراماتون مین

گئی وہ وقت کہ تہا شور کی جلسونکا ہی شور

وعظ مین لگتا ہی اب دل کو مناجات تمیز

جو کوئی بت ہو اوسے کیونکہ مین بہتر نہ کہون
سنگدل لکو کہو کسطرح ستمگر نہ کہون

دل لگی مین جو کری چہیڑ عدو کیہ مجہسے
گالیان دیکی برا کیسے مین موتہہ پر نہ کہون

یہہ ہی بہتر ہی کہ پرسش نہو محشر مین کہین
ورنہ کسطرح تیری ظلم سراسر نہ کہون

کوئی جیتا کوئی مرتا ہی شب و روز وہان
کیون تیری کوچہ کو محشر کی برابر نہ کہون

جز جفا نام وفا سی ہو بگڑتی ہر بار
تمہین پہر کہدو کہ بدخو تمہین کیونکر نہ کہون

جو بناتا ہون وہ ہی بات بگڑ جاتی ہی
اسکو کسطرح جسے خوبی مقدر نہ کہون

تیغ ابرو ہی غضب نوک مژہ ہی آفت
اوسے خنجر نہ کہون یا اسی نشتر نہ کہون

جو بھی دیکھتا ہی حال میرا پوچہتا ہی
ہائی کسطرح جسے دردِ دل مضطر نہ کہون

داغ ہی مان لی جب شیرین بیانی تری
پہر تجہی شور مین کس موتہہ سی سخنور نہ کہون

حال غم سامنی تیری جو مین آون تو کہون
دل کی حسرتکو جو پوچہی ہی نکالون تو کہون

دفتر اوس سے رو کتابی کا ہی کہو لون بی شک
چاند سورج کو مگر آگی بٹہالون تو کہون

تیری خنجر کے جو رگنی سی ملی ہی لذت
دو گواہو نسے مین تصدیق کرا لون تو کہون

قتل کا مجھسے مزہ جو کوئی پوچھا چاہی
تیغ براُنکو گلی سی ہین لگالون تو کہون

درد دل کچھہ جو کہونگا تو بگڑ جاوینگی وہ
ہان مگر اونکا کچھہ ایما مین پا لون تو کہون

دل پہ جو گذری ہی اعدا کی الم سی تبرات
کچھہ بہلا اور برا اوسکو سنا لون تو کہون

دل جگر کیسے گئی تیر کی پیکان کی ساتھہ
کر کے رخصت اونہین اپنی کو سنبھالون تو کہون

قیمت لخت دل و اشک روان کی اپنی
جوہری کو مین بلا کر کے دکھالون تو کہون

لذت بادۂ گلگون اہی زاہد تو نہ پوچھہ
پہلی اک جام تجھی اوسکا پلالون تو کہون

شب وصلت جو کیا مرغ سحر نی ہی ستم
اوسکی گردنکو چہری سے مین اوڑا لون تو کہون

حال غم پوچھنا منظور اگر ہے بہتر
آپکے سر کی قسم پہلی مین کہا لون تو کہون

نزع کیوقت جو کچھہ جان پہ گذری ہے نہ پوچھہ
شرح آرام ذرا گور مین جا لون تو کہون

شور کی شور وفغان کا جو سبب پوچھتی ہو
پہلی ہمسایہ کی دس پانچ بلا لون تو کہون

ردیف ی

بیدلی بیکلی صاحب اب عتاب اچھی نہین
ایسے انداز حجاب اب اچھی نہین

آج پہر اونکی عتاب اچھی نہین
روٹھی پہلی ہین جواب اچھی نہین

روز کیون بدلی ہی تو رنگ آسمان
اسطرح کی انقلاب اچھی نہین

خم چڑہا کر بہی نہ کچھہ پایا سرور
آج کچھہ کیفِ شراب اچھی نہین

مجکو مجنون اور وامق کیون کہا
تیری موںہہ سے یہہ خطاب اچھی نہین

لختِ دل رکھی ہی جو وقتِ میکشی
ہنسکے بولی یہہ کباب اچھی نہین

دل نہین رہتا ہی قابو مین جو تو
طور یہہ خانہ خراب اچھی نہین

عمر بہر سر پر لی کیا کیا عذاب
اب خیالات ثواب اچھی نہین

زلف کیون رہتی ہی ٹہیری سی تو
یہہ تیری کچھہ پیچ و تاب اچھی نہین

ہی شبِ وصل اب تو موںہہ کہولو ذرا
آج کی دن یہہ حجاب اچھی نہین

سر اوٹھاتی ہی فنا ہی پیش رو
زعمِ ہستی کی حباب اچھی نہین

آسمان کہتا ہی موںہہ پر شور سے
رنگ میری ای جناب اچھی نہین

مین وہ ہون رندِ مستانہ کہ ہر شی مین داخل ہون
کبھی دیر و حرم مین ہون کبھی گرجا مین شامل ہون

کہون کیا ہمدمو مین کس سے اور کس مین شامل ہون
کبھی خارج حرم سے ہون کبھی گرجا مین داخل ہون

[illegible]

ازل سی پہلوی انساں میں ناحق کو جگہ پائی
نہ برآئی تمنا ایک بھی جسمیں وہ دل ہوں

اوٹھاؤں جب سی تیری بزم سی بیٹھا ہی جگہ
زمین کا ہو رہوں یا آسماں کا کسکی شامل ہوں

لگی وہ آینہ کو دیکھ کر مشاطہ سی کہنی
نہیں ہی شان میری جو کسی سی میں مقابل ہوں

دیت کس سی میں لوں اپنی شہادت کی مقدر
تمہیں کیا خوف ہی پیارے میں اپنا آپ قاتل ہوں

خدا کی مہر ہی مجھ پر زمینداری کا پیشہ ہی
کسیکا میں نہ تابع ہوں سلامی ہوں نہ سائل ہوں

لگا کر تیغ کو قاتل ذرا تم سیر تو دیکھو
کہ روتی کو ہنساؤنگا تڑپکر میں وہ بسمل ہوں

ازل ہی سے گرفتار محبت ہوں کہوں کس سے
اسیر کاکلوں تابع اور پابند سلاسل ہوں

مجھی مشکل میں ڈالا ہی کمر کی تیرے مضمون نے
کہاں سے ڈھونڈ کر لاؤں اسیر بند مشکل ہوں

جہاں معشوقوں میں تجھ پر وہ تیرا عاشق خدا سے
میرا ہی فخر ہی پیاری کہ میں تجھ پہ مایل ہوں

ستاتی جسقدر چاہی نہ اوٹھونگا کبھی در سے
نکلجاؤں ذرا سی بات سی کیا میں ترا دل ہوں

سر بالیں تو آجا قابل دیدن تماشا ہی
قیامت کی دکھاؤں تجکو ہنگامی وہ بسمل ہوں

نہ خوں ہو کر کی بہتا ہی نہ ہو کر خاک بہتا ہی
نہ برآئی تمنا ایک بھی جسمیں وہ دل ہوں

نہ چھوٹی ہجر کی غمسے نہ پائی وصل کی راحت
نہ برآئی تمنا ایک بھی جسمیں وہ دل ہوں

نہ وہ کوچہ نہ وہ مجلس نہ سنگ آستان دیکھا
نہ برآئی تمنا ایک بھی تیرے میں وہ دل ہون

نہ دنیا کی ہی پائی عیش نے کچھ کیفِ دین ہی
نہ برآئی تمنا ایک بھی تیرے میں وہ دل ہون

نہ عشوہ لطف فرما ہی نہ غمزہ مائل راحت
نہ برآئی تمنا ایک بھی تیرے میں وہ دل ہون

فلک کیون ہی خفا ہی کچھ نہ کچھ تو رسم تجھسی ہی
جدا ہون فتنہ کارسی مگر گردش مین شامل ہون

وہ ہی مغرور اتنا اپنی شان خودنمائی پر
سنگدل رہے کہی آئینہ سی مین کیا مقابل ہون

جگر کہتا ہی مژگان سے کہ ہون سینہ سپر تجھسے
نگہ سے دل کا دعوی کہ مین تیرے مقابل ہون

جگر فرقت مین کہتا ہی جگر رکہتا ہون جلنے کا
ادہا کر حشر دل کہتا ہی تیر ہونگا کہ مین دل ہون

بجز اک بندہ ناچیز شور اپنی کو کیا لکہون
نہ شاعر ہون نہ عاقل ہون نہ عامل ہون نہ کامل ہون

ہوئی وہ مجھسے ہم تمہین پہچانتے نہین
مین نے کہا کہ شور کو ہی جانتے نہین

آئینہ اون کی سامنی آئی تو دیکھین ہم
ہم شکل اپنا کس طرح پہچانتے نہین

ہم جان تک بہی یارین تو آتا ہی کب یقین
ہر چہ جہوٹ سچ عدو کا کبھی چہانتی نہین

مین کیا اگرچہ سامنی خدائی ہوا طرف
نازوادا سے وہ ادھی گرداننی نہین

دعوی ہین اپنی خون کا گردن گاہ شیرین
گردن پہ میری تیغ کو کیون تانتی نہین

ہر چند مین مناتا ہون قسمین دلا دلا
لاکھون ہین ایک ہی وہ میری مانتی نہین

وعدہ وفا کرین کبھی مل جائین پیار سے
ایسی تو اپنی جی مین کبھی ٹھانتی نہین

دعوی ہین داغ سرخ سی کرو ون ششیرین
دامن کو اپنی خون سے میرے سانتی نہین

تمکو تو مین ہنساتا ہون تم ہوتی ہو خفا
ٹھٹھے کی بات کا تو برا مانتے نہین

آیا جو ذکر شور کا کچھہ اون کے سامنے
مونہہ پہیر کر کہا اوسی ہم جانتے نہین

کیا کفر ہے جو بت کو خدا کہتے ہین
پہر خدا کو نہین معلوم وہ کیا کہتے ہین

جس کسی سی کبھی ہم بات ذرا کہتے ہین
وہ سمجھتے ہین کہ مجھکو ہی برا کہتے ہین

چپکے چپکے جو وہ کچھہ لب کو ہلا کہتے ہین
مین سمجھہ جاتا ہون ہان مجھکو برا کہتے ہین

ہم تو خاموش ہین کچھہ دست کہین یا دشمن
اپنی مونہہ سی تو جو جی کو بھی بھلا کہتے ہین

مین تو جو کچھہ ہون بھلا یا کہ برا ہی معلوم
آپ تو سنئے کہ لوگ آپکو کیا کہتے ہین

وصل کا ذکر جو آیا تو برا مان گئے
ہجر کا غم جو کہا بولی بھلا کہتے ہین

گالیاں دو ہمیں تم یا کہ بُرا ہی کہہ لو
ہم تو ہر حال مین گھر بیٹھی دعا کہتی ہین

تم ہو اور جور و پری اور تمامی انسان
ہم ہی وہ ہین تمہین سب دیکھہ کی کیا کہتی ہین

شیشۂ دلکو جو توڑو تو نہین جڑتا ہی
اسکو سب تیرا سا پیمان وفا کہتی ہین

مرنا برحق ہی کبھی آئی ہی مر جاتی ہین
وہ بھلا کرتی ہی کب جسکو قضا کہتی ہین

اپنی جلسون مین احباب کے اب بزم مین شور
پائی بھلا سا نہین جسکو مزا کہتی ہین

میری زندگی کو وہ کب چاہتی ہین
میری مرنی کا ہان سب چاہتی ہین

گئی عمر وعدہ ہی مین وای قسمت
وہ جب چاہتی تہی نہ اب چاہتی ہین

طہورا کی خواہش نہ کوثر کی پروا
ہم اک جام بنت العنب چاہتی ہین

تیری زلف و رخ کا ہی دہیان دلمین
یہہ ہی ہم تو لیس روز و شب چاہتی ہین

خدا مہربان ہو تو کل مہربان ہون
خدا چاہتا ہی تو سب چاہتی ہین

توقع نہین اون سی کچھہ مہر کی گر
تو ہم اونکا قہر و غضب چاہتے ہین

گئے دن خوشی کی زمانی خوشی کی
گذر جائی غم مین یہہ اب چاہتے ہین

کہین درد دل کسی سے ہی کون سنتا
خموشی سے ہم بند لب چاہتے ہین

بہرا ہو نمک جن مین اسے شور صاحب
وہ شعر آپ کے منتخب چاہتی ہین

یہہ جیسے گذری ہین میرے تمہری ہجاری دن
اسیطرح سے خدا سب کے تو گذاری دن

کہان وہ عیش کے دن اور خوشی کی راتین وہ
وہ کیسے پیاری تہین راتین وہ کیسے پیارے دن

فراق یار مین شب تو کٹتی ہی مشکل سے
اب آگے دیکھین کسطرح سے سدہارے دن

نہین ہی بچنی کی امید جیسے بگڑی ہین
مگر خدا مین ہی قدرت میرے سنواری دن

وہ آئینگے کہ نہین دیکھہ تو نجومی آج
ستارے کیسی ہین اور کیسے ہین ہمارے دن

تمھارا ایک جگہہ اب تو جی نہین لگتا
ہوا ہی رات کہین تم کہین سدھارے دن

کہان نصیب شب وصل آئی پاس میرے
سحر سے شام تلک گراو ہی پکارے دن

نہین بچین گے تیری چشم کی جو ہین بیمار
کہ ہم شمار ہی سے بہرتی وہ بچاری دن

ہوئی ہی رات تیری زلف پر بدل قربان
اور اپنی جان رخ الفت پہ نذر واری دن

نماز پڑھتے رہو اور نہ سوؤ رات کو گھر

ہزار حیف [illegible] ہماری دن

خدا کی یاد کی ہین شور یہہ تمھاری دن

بھرا ہوا ہی جہان پیٹ ہی کی دہندون مین
نہ خالی اس سے کوئی ہی خدا کی بندون مین

ہماری آہ کا رتبہ ہوا ہی اب یہان تک
فلک پہ پہونچکی نامی ہی سربلندون مین

نہین نیاز کسی سے ہی بی نیاز مجھی
شریک جب سی ہون جھری نیازمندون مین

سناتا حال کسے درد دل کا مین اپنے
نپایا کوئی ہی ہمدرد دردمندون مین

دکھا کی زلفون کو وہ اپنی مجھسی کہتی ہین
نہ نکلا ایک بھی یہان پھنسنے کو کمندون مین

خودی کی آگی نہین سنتی ہو کسیکی تم
نہ دیکھا تمسا کوئی یار خودپسندون مین

نہین ہی دست جنون سے اب ایکدم فرصت
ہی چیر پھاڑ گریبان کی رفو پیوندون مین

ہوا ہی شوق پہ اڑتا ہی نامہ کو لیکر
کبوتر ایک یہہ پایا ہی سو پرندون مین

لہو سفید ہوا شور اس زمانہ کا
نہ دوستون مین ہی الفت نہ بھائی بندون مین

نہین بتاتی وہ کیسے ہی ارجمندون مین
شہید عشق نہین جو خدا کی بندون مین

کبھی ہی زلف کا غم اور کبھی ہی خط کا خیال
الہی جان پھنسی اپنی کیسی پھندون مین

نہ اپنی حال کا غم اور نہ کچھہ مآل کا فکر
پھنسے ہین اہل جہان کس بلا کی دہندون مین

اسیر کاکل و گیسوی یار ہین جو لوگ
ہمیشہ رہتی ہین ہر طرحکی گزندون مین

نجات تیر نگھہ سے اگر ہوی تو کیا
اسیر جان ہی تیری زلف کی کمندون مین

نصیب بام تمنا پہ ہو رسائی کیا
نہ ہم مین تاب توان اور نہ ہم پرندون مین

کسیطرح مجھی پہونچائی اوسکی کوچہ تک
عزیز و جو کوئی ہو میرے دردمندون مین

کہان تھا ایسا مقدر جو کہلتا غنچہ دل
تمام عمر کٹے اپنی زہرخندون مین

تمہاری شور سے ہون شور کیون حسود نہ داغ
کہ فن شعر کے ہو تم ہی سربلندون مین

خدا جانی ہی کیسا شور کیسی ہو دم گلشن مین
بہار تازہ لائی رنگ پہر گلچین کے دامن مین

جسے دیکھو وہی غش ہے جسی دیکھو وہی بیخود
تجلی کا تماشا ہی تمہاری روی روشن مین

تیری برق نگہہ نی اور تیری چشمک نی غمزہ کی
دکھائی رنگ آتش کی ہمارے دلکی خرمن مین

کسی صورت نہ افشا ہوی راز الفت جانان
نہین آ دیدہ تر گل فشانی خوب دامن مین

خدا جانی الہی کیا کیا قیامت کے تماشی ہون
وہان جان عالم بن گئے ہین وہ لڑکپن مین

داغ
جو پڑ رہی ہو نہ صحرا مین جو لگ رہی ہو نہ گلشن مین
گریبان مین گریبان ہی نہ وہ دامن ہی دامن مین

نہ کیونکر زندگی ہووی وبال جان عاشق کو
حمایل ہات غیرونکا رہی جب تری گردن مین

ہمین وہ بیخودی طاری ہے شوق دید جانان مین
نہین باقی رہا ہی فرق کوئی دوست و دشمن مین

ہزارونکی دل و جان ایکدم مین کردئی غارت
بتاؤ فرق کیا ہی یار شوخی اور رہزن مین

بہار باغ جو ہی تیری ہی جوبن پہ صدقے ہے
نہ یہ غمزہ ہی نسرین مین نہ یہ شوخی ہے سوسن مین

ادہر بیتابئی دل ہی ادہر سوز جگر ہمدم
اگر یہ ساتھ ہونگی کسطرح گذریگی مدفن مین

پریشانی نظر آتی ہی اونکی ہی اداؤن سے
ہماری ہی نظر کی تار ہین کیا تیر چلمن مین

وہ آئین شور میری گھر قیامت کا تماشا ہی
کوئی جائی مگر کسطرح دیوانونکی مسکن مین

الہی خیر کیجو آج وہ تن تن کی بیٹھی ہین
ادا سی ناز سی شوخی سی پیرہن بن کے بیٹھی ہین

غضب کا سامنا ہی آج سج دہج بن کے بیٹھی ہین
جبین پر چین چڑہی ہی تیور ادا سی تنکی بیٹھی ہین

بہت اچھا اگر وہ پاس ہر دشمن کے بیٹھی ہین
تو ہم بھی جان ہی دینیکو کچھ ٹھان کے بیٹھی ہین

نہ بولو ہمسے دیکھو نگہڑ جائینگے دم بہر مین
ابھی لاکھون خوشامد سے پہر وہ تن کے بیٹھی ہین

ہمارا بھی خدا ہی خیر سے دو برس مین گذارین گی
مبارک ہو انہین گہر پاس دشمن کی بیٹھی ہین

اثر لائی محبت اور ترحم آگیا ہی شک
وگرنہ کسلئے آ کی میری مدفن پہ بیٹھی ہین

ہمارا ذکر کیا ہی ہم ہی اک ناچیز عاشق ہین
ہزارون ایسی دیوانی تری جوبن پہ بیٹھی ہین

کبہی تو دل جلوتکی بہی خبر کچھہ لے لیا کیجے
تمنائی تمہاری سایۂ دامن پہ بیٹھی ہین

لگی کی آگ کس کس گہر کو کیا خشک ہوتے ہین
وہ ملکر آج غازہ اور بہبوکا بن کی بیٹھی ہین

بگاڑینگے کسیکو یا کہ بگڑینگے کسی سے وہ
کبہی اوٹہتی غضب سے ہین کبہی بن ٹہنکے بیٹھی ہین

خدا جانی یہا مین کیا نہ کچھہ شور قیامت ہو
کہ اونکی بزم مین پہر نامہ بر دشمن کے بیٹھے ہین

پڑیگا عکس کچھہ اونکی تجلی کا ضرور ہم پر
اوٹہا کر ہاتہہ جانے سے پاس ہم چلمن کے بیٹھے ہین

نہین ہی تیر بازان حوادث کا کوئی کہٹکا
نشانی اپنی سینہ پر ترے تیرون کے بیٹھے ہین

چلین گے آج ہم بہی شور اونکی بزم شوخی مین
سنا ہی ساتہہ غیرون کی بہت بن ٹہنکی بیٹھی ہین

کبہی گہر وہ میری جو آئے گئے ہین
تو غصہ سے شورش مچائی گئے ہین

مزہ اونکی شکوون مین آیا ہی کیا کیا
قصور اپنے ہم خود جتائے گئے ہین

رہا دور گو ہم سے وہ راحت دل
پہ ہم دل کو اوس سے ہی ملائی گئے ہین

کرینگے وہ مقتل مین تیغ آپنی صاف
پی امتحان ہم بولائے گئے ہین

جگر کی خبر ہی نہ دل کے خبر سے
نشانی یہہ دو لنو اوڑ آئے گئے ہین

نہ کیون شیشۂ دل ہو اب چور میرا
بہت سنگ غم اسپہ آئی گئے ہین

ادہر ایک چپ تہی کہ کچہہ ہی نہ بولی
اودہر سیکڑون وہ سُنائی گئے ہین

ہو لین گی ہرگز کبہی اون کو مہ سے
اونہین ایسے جلوی دکہائی گئی ہین

کسیکی نہین سُنتے غصہ مین وہ کچہہ
کہین ایسی روٹہی منائی گئی ہین

ہنسو تم نہ رونیپہ میرے ذرا اب
جو ہنستے ہین وہ خود ہنسائی گئی ہین

چلو شور اب سیر مقتل کی دیکہو
یہان پر سب اپنے پرائی گئے ہین

عدو بزم مین وہان بٹہائی گئی ہین
پہ ہم دل کو دیکر اوٹہائی گئی ہین

ہوا دل ہی غربال تیر مژہ سے
یہہ مہمان اسمین جو آئی گئے ہین

خدا جانی خون ہوگا کس بیگنہ کا
کہ وہان آج بیڑے اوٹہائی گئی ہین

وہ ٹہری پہ مسی کی جو ہی رنگ پان کا
یہہ کیون آج نقشے جمائی گئی ہین

نہیں چرخ پر چڑھتے اب تو مہ و خور
لب بام جب سی وہ آئی گئے ہین

پڑہا یا خدا جانی قاتل کو کس نی
میری خط کی پرزی اُوڑای گئے ہین

بگڑتی ہو کیون تم ذرا دل مین سوچو
حسین اور بہی تو بنای گئے ہین

نہ گلشن ہی دایم نہ گل کو بقا ہی
یہہ دو دن کو سب گل کہلای گئی ہین

ہمین نی بتای تہین تیر مژگان
ہمین پر وہ پہر آزمای گئے ہین

گلون سے جو گلزار ہے شور سینہ
یہہ کسکے لیی داغ کہای گئے ہین

ہمین ہین پاس تیر آنکہ کی جو تل مین رہتے ہین
عدو ہین پر وہ در جو راتدن محفل مین رہتے ہین

نہین ہوتا تمہاری روی انور کی جو ہم رہتے
جلن اسکی ہی ہمتیی جو مہ کامل مین رہتے ہین

ادہر لٹکا ہی لٹ مین ادہر دیکہ عقدہ ہی کاکل کا
پریشان ہم کو سمجہو اتو بڑی مشکل مین رہتے ہین

نہین ہے شکوہ تمسے وصل کی شب ٹہہ جانیکا
مزی یہ لا بیان وہ ہین جو دلکی لین رہتے ہین

بوقت قتل بیدل جان کیونکر دی نہ دن اپنی
کہ سب ارمان تو میری قبضہ قاتل مین رہتے ہین

جلا کرتی ہین ہم ہر دم کر نہین کرتی ہین اُف منہہ سے
مثال شمع یون شب بہر تیری محفل مین رہتے ہین

[illegible]

ہمیں کون و مکان کی سیر سے کیا کام ہے اے دل — ہم عاشق ہیں اوسیکی عشق کی نظر میں رہتے ہیں

پسند آیا یہ قول ہیچ دونو کو خدا کا گھر — میں اونکی دل میں رہتا ہوں وہ میرے دل میں رہتے ہیں

بنا ہیں اہل دنیا آسمان پر گھر تو راحت کیا — وہ ہی آسودہ ہیں زیر زمین جو گل میں رہتے ہیں

خدا کا خوف کرنا حق بجانب پر نظر رکھنا — یہہ دونو عدل کی سا ماندل عادل میں رہتے ہیں

ترے پہ کر جان دیدہ بینا نہیں سیان ہے آقاتل — ہزاروں حشر ارمان وصل السیل میں رہتے ہیں

ہمیشہ خوف رہتا ہی شناور کو تو دریا میں — وہ ہی ایمن ہیں جو آشنا ساحل میں رہتے ہیں

ادہر ہی شکر نعمت اور ادہر امید جنت کی
اصول ہر دو عالم شور کی حال میں رہتے ہیں

باغ و بہار زندہ جو غنچہ دہان کی ہیں — ہم ہی تو خوشہ چیں اونہیں گلرخان کی ہیں

چہرے ہی تمہاری شور جو شیرین زبان کی ہیں — اب بعد ساری طوطی ہندوستان کی ہیں

دیکھیں وہ چہپ کی جائینگے اب کس نے جگہہ — ہم رازدان قدیم سے دونو جہان کی ہیں

جلوہ خدا ہی کا نظر آتا ہی ان میں یہی — بندہ اسی سبب سے دلا ہم بتان کی ہیں

جب سے گرایا آپ نی اپنی نگاہ سے — اوسدن سے بہر زمین کی نہ ہم آسمان کی ہیں

[illegible]

اچھا ہی آپ عجز کا فرمایئن انتظار ۔ تو ہم ہی منتظر اجل ناگہان کی ہین

آئی کدہر سے اور کدہر کو چلے گئے ۔ مدت سی ہم سراغ مین عمر روان کی ہین

کوچہ مین اوسکی روز شہیدونکا گنج ہی ۔ پر یہہ خبر نہین کہ وہ کون اور کہانکی ہین

مہدی لگائی اوسنے تو پسینے لگی ہین ہم ۔ بدلی پہ آج رنگ دل بدگمان کی ہین

بجلی گرے کہین ہوا شعلہ عیان کہین ۔ اوڑتے شرر یہ ہیر ہی سوز نہانکی ہین

کیا کام اوہنین جہان کی نشت و فراز سے ۔ وہ تو کبھی زمین کی کبھی آسمان کی ہین

آئی بہار ہوئی خزان رنگ دیکھئے ۔ مدت مین دن پہرے یہہ گل و گلستانکی ہین

پیکان تیر اوسکا جگر مین جو رہگیا ۔ مشکور جان و دلسی ہم ابرو کمان کی ہین

ہو صاف ہو کی ہمسے ملی ہم ہی صفا ہین ۔ قایل دلیکہ ہم نہ چنین اور چنان کی ہین

کرتا ہی کسکی یاد مین اے شور تو یہہ غل
چھیڑے ہی جو جابجا تیری شور و فغان کی ہین

کہان یہہ موقع ہی ہمارا اتنا کرین جو تم سے نگار باتین
تمہاری ہی گفتگو عدو سے ہماری سب ناگوار باتین

وہان بھی کسکی [illegible] باتین
ہمارا [illegible] باتین

کروگے جیت تک کہ ہو سکیگا ہمارے دشمن کی تم صفت ہی
ہمیں تو یہ زہر سے فزون ہین تمہین ہین یہہ خوش گوار باتین
ہوئی ہی مشکل سے وہان رسائی کہ وی ہی قاصد نے جو بلائی
وہ سنتے کب تہی مگر پہر اوسنے ہی چلتے چلتے کین چار باتین
نگاہین برچہی دکہا رہی ہین وہ آنکہین فتنے اوٹہا رہی ہین
کہین گے آگی خدا کے ہم سب یہہ روز محشر کے یار باتین
ہون محو الفت مین اسقدر سے تمہاری تصویر کاش اکدن
کشش سے دلکی جو بول اوٹہی تو اوس سی کرلون میں چار باتین
یہہ لی بری کا پسند تجکو ہو کیف زاہد تو میکدہ چل
کہ شور و غل سے نشہ مین میخوار کر رہین کیسے کیا کیا پکار باتین
ہزار قرآن ہی تم اوٹہاؤ ہزار سر کی قسم بہی کہاؤ
یقین نہ آیگا ہم کو صاحب ہین جہوٹی یہہ بی شمار باتین
مین دل کہو اپنی سبہا ہون کب تک ہین جانکو اپنی یہہ تہا موں کب تک

قرار دلکو اب نہیں ہی کریں ہیں وہ بی قرار باتین

پہنسے نہ کاکل ہین کسطرح دل کہ سحر اسکا بڑا سے کا مل

کہونمین چال اسکا کسسے ای جان بڑی ہین یہہ پیچدار باتین

کہا جو مین بی کہ ہون مین عاشق فدا ہون تم پر مین جان و دل سے

تو بولی ہنسکر کہ بس خدا کی لئے نہ اتنی بگھار باتین

عدو کی ہرگز نہ اک چلی گی ذلیل ہوئیگا کری بک بک

چھٹے گی تیری مجہسے الفت بنا ئی گروہ ہزار باتین

کلام تیرا ہی پر ز مضمون ہی شعر تیرا ہی شور موزون

ہی نظم پر اک زمانہ مفتون کہ تیری میٹھی ہین یار باتین

صبا کو بیداد گلشن کو وہ پامال کرتی ہین | چمن مین جب کہ آتی ہین تو ہی گل کترتی ہین

سزا اسکا نہ پوچھو جا تکو تقصیر کرتی ہین | بگڑتی جتنی وہ ہمسی ہین اتنی ہی سنورتی ہین

مسیحا کو فقط قدرت تہی مردے جلانی کی | بتون ہی وصف دین مارکر پہر زندہ کرتی ہین

خدا کی شان آتی ہی نظر یا طور کا جلوہ | جو بیدم ہو وہ بہرتی ہین سنورتی ہیں تمکین

کسی کے نقش پا کو حضرت دل نے جو دیکھا ہی
تو مثل رہگذر مین اپنی ہستی سے گذرتے ہین

نہ روز وصل ممکن ہی شب ہجران گذرتی ہی
قیامت ہم پہ نازل ہی نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین

نہ کیونکر رشک آئی مجکو اس پا پر انکی
کہ وہ دیکھہ اپنی صورت آئینہ مین آپ ڈرتے ہین

پڑین پیچھے نہ کیونکر عقل پر لوگونکی اے ہمدم
ہمین مارا ہی اک بت نے اجل کو نام دہرتے ہین

جفاؤنکا تمہاری شکوہ کس موُنہہ سے کرین صاحب
تمہین دل دیکے ہم اپنی کئی کو آپ بہرتے ہین

نہ چوٹی کو کبھی کھولین نہ شانہ زلف لائین
ابہی کم سن ہین انکے سامنے سے ہی وہ تو ڈرتے ہین

نظر کس شمع رو کی لگ گئی ہی شور صاحب کو
جو ہر دم شور کرتے ہین اور آہین سرد بہرتے ہین

انکھون مین جسقدر ہی میری چشم پُرآب مین
اوتنی ہین حسرتین دل خانہ خراب مین

جب دم لبون پہ آئی ہی اوس دم وہ آئے ہی
مین ہی عذاب مین ہون اجل ہی عذاب مین

فرمائے آج شرم کی دعوی کہان گئی
جو بوی گل ہو جامہ سی باہر عتاب مین

ہی آپکی جفا سے زیادہ میری وفا
کرلو حساب فرق نہین کچھہ حساب مین

دیکھو نگاہ ناز سے مرنے کے ہم نہین
آب حیات ہی اسی تیغ پُرآب مین

یہہ وہ ہی داغ دل کہ قیامت کو ہو پکار
گر عکس رخ نہ ہو آئینہ آفتاب مین

تم بزم مین ہماری تو آؤ کبھی ذرا
وہ ہم دکہائینگے جو نہ دیکھا ہو خواب مین

ہر جائی پن کی طعنہ سی برآئی آرزو
جھنجلا کی آپ آئی وہ خط کی جواب مین

رسوا رہا ہی خون کی آنسو یہہ دور جام
دور فلک ہی گردش جام شراب مین

بیدردیان غضب ہین جلا کر دہ دل میرا
کہتے ہین یہہ کہ رہ گئی خامی کباب مین

لکھی ہی لاجواب غزل آپ نی یہہ شور
ایک اور ہی ہو اس سے سوا انتخاب مین

ہونی دی مست اور ہی زاہد شراب مین
عرصہ بہت ابہی تو ہی روز حساب مین

توبہ شکستہ پہر ہوئی شوق شراب مین
دل مانتا نہین ہی شب ماہتاب مین

غیرون کی چاٹ کی لئے ہوتا ہی سوختہ
الفت کا جو مزا ہی تو کچھ ہی کباب مین

پیغام قتل پاکہ ہی تقدیر کا لکھا
خنجر جو اوس نی بہیجا ہی خط کی جواب مین

پرسش جو بت پرستی کی ہوئی گی حشر مین
ہم ہی دکہائینگی تجہی روز حساب مین

اک چہرہ مین ہی رنگ بدلتی ہین مہ جبین
قدرت خدا کی دیکھتا ہون مین شراب مین

ہون محو ایسا دیدہ میگون کی عشق مین
پیمانہ دیکھتا ہون مین ہر روز خواب مین

ق

مین نی سوال بوسہ کا اک اونسے جب کیا
مونہہ کو بنا کی بولی وہ اسکے جواب مین

چھوٹا سا مونہہ ہی اور یہ بڑی بات کا جواب
زیبا نہین ہی کہنی تمہاری جناب مین

بہتر ہی ایسے ہستی سی وہ نیستی ہمین
پچتائی آکی شور ہین دہر خراب مین

درحقیقت کہ حقیقت پہ نظر کچھہ بھی نہین
یہہ وہ ہی راز نہان اسکی خبر کچھہ بھی نہین

ہی یہہ افسوس کہ سامان سفر کچھہ بھی نہین
توشۂ راہ تو پاس اپنی مگر کچھہ بھی نہین

دم ہوا تن مین ہی کیا اسکا بہروسہ کیجی
فی الحقیقت کہ حقیقت مین بشر کچھہ بھی نہین

زندگی وہ شجر خشک جہان مین دیکھی
کہ بجز مرگ یہان اسکا ثمر کچھہ بھی نہین

کور وہ چشم کہ نور اوسکا نہ کچھہ دیکھہ سکے
جو نظر اوسکو نہ دیکھی وہ نظر کچھہ بھی نہین

آبرو وہ در اشکون کو خدا نی بخشی
کہ جدہر دیکھتے ہین قدر گہر کچھہ بھی نہین

عشق مین کہاتی کو غم خون جگر پینیکو
اور اب اسکی سوا اپنی گذر کچھہ بھی نہین

انقلاب ایسا زمانہ کا ہوا ہی اب تو
جائی افسوس ہی قدر ہنر کچھہ بھی نہین

ہم تو جان دینکو حاضر ہین آہی لیجیے
فایدہ ہم کو نہین تمکو ضرر کچہ بہی نہین

صاحبا وضع ہین وہ شور شناغوا سے جہان
دل مین وہ رکہتی کسیطرح کا شر کچہ بہی نہین

جو بار بار وہ تیر نظر کو دیکہتے ہین
خدا ہی جانی کہ کسکے جگر کو دیکہتے ہین

اودہر عدو ہی ادہر بزم مین ہین ہم بیٹہی
ہمین یہ دیکہنا ہی وہ کدہر کو دیکہتی ہین

وہ دیکہتی ہین جب آئینہ مین جمال اپنا
تو ہم بہی رشک سی آئینہ گر کو دیکہتے ہین

حوالہ کرچکی خط کو تو چشم رشک سی پہر
کبہی تو خط کو کبہی نامہ بر کو دیکہتے ہین

یہہ بہی ہے رونا تو دیوار و در کی خیر نہین
کبہی تو گہر کو کبہی چشم تر کو دیکہتے ہین

ہزاروں نقش قدم ہیجہان مٹی جاتین
خدا کی شان کہ اونکی رہگذر کو دیکہتے ہین

ہزار ڈہونڈا اونہوں نے نپایا جب اوسکو
نگاہ قہر سے اپنی کمر کو دیکہتے ہین

وہ جب عدو کو لگاتی ہین نیمچہ تو حسرت سے
ہم اپنی آہ کی چل کر اثر کو دیکہتے ہین

ہزار شکر ہی ان بدگمانیونکا جو صیاد
قفس مین آکی ہیر بال و پر کو دیکہتے ہین

شہ بہر سنا شور کبہی شعر سامنے اونکی

جو رشک کہا کی اگر اور مگر کو دیکھتے ہیں

نہ دیکھتے ہوں اگر لخت جگر موتی کی ہار دیں
وہ چشم دور ہیں سے دیکھ لی اشکوں کی تار دیں

نظر آتی نہیں ہے دخت رز اب یا وہ جوار دیں
بخوف چشم مخموران چھپی پھرتی ہے سر کار دیں

رہی یاری نہ یار دیں نہ الفت پیار دیں
ہوئی پیدا نہ کیوں ہم ہاتھ سے ملے روزگار دیں

پہونچ جاتا کبھی تو ہاتھ دامن تک کسی گل کے
مزا ہوتا کہیں ہوتے جو پیدا ہم بہی خار دیں

نشاط زندگی تو لی گئی عمر رواں اپنی
رہی دنیا میں اپنے دن تو وہ بہی غم شمار دیں

خدا وہ دن کرے یہ ہیں نشان تیر مژگان ہے
یہ ہی چرچے ہی اک مدت سے صحرا کی شکار دیں

حقیقت برق کی کیا ہی کہ وہ تا مجھ سے رکتی ہی
مجھی اپنی سے سبب پاتی ہی ٹہر کر بیقرار دیں

بنا کر لائی گلچیں اور مجھی کیونکر نہ رشک آئی
کہ دست غیر جا پہونچا ہی پوچھ تو گلی ہار دیں

بلا سے گر امید آئی بر آتی وہاں نہیں ہمدم
یہ کیا کم ہی کہ ہم بہی اونکی ہیں امیدوار دیں

یہ ہی گل اور گلستان ہی تو وحشت کہتی ہی
کھینچ دن تنگ بے شتاب لاؤ گی تم بھی بہار دیں

لگی رہتی ہی مہر خامشی ذرات جو موں بہ پر
ہوا ہی کیا تیری فریاد یونکو اب مزار دیں

پریشانوں کو تیری بعد مردن بھی نہیں راحت
لگی ہوں لیلگی اگر عزیزوں کی غبار دیں

[illegible]

قطعہ

سیری دنیا میں جو آیا ایک دن گلچین سے یہ پوچھا
سبب کیا کچھ وفا کی بو نہیں ہے گلعذاروں میں

تو وہ ہنسکر لگا کہنے سنا تو نی نہیں ناداں
کہ خالی خار سے ہوگا نہ اک گل بھی ہزاروں میں

کبھی تو شور کی بھی قدر کرنی تمکو لازم ہے
نپاؤگی کہیں شیریں زباں ایسا ہزاروں میں

وہ سرِ قتل کا سامان کئی بیٹھی ہین
ہم بھی مدت سے یہہ ارمان کئے بیٹھے ہین

شکوہ قتل مین کس منہ سے کرون مین اونسی
وہ تو کہتی ہین ہم احسان کئے بیٹھے ہین

جان پر کیون نہ بنے حضرت دل کی اپنے
یہہ تو وہ دل سے اک انجان کئی بیٹھی ہین

کہین مقتل مین وہ آوین تو قدم لین اونکی
سر کو یہان پہلی ہی قربان کئے بیٹھے ہین

داغ دل ہم بھی دکہانیکو تجہی اے گلچین
اپنا گہر ہم بھی گلستان کئی بیٹھی ہین

بال بیکا کبھی ہووےگا نہ ہرگز اون کا
مصحف رخ پہ جو ایمان کئی بیٹھی ہین

ہاتہہ ہمکو نہ لگا دست جنون سر کی قسم
خود بخود چاک گریبان کئی بیٹھی ہین

لخت دل کہاتی ہین اور خون جگر پیتے ہین
مدتون سے یونہین گذران کئے بیٹھی ہین

خانہ آبادی کہان جب سے دیا دل اونکو
اک یہی گہر تہا سو ویران کئے بیٹھی ہین

داغ دل حسرت و غم ساتھ چلے لیکے اپنی
توشۂ راہ کا سامان کئی بیٹھے ہین

کس طرح تیر کی پیکان کو نکالین دل سے
اوسکو تو جان کا مہمان کئی بیٹھے ہین

کام صحرا سے نہ کچھ ہے اور نہ وحشت سی غرض
اپنا گھر آپ بیابان کئے بیٹھے ہین

مصحف رخ پہ ہوی جب سے فدا حضرت شور
وہ تو اپنی کو مسلمان کئے بیٹھے ہین

ستے الماس ہین ہمنے نہ کبھی لعل و گوہر ہین
جواب تاب ہی دُر رہا ہی اشک دیدۂ تر مین

جسے کہتے ہین لطف دو جہان ہمنے یہ چشم خو
عیان دیکھا ہی شکل رنگ می کا ایک ساغر مین

اوڑا لی چار دن بلبل تو فصل گل مین گلچھرّی
پھر آخر ہی وہ ہی کنج قفس صیاد کی گھر مین

پس تحریر حال سوز دل ہمکو خیال آیا
کہین آتش نہ لگجای خدا بال کبوتر مین

می گلگون کی پیتے ہی ہوا طور تماشا دل
عجب انداز سے اوتری پیر اللہ کی گھر مین

نظر آتا ہی اک ساغر مین کیف سیر دو عالم
رہا اب فرق کیا ناصح شراب اور آب کوثر مین

پیا اک قطرہ جسنی عمر بھر جاتا کیا لب کو
خدا جانی مزا کیا ہی تمہارے آب خنجر مین

خدا جانی سزا یہ کسلیے گردون نے پای ہی
مثال آسیا رہتا ہی جو دن رات چکر مین

نگاہ مہر کی تیری زمانہ کو تمنا ہے
مگر ملتی ہی اوسکو ہی کہ ہو جسکے تقدیر مین

شہ کی تاثیر جب اس نالہ گردون شکن نے ہی
رہا پہر فرق کیا اوس بت کے دل مین اور پتہر مین

سبب ہم بت پہ مرتے کا بتائین کیا تجہی زاہد
جو پوچہیگا کوئی تب دیکہ لینگے یار محشر مین

لکہا تقدیر کا ای شور پیش آیا مبارک ہو
تمہارا نام ہی لکہا گیا لو اونکی دفتر مین

سوسن مین ہی نہ لالہ مین نے مہر و ماہ مین
جو رنگ میری دل کی ہی داغ سیاہ مین

ہی کوہ مین ہی جلوہ تیرا در کاہ مین
ہر دم زبان ہی گویا تیری واہ واہ مین

اوٹہنا محال ہوگا دم مرگ تک اوسے
بیٹہا ہی صدق سے جو کوئی اوسکی راہ مین

نکالی بلا ہی یا کہ وہ جادو بہری ہی آنکہ
یا سحر سامری ہی تمہاری نگاہ مین

امید عفو تجہسے نہ ہوتی خدا اگر
ہم اتنے محو کاہیکو ہوتی گناہ مین

چلنے کی طرح چہا ہیگا دم مین تجہی فلک
اب بہی رسائی ہی یہ میری تیر آہ مین

وہ دیکہ مجکو نزع مین یہہ کہکی چل دی
یہہ بہی چکا چلا اسی حال تباہ مین

آسان تہا دل لگا دینا پر اب جان پہ بن گئی
اس خوف سے خلل نہ پڑی کچہ نباہ مین

ای شور آپ مایل چاہ ذقن نہین
پہر روز جہانکتی ہو کوئین کسکی چاہ مین

نہین معنی نظر آتی ہین اوسکو شعر دیکہا ہی مین
نمایان ضیا ہین عقد ثریا مہ کی ہالی مین

اثر یہ آہ مین میری ہی اور تاثیر نالی مین
نہین آتا ہی دم دود جو ہر شعلہ والی مین

خبر دو لو جہانکی ایک پیمانہ مین دیتی ہی
یہ کیفیت عجب دیکہی ہی برانڈیکی پیالی مین

ہماری سینہ پر داغ ہین وہ داغ حسرت ہین
نہ دیکہی ہوگا کابل مین نہ ایسی لالی مین

تمہاری خنجر مژگانکی نوک ایسی انوکہی ہی
نہ دیکہی ایسی نشتر مین نہ ایسی بہالی مین

نہ کیون محنت دل و خون جگر پر جان دیدین ہم
کہ دونو ہین شریک اپنی پیالی اور نوالی مین

نہین ملتی داد وحشت مین اپنا رہنما کوئی
اگر دیکہی ہی ہمت تو ایسی پانو کی چہالی مین

تعجب ہی رخ انور پہ خال و خط کی دیکہی سے
قدم کیون آن سیہ بختونکا آیا اوس اوجالی مین

نگہ سے قتل کرتی ہین تو بالنسبی ہر جلاتی ہین
خدا ڈالی کسیکو ان ستونکی ہی پالی مین

نہ رکہنا ہاتہ قاتل پر نہ چہونا اوس بلا کو دل
پہرا ہی سم قاتل دیکہنا اوس ناگ کالی مین

سنبہل کر کی قدم رکہنا رہ عشق مین پہر تو
اگر مین بچ گیا ای ہمدمو اوسکی سنبہالی مین

اوٹہینگے ناز ہی جا کب ہیر نازک مزاج سے
اثر شمشیر کا ہوگا ہمین رو دی کی گالی مین

کلام شورش اہل زبان ہی آپ کہتے ہین
تخلص شور ہی لیکن نمک ہی کہنی ڈالی مین

عشق مین یہ تنگ ہی نکلی ہے جو تہہ ہائی کیون
صبر کی تاب گر نہو دلکو کوی پہنسائی کیون

اوٹہہ سکی گر نہ بار غم دم مین کسیکے آئی کیون
رو ہی سر پکڑ کی کیون بیٹہیے ہائی ہائی کیون

اپنی وہ روح بخش لب ہم سی ملائی کیون
سر پہ لی اپنی پہر بلا آگ مجہی جلائی کیون

چہپتے نہین ہین مہر و ماہ پردہ مین لاکہ گر رہو
اون سی چہپے جب نہ بن پہر وہ منہ چہپائی کیون

شادی و غم ہی دم کی ساتہ ساتہ ہین گئے تمامات
مرنی سی پہلی پہر بہلا اسنے فراغ پائی کیون

تمتو ہمین کچہ کہتے تہی طعنی ہمین کچہ دیتی تہی
آپ تو سب سمجہتی تہی غیر کی بسمین آگئے کیون

ہو نہ جہانکوی رفیق ہو نہ جہان کوی شفیق
ایسی خراب دہر مین عمر بسر گنوائی کیون

عشق مین ہین خرابیان آفتین سو بلا جان
جیسی نہ اوٹہہ سکین یہہ ذرا دل وہ کہین لگائی کیون

سمجہی جو سوز دلکو سارہ حسن کی ابہی ہو ناز
ایسی کو جاکر جہان جلی تو دل جلا کیون

ناز و ادا سے گر بچا پیچ مین زلف کی جا پہنسا
اس مین تمہارا کیا گلا دل ہی پہرا گئے کیون

ہمکو ہی پاس آبرو اُنکو خیال غیر کا
اُنکو تو ہم نہ مل سکین اُنکو وہ بلائی کیون

جو یہ کہی کہ ہی نمک شور کا ہی کلام تو
ایسے حسد شعار کو اپنی غزل سنائے کیون

مین پھرون لوٹا نہ کیونکر پانون مین
کانٹی چبھتی ہین سر وہ رکھہ کر پانون مین

مین پڑا اونکی جو گر کر پانون مین
بولی یہ سر ہی کہ پتھر پانون مین

ہین ازل سے ہی دونو حصہ مین میرے
سر مین سودا ہی تو چکر پانون مین

بزم رندان مین گرے بدمستی ہوئی
سر پڑا خم مین تو ساغر پانون مین

ہاتھہ بھی پہونچی نہ جس سے پانو تک
ٹھوکرین کہاتی ہین وہ سر پانون مین

حسن مین کیونکر نہون مین سے شہید
گر پڑا جب اونکا خنجر پانون مین

ہی غضب کی چال آنکھین تیر سے
آنکھہ مین فتنہ ہی محشر پانون مین

میری مٹی کی صیاد دشمن ہوئی
رو رو رُوندی ہی اوڑا کر پانون مین

دیکھہ کر افشا انکو غش کہا گرگری
آپڑے اب تیرے اختر پانون مین

آج تیلا نور کا دہین گر گئے
ہین کہ ہیر دینکا زیور پانون مین

کسقدر غصہ ہی ہمکو گرا یاد سے
رکھہ دیا جیب مین ہتہ خود سر پانو مین

ہو مبارک شور یہہ دیوانہ پن
ہی سلاسل کا چو زیور پانو مین

ردیف واو

یارب وہ محبت کا چمن پیش نظر ہو
جس گلشن وحدت مین دوئی کا نہ گذر ہو

تیرا ہی تصور ہو مجہی خواب عدم مین
گردش ہی نہ لون اور نہ محشر کی خبر ہو

خوش جاؤن تیری یاد مین کیجی جن سے
جون نکہت گل جانکا اس تن سے سفر ہو

گر یہہ لذت سوزش ہو کہی دل ہو شگفتہ
جون شمع میرے شام ہو جون غنچہ سحر ہو

یہہ چشم ہی جو چشم کو وہ لذت دیدار
بس چشمہ عرفان ہی سدا دیدہ تر ہو

آواز نکلتی در بخشش سے سدا ہی
وہ آئی ادہر کو جو گنہ گار بشر ہو

حوران بہشتی ہی بہشت جیسی نگہین
وہ باغ محبت کا گل داغ جگر ہو

غفلت اثر مرگ محبت طرب زیست
وہ جائی جیسی پاس نفس آٹہ پہر ہو

ہی یاد خدا فرصت ہمکو شور شب و روز

دل ہی وہی دل ہے کہ جو اللہ کا گھر ہو

میری غمسے میر برائی دستان کی آرزو
ہو مبارک یہ ہی تھی جان جہانکی آرزو

جسم عالم خاک ہے جان جہان ہوگئے ہوا
یہ ازل سے ہی ہے زمین و آسمانکی آرزو

گلعذاروں کا قدم اکدن یہان لائے خدا
ہے ازل سے آجتک باغ جہانکی آرزو

فرش سے تا عرش ڈھونڈا پر نہ پایا کچھ سراغ
عمر بھر لیکن رہی عمر روان کی آرزو

میری دلسی تیر کا پیکان تیر کیا نکلی آہ
رہ گئی ہاتھانسے ہی بیشک سینر بانکی آرزو

اوسکا خال رخ سویدای دل وحشی بنا
مانگنی کیا خوب فکر نکتہ دان کی آرزو

زاہد خلوت نشین ہی کاش ہو اپنا مرید
کیف مستی میں ہے یہ پیر مغانکی آرزو

چین گردش سے ملا کسکو زمین پر ہمنفس
دیکھیے پوری ہو کب تک آسمانکی آرزو

سینۂ پر داغ سی ارمان ہون پی باغ باغ
ہے یہی شوق نوا سنج فغان کی آرزو

رنگ و بو کا اوسکی گلہای چمن دعوی غلط
ہے یہ لاحاصل بہار بوستان کی آرزو

غمسے بہتر اور مونس کوئی دنیا مین نہین
شادمانی گر نہو نا شادمان کی آرزو

کیا ملال اور کیسی حسرت ہین بیماری غم غلط
شادمانی گر نہو نا شادمان کی آرزو

شور ہی کیا پر نمک خوش ذائقہ تیرا کلام
اک جہان کو ہی تیری شیرین بیانکی آرزو

غم نہو درد نہو اور شب ہجران ہی نہو
بس وہ جنت ہی کہ جز وصل کچہہ ارمان نہو

بیکسی پر نہ کیو عشاق کی روئی حسرت
جن کی وحشت کا کوئی سلسلہ جنبان نہو

وہ دکہا ہمکو جنون دست درازی اپنی
جیب و داماں ہی نہو اور گریبان ہی نہو

ای بتو بہر خدا اتنا کرو ظلم و ستم
فایدہ گر نہو تو جانکا نقصان ہی نہو

صدمہ ہجر یہہ ہی گر رہی دن رات تو پہر
ہی یقین دل ہی نہو اور میری جان ہی نہو

بال بال اپنا پہنسا دام میں زلفونکی تیری
مبتلا ایسا نہو کوئی پریشان ہی نہو

تمسا بی رحم جفا کیش نہو غیرت حور
ہمسا ناچیز ستم دیدہ لیس انسان ہی نہو

دل وحشی کی تسلی ہو تو کیا ہو وی کہ جب
روزن در ہی نہو رحم پہ دربان ہی نہو

شور دم تک ہی تیری قدر سخن کی کچہہ کچہہ
ہی یقین ہند میں پہر تجہسا سخندان ہی نہو

کیا شر مندہ چشم تر نی تری شور دریا کو
کہ پل میں کر دیا ہی پانی پانی کوہ و صحرا کو

رگ جاں نگا ہی اوسکی پیچ و خم میں سلسلہ دایم
عزیز تر اسواسطی رکھتی ہین ہم زلف چلیپا کو

اوٹھا جو اشک کا طوفان تو ٹھہرا کی مژگان نی
تماشا ہی کہ ہمنی بال سی باندہا ہی دریا کو

یہہ دونو بری وقتو نمین بعدم بن گئی اپنی
خدا دلکو میسر رکہی اور ہمین نفسو عقبا کو

نیا پایا خلد مین ہی جسکہ نقشہ یار کی گہر کا
تو سمجہتا ہی ہین کیا کیا چہوڑ اوس کوی مصفا کو

بہلا کیفیت دو نو جہان کیونکر ہمین ملتی
لگاتی منہ جو ہی ساقی نہ ساغر اور صہبا کو

شب وصلت کو مانگونگا خدا سی خلد مین اک دن
میری ہمت کو دیکہو اور میری دلکی تمنا کو

رہا ہو کر بہی ہم ذوق اسیری کو نہین بہولے
خدا قایم رکہی صیاد کی ناز ستم زا کو

لب جان بخش سی اوسکی ہی ہمکو زندگی بخشی
نہ چہوڑینگی کبہی مر مر کی ہی اپنی مسیحا کو

تخلص شعور ہی اور اوسپہ یہہ شیرین زبانی ہی
تمنا ہو نہ کیونکر اپنی اب ادنی و اعلا کو

کیونکر نہ شعور میرا او نہین ناگوار ہو
وہ جانتی ہین دل مین عدو کی نہ یار ہو

گر میری ساتہہ دفن دل بیقرار ہو
دم بہر نہ چین خاک ہی زیر مزار ہو

آنی سی پہلی اوسکی یہی ہی دعا میری
پختہ کچہہ اون سی وصل کا قول و قرار ہو

ہم وہ ہین ایکبات مین دل دیا اونہین | جان ہی لڑا دین گی جو وہان اعتبار ہو

کچھہ خوف ظلم اونکو نہین تیری مہر سی | انصاف تیرا ایسا نہ پروردگار ہو

نسبت تیری غضب سی قیامت کو کچھہ نہین | یہہ زور لاکھہ بار ہی وہ ایکبار ہو

ای خفتگان خاک قیامت قریب ہی | سوتی ہی اب تو جاگو ذرا ہوشیار ہو

ناصح کی بات ہمکو دو طرفی نظر پڑی | ایسا نہو وہ اونکا ہی کچھہ رازدار ہو

اوس بت کو چھوڑ دون تو خدا کی بھی ہی مار | ایسا حسین دونو جہان نہ یار ہو

تم جتنا جبر چاہو وہ سب کر لو مجھہ پہ آج | مین کچھہ جواب دون جو میرا اختیار ہو

یہہ کسکی می پرستی کا غل مچ رہا ہی ہیر
ایسا نہو کہ وہ ہی شور بادہ خوار ہو

بیدرد جسکا نام وہ انسان تمہین تو ہو | دل مین نہین ہی مہر وہ نامہربان تمہین تو ہو

تم ہی نکالو آج تم ہی کل نکالو گے | مین سچ یہہ کہتا ہون میرے ارمان تمہین تو ہو

دلکو چرا کی لی گئی سوتی مین رات کو | مین جانتا ہون خوب میری جان تمہین تو ہو

دلبر ہو دلربائی مین ہو طاق دلا جواب | سب جان تمہہ دیتی ہین جانان تمہین تو ہو

جنبش سی لب کی مردی جلا دینا بات ہی
کیا شک ہی اسمین عیسئی دوران تمہین تو ہو

ہر بات مین بگڑ کے بھی جو بن پڑا بھلا
بدخو بد زبان وہ انسان تمہین تو ہو

لاکہون طرح سے کوئی بچائی نہ بچ سکی
عاشق کی یار جان کی خواہان تمہین تو ہو

تم کعبہ مراد ہو اور قبلہ امید
رہتی ہو سب کی دل مین وہ ایمان تمہین تو ہو

قسمین خدا کی کہاتی ہو چہپ چہپ کی پیتی ہو
زاہد جہان مین پکی مسلمان تمہین تو ہو

گل سا ہی چہرہ سرو سا قد نرگسی سی چشم
روی زمین پہ رشک گلستان تمہین تو ہو

گیسو مین پہنسکی حضرت دل پایا تمنی کیا
سودای تم ہوی ہو پریشان تمہین تو ہو

شہرت ہی شور آپکی باغ جہان مین
طوطی ہند و بلبل بستان تمہین تو ہو

مجکو نظرون سی نہ تم اپنی جدا ہونی دو
اپنا دیدار ذرا بہر خدا ہونی دو

ہاتہہ ہوویگا میرا آپ کا دامن ہوگا
ذرا ٹہرو کہ تو سہی روز جزا ہونی دو

گر قیامت کا اوٹہانا ہی تو کچہہ دیکہو سیر
اپنی اک ناز سی فتنہ کو بپا ہونی دو

خون ہوجائینگے صدہا کی یہان دست بستہ
اپنی ہاتہون پہ ذرا رنگ حنا ہونی دو

حسن اور عشق جھگڑتی لگی ہین آپس مین
سیر گر دیکھو تو دونو کی ذرا ہونی دو

خون بہا آپ سی کب حشر مین لیویگا کوئی
خون عشاق کا اچھا ہی روا ہونی دو

مجکو چپ رہنی نہ دو بات تو کہنی دو ذرا
اپنی شکوہ کو بھی میری سو نہ سی ادا ہونی دو

بی دوا کی مجھی آرام انہین سے ہو گا
لخت دل خون جگر میری غذا ہونی دو

اسکی گھٹنی کی دعا مانگو خدا سی نہ کبھی
درد دلکو میری ہر روز سوا ہونی دو

نام محشر مین بھلا دیکھین تو کس کا ہو بلند
تم جفا کرتی رہو مجھسی وفا ہونی دو

کون مانی ہی بُرا بات کا معشوقونکی
اپنی دشنام کو لو وقف دعا ہونی دو

شور اب ذکر خدا مین رہو شاغل ہر دم
اپنی سینہ کو بھی تم یار صفا ہونی دو

کون سا دن ہی جو تم سی ستم ایجاد نہو
کون سی شب ہی جو اک شور بیداد نہو

زلف کی دام سی ہرگز کوئی آزاد نہو
دل کا جو چور ہو اسکی کہین فریاد نہو

صبر اور شکر مجھی ایسا عطا کر تو خدا
دل مضطر میرا ہر حال مین ناشاد نہو

گذر آہستہ صبا گور پہ کر تا میری
خاک تو ہو گیا پر سے کہین برباد نہو

[illegible]
من تو مرجاؤں اگر لذت بیداد نہو

ہمنے وہ جور وستم تیری سہی ہین بیدرد
کوئی وقت ایسا نہین جسکی گھڑی یاد نہو

گالیان دو مجھی انعام دو تم غیرون کو
اون کی حصہ سی مگر میری کچھ امداد نہو

قتل سی پہلی یہہ ارشاد ہوا ہی مجکو
ہو خبردار کسیطرح کی فریاد نہو

دل مین ہی حال چمن کچہہ مین صبا سے پوچھون
پر یہہ ڈر ہی کہ سُنتا کہین صیاد نہو

غیر مین اپنا سمجھتا تری دشنام کو ہون
لیکن اب اسکی سوا اور کچھ ارشاد نہو

گر تیری ظلم وستم سے رہا برباد جہان
ہی یقین پہر تو کوئی گھر کہین آباد نہو

تیری اشعار سی ہی شیرین بیانی پیدا
ہی عجب شور جو توتا نی فریاد نہو

بزم مین آپ کی بیٹھا ہون اوٹھا دو مجکو
پر خطا میری جو ہو وہ تو بتا دو مجکو

مین تو بات آپکی مطلب کے کہا کرتا ہون
گر غلط ہوئی تو جون حرف مٹا دو مجکو

فتنہ چشم ترا ناز سی یہہ کہتا ہی
حشر سی پہلی جو سو جاؤن جگا دو مجکو

گر وفا میری پسند آپکی آتی ہی نہین
اپنی ہی طرز جفا کوئی سکہا دو مجکو

مین تو سب ہوش کے باتین ہی کیا کرتا ہون
دیکہو گر سر تو دیوانہ بتا دو مجکو

آئینہ دیکھکر خفا ہو کی لگی کہنے وہ
کل کی ہی بات تمہین یا نہین آتی تہی
بوسہ گر دیکی خفا ہوگئی واپس لیے لو
آہ مین میری اثر اب تو رہا کچہہ بہی نہین
گر قضا آتی نہین آپ سی بالین پہ مری
ساتہ جاتی نہ پریشانی دم مرگ میری

دوسرا آیا کہان سی یہ بتا دو مجکو
مین نی سب باتین سکہائی ہین دعا دو مجکو
اور تدبیر کچہہ آگی کو سجہا دو مجکو
کہین بکتا ہو تو بازار سی لا دو مجکو
اپنی ہاتہون ہی سی کچہہ زہر کہلا دو مجکو
لخلخہ زلف کا پہلی سی سنگہا دو مجکو

شور کیطرح کوئی سحر مین کرتا نہین شور
اور جو کرتا ہی ہو تو اسکو سنا دو مجکو

بوسہ گر دیتا نہین مجکو صنم ایک نہ دو
آپ کی عشق مین جو ہمکو ملی لمبین کہیے
نقش پا پر تو تیری ملتی ہزارون ہی ہو خاک
تیری کوچہ کو جو دیکہا تو گئی خلد کو بہول
سیر عالم جو کری دیکہین ہزارون صورت

پر عدو کو ہی تمہین میری قسم ایک نہ دو
لاکہون موجود ہین یہان داغ الم ایک نہ دو
اور رفتار پہ صدقہ مانگی دم ایک نہ دو
دہان تو صدہا ہین مگر شکر کرم ایک نہ دو
بہرتی ہین ساری تمہاری ہی دم ایک نہ دو

ہی غضب بوسہ جو مانگا تو کہا ایک نہ دو
پہر تقاضا سے ہزارون مین کہا ایک نہ دو

غم میرا مونس جان رنج میرا یار دلی
شوق سی کہا ونکا اب سنگیر و غم ایک نہ دو

مجکو تو روز ازل سی یہہ ملی ہین ظالم
تیری ہاتہونسے ہزاردن ستم ایک نہ دو

ایک بوسہ سی نہین آرزو برائی میری
دو تو دو چار نہ دو ان سی تو کم ایک نہ دو

شور تم دیکہہ کی اب پانوز مین پر رکہنا
سنگیر دان دفن ہین سر زیر قدم ایک نہ دو

آئین وہ میری گہر مین لگا ساتہہ غیر ہو
بیٹھے بیٹھای کیون نہ قیامت کی سیر ہو

یہہ چاہتی ہین ہم کہ تمہین ملین آپ ہو
ہم ہوئین اور تم ہو نہ وہان کوئی غیر ہو

حسن جا پہ دیکہا اوسکا ہی جلوہ نظر پڑا
گرچہ ہو خواہ کعبہ ہو اور خواہ دیر ہو

دعوی خدائی کا جو کرین بت تو ہی گناہ
برکت نہ اونکی گہر مین نہ کعبہ اونکی خیر ہو

مرجائین ہم تو ساری ہی قصے تمام ہون
پہر تم ہو اور رقیب ہو پی کہنکی سیر ہو

خاک مزار کی میری تاثیر دیکہہ لو
اک چٹکی اوسکو دینا جیسی [illegible] ہو

سائون ہو اور جہڑ نہ ہو جہولا نہ گلعذار
میلا ہو پہول والونکا پنکہہ کی سیر ہو

کل تک تو تہی ہماری عنایت تہی آپکی
کیا غیر نی سکہا یا کہ تم آج غیر ہو

طرز ستم ہی آپ کی ہر روز ہین نئی
باتین ہی وہ ہین جن کا نہ سر ہو نہ پیر ہو

اپنا تو یہہ مقولہ ہمیشہ شور ہی
ہو دوستون سی رنج نہ دشمن سی بیر ہو

کیا مونہہ ہی وہ کہ جسمین تری گفتگو نہو
کس کام کا وہ دل ہی بسا جسمین تو نہو

حیران ہون اوس سے باتین کسی مونہہ سی کرسکون
آئینہ کی ہی شرم سی جو روبرو وہ ہو

اک چاک گر ہو سینہ مین سینا بجا ہی وہ
لاکھون جہان ہون چاک وہان پہر رفو نہو

زاہد شراب اپنی کو ہرگز منع نہ کر
مین اوسکو چہوڑ دون تو یہہ مجھسے کبہو نہو

معشوق بی وفا ہو تو کیا اوس سے پہر امید
کس کام کا وہ پہول کہ جو اوسمین بو نہو

وہ لاجواب تجکو خدا نی بنایا ہا ہی
ممکن نہین ہی کسیکو تیری آرزو نہو

ای شور سوز عشق مین شعلہ نکر عیان
چلنی بجھنا اسطرح کہ دہوئین کی بہی بو نہو

بہتر ہی اوس سے جسمین یہہ گفتگو نہو
ورنہ خدا کی آگی کہین وید و نہو

کس کام کی وہ خلد کہ جو اوسمین لعل نہو
کس کام کی وہ بزم کہ جام و سبو نہو

مجکو وہ قتل کرکی لگی خونکو سونگہنی
چاہینگے ہم خدا سی یہہ حشر مین ضرور
دنیا مین وہ بشر نہین ڈہونڈ ہیسی ملتا ہی
کرتا ہین جان توڑ کی تیری نگاہ مین
ویران پڑا ہی خانہ دل مدتو نسی ہای

اسکا شبہ ہی کہ اسمین تمنا کی بو نہو
جنت ہمین نہ دینا جو وہ ماہ رو نہو
دشمن ہو یا کہ دوست کسیکا عدو نہو
پہر کیا کرون خدا جو میری روبرو نہو
آباد کیونکر ہو ہی کہ جب اوسمین تو نہو

ای شور تیری شعر مین کیا آب و تاب ہی
ممکن نہین کہ شاعرون مین آبرو نہو

نکلے نہ تمسی ایک بہی سایل کی آرزو
انداز قہر ناز و ادا ہی بلای جان
پورا لگا نہ ہاتہہ نزاکت سی تیغ کا
بیداد کی سوا ہوا حاصل کسیکو کیا
یہان بہت جلی غضب سی نزاکت وہان ستم
اوسکا سا چہرہ میرا ہی ہوجائی ایخدا

لاکہون شہید ہوگئین پر دل کی آرزو
کیونکر بر آئی عاشق بیدل کی آرزو
کیا دل ہی دلمین رہ گئی بسمل کی آرزو
ڈالی خدا اونسی نہ سایل کی آرزو
مقتول کی نہ نکلی نہ قاتل کی آرزو
ہی یہہ ہی رات دن مہ کامل کی آرزو

گل میں وفا کی بو نہیں غنچہ ہی تنگ دل — پھر کس طرح برآئی عنادل کی آرزو

دشوار زندگی ہی سو آسان اجل نیکی — مشکل سی آج نکلی ہی مشکل کی آرزو

دنیا ہی گرد روزہ تو عقبی ہی پر خطر — نکلی گی دو نو جہانہ میری دل کی آرزو

تھیں کو اپنی چہرہ کی کیا دید کا ہی شوق — ہی ماہ کو ہی بدر مقابل کی آرزو

حکم خدا سی مرکی ٹھکانی لگی ہی خاک — نکلی ہی آج شور تیری گل کی آرزو

میری تم گریہ وزاری تو دیکھو — پھر اپنی یہہ دل آزاری تو دیکھو

ہوی یاری میں یہ خواری تو دیکھو — ذرا یارون کی عیاری تو دیکھو

نہ نکلا کار بیکارون کا اس سی — فلک کی یہہ جفا کاری تو دیکھو

نہ وقت مرگ ہی ہو لا میں اوسکو — یہہ آج غشی میں ہشیاری تو دیکھو

میں بس مونہہ سی کہونگا بخشنی کو — میری فرد گنہگاری تو دیکھو

چلی ہین بار عصیان سر پہ لیکر — ہماری باربرداری تو دیکھو

نہ جان تن میں نہ اب کچھہ نہیں دم ہی — تم اپنی مردم آزاری تو دیکھو

رکہا ہی بال و پر لاکر قفس مین
اسیرون کی گرفتاری تو دیکہو

ہماری قبر کو کرتی ہی پامال
پس از مردن یہہ ناچاری تو دیکہو

قسم ہوتی نہ ملنی کی وہ کہاین
عدو کی یہہ طرفداری تو دیکہو

حصول کار کی امید معلوم
ہجوم فکر بیکاری تو دیکہو

مسیحا بہی چلی اب ہو کی مایوس
ہیری مہلک یہہ بیماری تو دیکہو

وفا و عدہ کی آسان تہی تیغ کی پر
کوئی اونکی یہہ دشواری تو دیکہو

بہت کم سوتی ہین ونرات مین شور
نصیبی کی یہہ بیداری تو دیکہو

نہ تمہا اشک تو دیکہو گی نہ پہر تم مجکو
عین دریا مین بہٹائی گا تلاطم مجکو

کیون بہلا کہوتی ہو پاؤ گی نہ پہر تم مجکو
دیکہو پچہتاؤ گی ایسا نہ کرو گم مجکو

ایکدو جام سی کیا ہوگا بہلا اسے ساقی
امتحان ہی تو بیٹہا آج سر خم مجکو

حشر مین ڈہونڈتی پہرتی ہین فرشتے مجہے
کردیا کس نے شب غم مین کہین گم مجکو

گردش چرخ تو مدت سے سر پیر تہی
چشم بد سے لگی اب دیکہنے انجم مجکو

الکی پیچ مین اونگانہ مین حضرتِ عشق
حفظ ہی باب گلستان کا ہی پنجم مجکو

روتی روتی عجب احوال مرا سوتا ہی
یاد جب آتی ہی وہ طرز تبسم مجکو

یو رپہ پر بہت آرام سی نیند آتی ہی
کاٹی کہاتا ہی مگر اطلس و قاقم مجکو

حضرت عیسی جو آوین تو قدم سر پر سی
پیر سناوین نہ میری نعش پہ قم قم مجکو

ساحل عشق پہ ای شور نہ رکہتا تو قدم
نظر آتا ہی بڑا ہی یہہ قلزم مجکو

لگا ہی کارگر کیا تیر دیکہو
ہی بسمل آپکا نخچیر دیکہو

عدو کا آج کل طالع ہی روشن
ہماری ظلمتِ تقدیر دیکہو

گواہی قتل کی دیگا یہ محشر
ہمارا خون ہی دامنگیر دیکہو

ملی ہی خاک پا مرکی ہمکو
نہین ایسی کہین اکسیر دیکہو

عدو نی اونکو جو جو کچھ پڑہایا
مجھی بہیجی ہی وہ تحریر دیکہو

عیان اوس سی ہی ہی شوخی تمہاری
تم اپنی غور سے تصویر دیکہو

میری باتین تو سب مین حاضری کی
تم اپنی شوخی تقریر دیکہو

یہہ چاہی گی مقر خون کسیکا
تم اپنی ابرش شمشیر دیکہو

وہ آئی خود بخود جو میری گہر پر
یہ میری ہی آہ کی تاثیر دیکہو

نکلتے ہی صدا اور داس مین
ہی مضطر پانو کی زنجیر دیکہو

نظر آیا مجہی جو خواب مین خون
ہی میری قتل کی تعبیر دیکہو

ہوا اسواسطی مشہور یہہ شور
ہی خوبش تحریر اور تقریر دیکہو

مطلع

ہماری جان اجب سی یہان بیٹہی ہی جانیکو
تہین پر دہٹی مینگی کوئی لالہہ آئی منانیکو

کسی پر یہہ نہین ار رہان اتک کہلا ایدل
کہ آئی ہم کدہر سی ہین کدہر تیار جانیکو

خدا کو کیا غرض تہی ہمکو یہان بٹہا مین لانیکو
کیا پیدا یہہ اوسنی بس ہماری آزمانیکو

جب ائی عالم ہستی مین تو لائی نہ کچہہ توشہ
مگر جس وقت ہوش آیا ملا غم خوب کہانیکو

اگرچہ جانتی سب ہین کہ الکہ ن پہانسی جانا ہی
مگر پہر جی نہین راضی کسیکا پہانسی جانیکو

خدا جانی کہ وہان ملک عدم مین کیا تماشہ ہی
کہ جا کر پہانسی پہر اغب ہوا کوئی نہ جانیکو

کہا سچ ہی انیس لکہنوی نی شور پیری پر

انیس [illegible]

جوانی روٹھی جاتی ہی کیسے پہچون منانیکو

دیا ہی چرخ نے کیا کیا نہ کچھہ سارے زمانیکو
مگر گردش تھی اوسکی اپنی حصہ مین اوٹھانیکو

رہا ہو کر بہی جب شوق اسیری کا خیال آیا
کہا صیاد سے لیچل ہمین پہر قید خانیکو

اوہین دریا سے رہتی ہی یہی تاکید اب ہر دم
نہ یہان ہی حکم آنیکو کسیکے اور نہ جانیکو

جب اونکی دلمین آتا ہی ہزارون مجھے سناتی ہین
مگر ہمکو نہین ہی حکم اک اُف تک ہلانیکو

کہا مین نے کبھی تو دل جلون پہ رحم فرماؤ
تو بولی ہم تو پیدا ہی ہوئے ہین جی جلانیکو

ہم آئے درد دل کہنے نہ تم نے کچھہ سُنا دم بہر
مگر کر اور ہی اپنی لگی باتین بنانیکو

کہا تھا ہمنے دل سے تو نہ جانا جانب گیسو
مگر اوس نے نہ مانا پہر گیا وہان مار کہانیکو

لگی ہی اونکی وہان مہندی یہان آنکہون سے خون جاری
نیا یہہ رنگ نکلا آگ پانی مین لگانیکو

تمہاری دل لگی مین اپنا تو اب کام ہوتا ہی
ہنسا کر وہان عدو کو یہان ہمین آئے رلانیکو

لگی کہنے کہ ایسی قصے سُن ڈالی بہت ہمنے
کیا آغاز جب مین نے کچھہ اپنی ہی فسانیکو

عجب کچھہ عاشقی کا اولٹا پلٹا شور تفتہ ہی
کل جو روٹھی تھی اوسے آج جاتی ہین منانیکو

تمہاری زلف کی ہر تار مین ستم سو سو
دیاں جان ہوئی اسکی پیچ و خم سو سو

پتہ یہہ کوئی بتان کا ہی سن لیے ای قاصد
ملینگے کنج شہیدون کی ہر قدم سو سو

دل شکستہ کا جب حال انکو لکہتا تہا
تو ٹوٹ ٹوٹ کی ٹکری ہوئی قلم سو سو

خدا ہی سنگدلون کو ٹہا دیا یہان تک
کہ ایک سنگ سی پیدا کئی صنم سو سو

جواب ایک نہ بن آئیگا جفاؤن کا
سوال حشر مین تمسی کرینگی ہم سو سو

بہار کوچۂ جانان پہ خلد کو ہی رشک
ہین ہر قدم پہ وہان گلشن ارم سو سو

ہماری شکوی کہان تک کروگی پیش خدا
سوال بت کی یہہ مجہسی ہین دمبدم سو سو

وہ قتل کرکی مجہی روز پہر جلاتی ہین
کہ ہر ستم مین عیان اونکی ہین کرم سو سو

جواب نامہ کا اون کی جو لکہنی بیٹہی شور
تو ایک خط کی جگہہ کرگئی رقم سو سو

کبہی ہم کو تم سے ہی عشق تہا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبہی شور اسکا تہا جابجا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

جو خطا ہی بہولی سے ہوگئی تو وفا جتائی کو اوس گہڑی

مجھی عفو کر دیا بر ملا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبہی دور جام جو چل گیا تو کئے آپ جرعہ پہ اکتفا
مجھے سارا ضد سے پلا دیا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

سنو ذکر ہے یہہ وہ وصال کا کیا تم نی وعدہ وصال کا
سو وہ آج تک نہ ہوا وفا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ جو مہر و لطف تہا دمبدم میری حال پر تمہین ای صنم
مجھی یاد سب ہی ذرا ذرا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کوئی بات چپکے سی راز کی مین نی تمسے پوچھی جو حسن کہہ ہی
اوسے جان بوجہہ کی بہولنا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ بہی وقت کیا تہا کہ او صنم ہمین ہجر کا تہا نہ کچہہ الم
رہا وصل مین جو عجب مزا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

کبہی روتی مجکو جو پا لیا گلی پیار کرکے لگا لیا
وہ نگاہ مہر سے دیکہنا تمہین یاد ہو کہ یاد ہو

کیا چرچہ وصل کی رات کا تو چھپا کی مونہہ کو دین کہا
کری یاد اوسکو میری بلا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
کبھی کر کی شکوہ بگڑ گئے کبھی ہنستے ہنستے مین لڑ گئی
نئی ناز اور وہ نئی ادا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو
جیسے آپ کہتی تہی باصفا جیسے آپ جانی تہی باوفا
یہہ وہی ہی شور بدل فدا تمہین یاد ہو کہ نہ یاد ہو

وہ آئی پاس بھی بالفرض لیکن بدگمان کیون ہو
نہو تاثیر جب دل مین تو شکوہ بر زبان کیون ہو

یقین ہی مجھکو دشمن سے نہین کچھ انکی الفت
مگر یہہ تو ذرا کہدو کہ مجھسے بدگمان کیون ہو

جہان خلوت میسر ہو ذرا کھٹکا نہ دلبر ہو
بیری قسمت سے دنیا مین کوئی ایسا مکان کیون ہو

ہمین ہم ہون اگر تم جلوہ فرمائی بصارت ہو
چھپاؤ مونہہ نہ ہم سے تو تصور درمیان کیون ہو

تکلم بر طرف جانی وہ اسکا بھی نہین شکوہ
مجھے دشوار یہہ ہی غیر تیرا ہمزبان کیون ہو

اگر ہون سامنے انکی تو بیشک رحم آجاگے
مگر راضی ہے میری قسمت سے انکا پاسبان کیون ہو

جفا کسی مجھے جب ذبح کرنا ہی ہوا شیرا
تو پھر خنجر کو تیری حاجت سنگ فسان کیون ہو

ہین اک افسردہ خاطر سون مجہی کیا غم الفت کا
عیان درد فراق یار مین سوز نہان کیون ہو

نہ لای تاب جو ای ہمنفس خوشبوی نسرین کی
اوسی مطلب کیا تا بونسی سیر گلستان کیون ہو

مجہی وہ جانتا ہی خوب جیسا ہون اویسا ہون
جو آگاہی نہ رکہتا ہو وہ میرا رازدان کیون ہو

نہین منظور میری اضطرابی گر مقدر کو
یہان مین بیٹہہ کر اوٹہون یا تاب و توان کیون ہو

نہو منظور گر قاتل کو میری قتل کی شہرت
تو میری خون کا شمشیر پر اوسکی نشان کیون ہو

نہین ای شور سودا ہی جو مرتی ہو حسینون پر
اگر جینا کوئی دن ہی تو خونابہ فشان کیون ہو

ردیف ہای ہوز

ضعف پیری سی میرا ہوش گہٹا کیا کیا کچہہ
ایک جانی سی جوانی کی بُرا کیا کیا کچہہ

چاہ کی ہین نے تیرا چاہا بہلا کیا کیا کچہہ
پر میری حق مین کیا تو نے بُرا کیا کیا کچہہ

ایک دن بہی نہ ہوئے بندگی بندہ سے تیری

اسکا افسوس رہا دل میں خدا کیا کیا کچھہ

آکے دنیا میں کیا کچھہ بجز عصیان کے سوا
تا دم مرگ غم اس کا ہی رہا کیا کیا کچھہ

داغ دل بار گنہ اور ہجوم غفلت
اپنی ہمراہ یہی سامان چلا کیا کیا کچھہ

حسرت و یاس و الم ظلم و ستم ناکامی
تیری الفت سے صنم ہم کو ملا کیا کیا کچھہ

حشر میں اس سے سوا اور غضب کیا ہوگا
شور نالون نے میری دیکھو کیا کیا کیا کچھہ

دل گیا جان گئی دین اور ایمان بھی گیا
اک محبت کے سبب گھر سے گیا کیا کیا کچھہ

دیکھکر رنگ کف پا کو ہوا اک عالم
خون بہا ہاتھہ سے تیرے یہہ حنا کیا کیا کچھہ

اسطرح آنکھ کسے کی نہ لگی شور کہین
پار جیسے کہ تیری دل کی ہوئی یار کی آنکھ

ردیف الیای تحتانی

کسی کام کا دل وہ نہین ہی ذرا کہ جو جان کی یاد خدا نہ کری
کسی کام کی جان نہین نام خدا جسی نام پہ اوسکی فدا نہ کرین

یہان آکی ہر ایک سی یہہ ہی سنا کہ نتیجہ ہی نیکی کا نیک سدا
کری دشمن و دوست کی ساتھہ بھلا کبھی کوئی کسی سی برا نہ کری

چلی گلشن دہر مین باد خزان ملا پتہ کا کچھہ بھی پتا نہ نشان
وہ ہی پہول لگا جسے پائی یہان کہ جو موت سے اپنی ڈرا نہ کری

یہہ ہی لطف ہی جینے کا سن لی دلا رہی یاد خدا مین تو صبح و مسا
کہ حساب بہی ہوویگا روز جزا کوئی بی غرض اس سی رہا نہ کری

چلی دوڑ کی انسان نہ حد سی کوئی کہ نہوی زمانہ مین خوار کبھی
یہ یقین ہی جو دوڑ اگر یگا وہ ہی کوئی چال کو چال چلا نہ کری

یہہ ہی خواہش ہی دمبدم اب تو میری کہ مین پہونچون مسیح کی پاس ہی
نہین دیکھون مین پہر مونہہ کبہی کا کبہی خدا اوسکی قدم سی پاس ہی

تیرا شور وہ شیرین کلام ہوا تو نی پایا ہی جہان مین نام تیرا
یہہ ہی دل مین جہان کی ہی تیری سوا کسی اور کا شعر سنا کری

نہین یاد بتان سی نہ دم کو جدا کہین ایسا تو کاش خدا نکری
جو کسی کی ہی تو اپنی یہی ہی دعا کہ پہر آن مین ویسا قصد نا نکری
بت آفت جان وہ ہمین ہی ملا کہ سوا ہی جفا کی وفا نکری
اور اوس پہ یہہ قہر کا طرفہ یہی ہی کہ نہ لیتی مین جانکی یعنی نکری
یہہ عجیب طرح کی ہی طرز ستم کہ وہ کہتا ہی ناز سی اپنا صنم
کہ ہو دیتی ہین عشق مین خوبون کی ہم کوی اپنے دل اپنا فدا نکری
تب عشق سی حال ہی میرا ابتر کیا دق مجہی اسنی ہی صبح و مسا
یہہ مرض ہی کچہہ ایسا ہی سخت بلا کہ طبیب ہی جسکی دوا نکری
مزا چاہ کا جسنی سنا ہی کہ بنا وہ یہہ مونہہ کو نہ پہری کوی

دی وصل سی ہجر ہو وی کبہی جو ملای خدا تو جدا نکری

یہہ حسینون کی شان ہی کیا ہی غضب نہ سمجہہ مین کچہہ آتی ہی قدر ہی

کہ وہ کرتی ہین جور ز خون پی سبب کہو اونسی یہہ ظلم خدا نکری

تجہی شور وہ شوخ صنم ہی ملا تہین اوسمین ہی رحم سوای دغا

تجہی اوس سی لگانا ہی دل کا برا کہ وہ ساتہہ کسیکی بہلا نکری

عشق کی بہانس چہپی دل مین تو کیونکر نکلی
مژہ یار کی سوزن سی مقرر نکلی

گردش چرخ سے کوئی بہی نہ باہر نکلی
ہمسے چکر مین سدا دہر مین کمتر نکلی

خسروی کا ہو فرہاد کو کیونکر دعوی
جوی شیر اوسکی لہو مین کی جو بسر نکلی

ٹوٹتے ہی گئی قدر اپنی دل وحشی کی
بال شیشہ مین جب آجای تو کیونکر نکلی

زلف مشکین کو نہ اکر جو بچہڑا اوس سی
سانپ کی موںہہ سی ڈر تر ہی سراسر نکلی

یا خدا شرط ہی کیا تیری انصاف کی تہی
دل میرا شیشہ اور اوس شوخ کا پتہر نکلی

داد دیتی کو تیری تیر کے دونو قاتل
جان و دل ساتہہ ہی پیکان کی برابر نکلی

دیکہا دنیا مین تو لاکہون ہی گنہ گارونکو
پیر ہم مین سب سی سوا پہلی ہی نمبر نکلی

گلشن دہر مین ہر دلکو مزا کیا بخشا
جو ثمر یہان میری آہون کی شجر پر نکلا

شور ہو کر کی زبان شیرین کہان تسی پائی
چھپے ہے رستم کیطرح تم تو سخنور نکلے

آئینہ دیکھہ کی آپ اپنی پہ وہ مفتون ہے
ہوا معشوق خود عاشق یہہ نیا مضمون ہے

گردش چشم بتان سی ہی ملی کسکو نجات
مفت بدنام زمانہ مین بنا گردون ہی

کیف کو غین کا دکہلاتی ہی اوسکی گردش
نگہہ ناز پریوش ہی عجب میگون ہی

قد یکجا سرو یکجا ہی یہہ خیالی مضمون
نسبت اسطرحکی جسسے ناموزون ہی

یہان سی اب اوٹہہ چکی ہم تا بہ قیامت قسمت
ہم ہین اور دشت ہی اور کوہ اور ہامون ہے

دل بی وحشت کہ ٹہرتی نہین دیتی کہین
شور شش آباد بلا خیز دل مجنون ہی

عجب دیکہا ہی لب سرخ صنم کو اسنے
دل میرا کیف تصویر مین ہوا پر خون ہی

اک نظر دیکہا جسی وہ دل و جان دیٹہا
سحر ہی سامری کا یا کوئی اور افسون ہے

یان کہا یا مسی آلودہ جو لب پر اوس نی
کسی عاشق کا ضرور آج ہوا شب خون ہی

ہی عجب رنگ کچھہ اسی مضرابات کا اب
گردش چرخ سی دمدم یہ دگرگون ہی

مبتلا شور ہوا لیلے وشون پر جب سے
جوش وحشت ہی ادسی دہ سراوہ مجنون سے

صورت کیسکی تیری نظر سی جہان گری
بی شک جہانکی دلسی گری بی گمان گری

کس فخر سی ہمانی اوٹھا اوسکو رکھہ لیا
منقار زاغ سی جو میرے استخوان گری

بجلی تہی یا کہ شعلہ جان سوز یا شرر
کیا جانی میری آہ کدہر اور کہان گری

کیون خون حسرتون کا نہو دل ہی لین آہ
جب اوسکی دست ناز سی تیغ روان گری

تجہہ پر نہ تھے اوسکے مہ ہر حل بہنے
تجہہ پر نہ بجلی رشک کی آسمان گری

عشق حرام پائی جہان کی یہان
ہر ہر قدم پہ روشنی طور دہان گری

ہی دہان کی طبلہ عطار ہوگئے
اک بوند ہی پسینہ کی اوسکی جہان گری

اوٹھتے نہین ہی ابتو اوٹھا نیسی میرے آہ
بی دم جو ناتوانی سی ہو ناتوان گری

پیر فلک نی دیکہا جو اوسکی مژہ کا تیر
قوس قزح کی ہاتھہ سی اوسکی کمان گری

جہومر کو اوسکی دیکھتی ہی کہاکی غش مہا
فرش زمین پہ چرخ سی لو کہکشان گری

پیری نی شور سب کو کیا ہی ضعیف وزار

دل گر گیا ہی جسم گرا اور جان گری

لذت یاد خدا کو جو بہلایا ہم نے
کچہ مزہ جینے کا ای شور نہ پایا ہم نی

عمر بہر دل مین رہا وسوسہ عشق مجاز
جو حقیقت کا مزا تہا وہ گنوایا ہم نی

دیکہیے حشر مین کیا حال ہوا ای ور حشر
سر پہ یہ بار گران بہانسی اوٹہایا ہم نی

سوچتے پہلی ہی گر ہوتی نہ مٹی برباد
خاک مین ہاتہ سی اپنی ہی ملایا ہم نی

جان و دل تا مہ پہ اللہ کی قربان کیا
جس لئی آئی تہی وہ کرکی دکہایا ہم نی

دین و ایمان کا رکہتی تہی خزانہ جو کچہ
اوسکو سب نام خدا ہی پہ لٹایا ہم نی

اسقدر روئی گناہون کی گرانباری سے
جو کہ ہنستی تہی اونہین خوب رلایا ہم نی

سنکے یہ چرخ جفا کار ہی چکر مین پڑا
شور سے شور کا جب ورد سنایا ہم نی

غم ہمین اور غمکو ہم کہاتی رہے
زندگی کا یہ مزا پاتی رہے

کچہ نہ گردون کی خطا ئی بخت کی
عمر بہر اپنا کیا پاتی رہے

ایکدن پایا نہ چین اس دہر مین
اپنی اعمالون سی پچہتاتی رہے

بحر عصیان کس قدر سر پر چڑھا — اسمین غوطی رات دن کھاتی رہی

قافلہ یارون کا آگی چل دیا — لیک ہم واماندہ چلاّتی رہے

یہہ کسی سی بہی نہ عقدہ کہل سکا — آہ تہی کیون اور کہان جاتی رہے

وہ ہی پایا جو کہ تہا تقدیر مین — راگ مطلب کی سبہی گاتی رہے

ایک کا کہنا نہ مانا دل نی ہائی — جان دی گو لاکہہ سمجہاتی رہی

آگی میری نعش پر اوسنی کہا — جان دی گو لاکہہ سمجہاتی رہی

ساتہہ کوئی بہی چلا تیرے نہ شور — گور مین رکہنے سے سب جاتی رہے

شب وہ مست شراب ناب رہی — ہم بہی حاضر لیے کباب رہی

شرم سے اوس تجلی رخ کے — چرخ پر مہ نہ آفتاب رہے

وصل مین پہر نکل چہکے ارمان — مانع بوسہ گر حجاب رہے

ہوئی محشر مین جب گنہ کی شمار — سب سے میری ہی بی حساب رہی

وائی غفلت کہلی نہ اک دم آنکہہ — عمر بہر صرف کیف خواب رہے

زندگی کا قیام ایسا ہے
اب پر جیسطرح حباب رہے

زلف سیہ ہی ہوگی عاشق سے
جب تلک اوسکا یہہ پیچ وتاب رہی

قطعہ

نہ ملی ایک دن نجات ثواب
عمر بہر بندہ عذاب رہے

حسرتین دل کی خوب ہی نکلین
جب تلک شہرہ شباب رہے

پہیری آتی ہی سب ہوی کافور
نہ وہ شاہد نہ عیش وخواب رہے

بزم شعرا مین ہے تغزل خوانی
شور کی شعر انتخاب رہے

کہون کس سے خدایا اب مصیبت اپنے دل کی
ہوی مشکل کشائی سخت مشکل میری مشکل کی

سدا کہتی ہین ہاتھ گریبان و پہیکر اپنا
جگر مین چٹکیان لیتی ہین منقارین عنادل کی

لگایا ہاتھ جس پر اوسنے پہر پانی نہین مانگا
خدا قایم رکہی دایم یہہ برش تیغ قاتل کی

غضب حسرت ہی اوس راہ عدم کی جانیوالی پر
پڑی ہی فکر طی کرنیکی جسکو سخت منزل کی

نہ تاب آئی ترے رخ کی تجلی دیکھکر اونکو
حقیقت کہل گئی خورشید کے اور ماہ کامل کی

لگا کر ہاتہ سینہ ہی لگا کہنا نہ ای قاتل
وگرنہ خون ہوجائیگی حسرت جان بسمل کی

ملا یا خاک مین ہمکو جلا کر سوز الفت نی
چلی سر سی قدم تک پیر و کی شمع محفل کی

عدا جاتی ہین پر اثر مردن ہان کیا حال ہو ایدل
مگر یہان تو نہوٹی خراب اس جان بیدل کی

عجب تاثیر دیکہی عشق کی ای شور کچہ ہمنی
کہ پیری اس پہ چلتی ہی کسی عالم نہ عامل کی

چلو بیٹہو ہمین محفل سی اوٹہائی آئی
نقش پا آپ کی ہین کیا جو مٹائی آئی

کیا ہی اندہیر تیرے عہد مین اے عہد شکن
چور مہندی کے میری دلکو چرائی آئی

سر کو رکہہ ہاتہہ پہ مقتل مین نہ جاؤن کیونکر
میرا اقبال مجہی خود وہ بلائی آئی

حسن و انداز و ادا ناز و کرشمہ غمزہ
ہاتہہ دہوکر یہہ میری جانکو کہائی آئی

بخت خفتہ میری تم ہی تو ذرا کروٹ لو
بعد مدت سر بالین وہ جگائی آئی

تیرچہی نظرونسی جو دیکہا تہا عدو کو مین نی
وہ خفا ہو کی مجہی آنکہہ دکہائی آئی

اشک حسرت دل خون گشتہ کی نکلی ہمراہ
آگ وہ آئی لگائی یہہ بجہائی آئی

لکہنے دیتی نہین خط کا بہی تیرے شور جواب
کیسی بیٹہی یہہ عدو اوسکو پڑہائی آئی

پیری میں خدا کی جستجو کی
جب کچھ نہ رہی تو آرزو کی

ہر بات میری وہ کاٹتا ہے
قینچی ہے زبان خوبرو کی

گلزار کا رنگ کچھ جما تھا
آفت پھر آئی اوس پہ لو کی

اب چاک جگر کی فکر کیا ہے
حاجت مجھے اب نہیں رفو کی

گر اشک تھما نہ چشم تر کا
تو خیر نہیں ہے آبرو کی

کی دل سے خدا کی یاد جس نے
حاجت اوسے نہیں وضو کی

ہر بات میں شر ہے اور شرارت
عادت یہی ہے جنگ جو کی

حال اپنا عبث ہے اوس سے کہنا
سنتا ہی نہیں ہے وہ کسو کی

خاموش رہا تو سو سنائیں
بولا تو نہ مجھ سے گفتگو کی

پھر شور کا شور مچ رہا ہے
آئی یہ صدا جو ہائے ہو کی

جیتے جی تک رہی ہر لحظ مصیبت کیسی
اون پہ جب مرچکی حال ہوئی راحت کیسی

اب وہ دل ہی نہیں پہلا سا وہ ہمت کیسی
وقت پیری کی جوانی کیسی طاقت کیسی

ایک جان جس پہ ہزارون ہین ہجوم افکار
آئینہ دیکھتے ہی اور ہی کچھ حال ہوا
ذلت و خواری و رسوائی و جوش اندوہ
یہہ ہی اک باقی تہا انداز جفا و شوخی
یار ہو ساقی ہو اور صحن چمن ہو ہمدم
کسکے دیدار کا مشتاق تہا مین زیر زمین

شان قدرت ہی یہہ قامت مین ہی کثرت کیسی
اپنی صورت ہی کہو پڑ گئی حیرت کیسی
ان بری چالون مین عاشق کی ہی عزت کیسی
ورنہ اونکو میری صورت سی ہو نفرت کیسی
ہم سی ہی پہر پوچھو کہ ہم آج ہی صحبت کیسی
بی نشان ہو گی کہلی پہر مری تربت کیسی

شور کم سنی سے تہین شور دکہاتی ہین وہ آنکہ
غمزہ و ناز و ستم کی ہی حکومت کیسی

کیا کہون ہی شب اندوہ مین حالت کیسی
کل تو مانگین تہی میری ہی تئی وہ عقبی دعا
رات جاگی ہو کہان آئینہ دیکہو تو ذرا
ہم تیری کوچہ مین رہنی کی ہین مشتاق مدام
خوشخرامی سی تیری رو بر بپا ہی محشر

ایک ایک سانس پہ تہین لاکہون مصیبت کیسی
آج فرماتی ہین ہی شور طبیعت کیسی
جاگنی والی کی ہو جاتی ہی صورت کیسی
خلد کہتی ہین کسی اور ہی جنت کیسی
حشر کہتی ہین کسی اور قیامت کیسی

مجھکو دیکھا نہ کبھی سیدھے نظر سی اوسنی
نگہہ لطف کہان عین عنایت کیسی

جانکی جاتی ہین گودم کا ہی عرصہ باقی
پیر وہ ہی شوق وہ ہی دل یہہ ہمت کیسی

وقت مرگ آکے ہو تم جانیکی جلدی کیا ہی
مجھی رخصت تو کرو اپنی رخصت کیسی

دیکھہ پاتی ہین کہین شوق پریوش جو شریر
یہان ہی آتی ہی طبیعت پہ شرارت کیسی

دیکھکر اون کو ملی دلکو مسرت کیسی
جان بخشیدہ کو حاصل ہوئی راحت کیسی

صدقہ گم گشتگی شوق کی آزاد بنیے
غم کو بین سی حاصل ہوئی فرحت کیسے

دیکھ بین اور تیری شوخیکی کرشمی لاکھو
جلوہ آفروز ہی وحشتین یہہ کثرت کیسی

یہہ دیکھنے سی ہی اونہین اب نفرت جسے
رنگ لائی ہی ترقی کا شرافت کیسی

ہم سی پوچھی کوئی دل دینی مین عزت کیا ہے
جینے رسوا ہی کیا اور ہی ذلت کیسی

مین تو مین عشق کی ہی نام سی گھبراتی ہیز
ہائی تقدیر سے ہوئی یار کو نفرت کیسی

جب مین کہتا ہون کہ ہے تم ہی ہو گئی عاشق
ہنسکے فرماتی ہین دل پہ حکومت کیسی

دلکو بالسی میرا جب جانکو ہی دلسی نفرت
کون ہمدم ہے اور احباب کی صحبت کیسی

جان بلب ہون مجھی فرمائی رخصت پہلی | کہئے جلدی ہی کہان جاتی ہو رخصت کیسی

شور افسردہ سی ہو چہرہ کی حالت بدلی
شوق ہی کسکا سے ہی اج یہہ صورت کیسی

جیسا کچہہ ہجر مین گذری ہے وہ حال اچہا ہی
گر نہو وصل مقدر مین وصال اچہا ہی

جور صیاد سی اور شوق رہائی سی بچی
لطف کچہہ قید ہی مین ہی پر و بال اچہا ہی

ہمنے بازار تمنا کی کری سیر تمام
اور مین تیر صبر کی کچہہ اور نہ مال اچہا ہی

کثرت عیش و طرب مین نہ خدا یاد آیا
ہمسے پوچہی جو کوئی اوس سے ملال اچہا ہی

گر تصور مین ترے عمر گذر جاسے خدا
یہہ ہی خواب اچہا ہی اور یہی خیال اچہا ہے

کوئی ہمدرد تو اتنا مجہسے کردی تحقیق
کچہہ میری نامہ اعمال کا حال اچہا ہی

جز تیری زرق ابہی مانگونگا کس سے رزق
کہنا اچہا ہی کسی سی نہ سوال اچہا ہی

ہمنے دیکہا جو دنیا کا نشیب اور فراز
نہ کمال اچہا ہی اسکا نہ زوال اچہا ہی

دیکہکر کہتے ہین حوران بہشتی اوس سی
سچ یہ ہی ہمسی تیرا حسن و جمال اچہا ہے

مر تو ہم جائینگے انصاف سی اتنا بتلا
تیرا وصل اچہا ہی یا میرا وصال اچہا ہے

جو صیاد سی اور شوق رہائی سی بچی ... مجہکو اوس سی بہ پر ادکا خیال اچہا ہے
سو بلاؤں کی یہی ایک بلا ہی وہ حال اچہا ہے

جب تلک جیتی ہین مرتی ہین بہنگے او سپہر	موت امسال جو آجائی تو سال اچھا ہی
یا خدا موہنہ نہ دیکہا تا کبھی اوسکا مجکو	ناخن پاسی کہی جسکی ہلال اچھا ہی
دل کے دو ٹکڑے ہی ہو سنگے لونسی ملکر	نہ خریدار ہی اب اسکا نہ مال اچھا ہے

باغ عالم مین ہر اک رنگ اشجار ہین شور
جسکا شیرین ہو ثمر وہ ہی نہال اچھا ہی

سانپ کا زہر وہ گیسو ہین اوگلنی کیلیے	آہوی چشم دل و جان کو ہین چھلنے کیلیے
دل مضطر نیا اپنا نکالا انداز	خون ہوا شک مین آتا ہی مچلنے کیلیے
باغ عالم مین ہمین اک شجر خشک ہی	ورنہ سب آتے ہین یہان پہولنے پہلنے کیلیے
حسرت و یاس نے گہیرا ہی ہر اک سمت سے آ	دل کی ارمانکو نہین راہ نکلنی کی لی
یا تو تاک تیر سے پہونچتی نہین جو ماہ لقا	کف افسوس وہ ہاتہہ ہین ملنی کیلیے
کشش عشق مین باری اثر اتنا تو ہو	اب وہ آمادہ ہین گہر سے مری چلنے کیلیے
قہر کی عادی ہو تم مہر کی ہم عادی ہین	خصلتین دونو نہین آئین بدلنی کیلیے
اسکی نیرنگ کی ناحق ہی شکایت ہمدم	چرخ پیدا ہی ہوا رنگ بدلنی کیلیے

ہی شورش ہی گرمی ہی اگر نالون کی
صورت سوم ہی فولاد پگھلنے کیلئے

وصل کی وعدون سے مین ہوگیا اپنا تو وبال
فرصت اکدم نہ ملی جانکو سنبھلنے کیلئے

اشک باقی نہین آنکھون مین نظر آتی ہین
دل لہو ہو کی ہی تیار نکلنے کیلئے

نالہ و آہ بغیر اپنی گذرتی نہین
شغل کچھ چاہئی ہی دلکی بہلنے کیلئے

لی ہو اب تو کلیجہ تیرا ظالم ٹھنڈا
آگئی جان ہی یہ لب پہ نکلنے کیلئے

سوزش جان و تپ دلسی ہین کیا خاک ہوئی
دو لو آتش ہی غضب ہین مرے جلنے کیلئے

خاک ٹھہریگا کوئی دہر خرابات مین شور
جتنے آئی ہین سبھی بیٹھی ہین چلنے کیلئے

ہم جاتی جسن جگہہ ہین وہان خضر کیا چلی
ہان یہ کہو کہ ساتھ ہمارے چلا چلے

بیٹھی تو چپ اور اوٹھی تو پھر غل مچا چلی
اپنی ہوا مین مجکو ہوا ہی بتا چلے

کوئی ہی بیکسی مین جب اپنی نہین ہے ساتھ
سایہ بھی میرا مجھسے خدا بس جدا چلے

اس چال مین ہی کوئی تو ہی چال بالیقین
وہ جس زمین پر چلی بی نقش پا چلے

مرنی کی بعد بھی نہ مٹی کاش شوق دید
کشتہ تیرا اوٹھا کی کفن دیکھتا چلے

شرمندہ سخت جانی سی اپنی ہوا ہوں مین
افسوس رک رک کی اسطرح خنجر ترا چلے

دل اور جگر تو سوزش پنہان سی جل بجہی
ممکن نہین ہای تپہ بہی ذرا چلے

ایسا ہی سخت جان کوئی عاشق نہوئیگا
بالین پہ جسکے آکی پہر اولٹی قضا چلے

بالین پہ میرے آکی طبیبون نی کہدیا
اسپر اگر چلے ہی تو حکم خدا چلے

جب تک جیئی تو نام کدورت سی ہی نفور
ہو خاک بہی صفائی سی اہل صفا چلے

دل لیگیا چُراکی میرا شور ایک شوخ
ناچار ہو رہا ہون کہ زور اوسپہ کیا چلے

ایک ایک قدم پہ سنکڑون ٹہوکر ہی کیا چلی
ہم رہ نورد عشق چلی ہی تو کیا چلی

اونکی سی گر کہین تو کچہہ اپنی ذرا چلے
سچ کی یہان نہ قدر ہو وان جہوٹ کیا چلی

بیٹہے تو چہکے اوٹہی تو وہ غل مچا چلے
پوچہا نہ درکی ہم نی ہی کیا آئی کیا چلے

سایہ سی ہی تو اپنی گریزان ہین اسقدر
محرم مگر کی اوس سے کہتے ہین ہمسے جدا چلے

موسی کیطرح تجکو ہی جلوہ دکہائین وہ
ساتہہ اپنی خضر اوسکی جو دو رتک چلا چلے

جسطرح ہوسکا کیا اس عمر کو بسر
وقت قضا جب آئی تو زور اوسپہ کیا چلی

انکہین ہین یا یہ تیر کشتہ کی مرکر کہلی ہوئین
شاید کہ تو ہو ساتہ تجہی دیکہتا چلے

مردی کہین جلای ہین عمر دی دوام
شان مسیح و خضر کو تم تو دکہا چلے

گل کا سا چہرہ سرو سی قد کو دکہا کی تم
قمری و عندلیب کو باہم لڑا چلے

پی آی ہم تو مر گئی بس تیر عشق سے
اب کیا رہا ہی اسمین جو چون چرا چلے

ہین پاک تیری کشتی و بادی اوہین پلید
پہلے ہی آپ تیغ سی تیری نہا چلے

تہین حسن اور عشق مین مدت سے محبتین
تہا اک نظر مین دونو کا قصہ چکا چلے

اب کیا رہا ہی تجہسے جو ہم ای صبا ڈرین
ہم خاک اپنی ہاتہ سی اپنی اڑا چلے

مجکو قریب مرگ جو دیکہا تو یہہ کہا
ہچکی کا یہہ تہین ہی اس پر دوا چلے

وہ کیف ہم دکہائین کہ مست الست ہو
گر میکدہ کو شور ذرا تو چلا چلے

دعا مین مانگتا ہون دلربا کی آنیکی
تو یہ چاہتا ہون اوسکی جا کی آنیکی

قدم قدم پہ بپا ابہی ہی حشر کا عالم
خبر ہی آگئی کو کیف ادا کی آنیکی

ابہی تو مانگ تیری دلکو ماگتی تہی سے
سنائی زلف نی اور اک بلا کی آنیکی

ستم یہ تازہ دم واپسیں ہوا مجھ پر
کہ روک ٹوک میری ہی قضا کی آنیکی

نہیں ملے زخم جگر پر میری نمک سی کم
پڑی ہی خو او نہیں کیا مسکرا کی آنیکی

ابھی تو خاک ٹھکانی نہیں لگے ہی میری
خبر اڑی ہی وہان پھر صبا کی آنیکی

شب وصال ہی لپٹو گلہ سی دل کھولو
پھر ایسی نیک گھڑی ہی نہ جا کی آنیکی

ہوا ہی وصل کا وعدہ پھر اب قیامت پر
نوید تازہ ہی روز جزا کی آنی کی

ابھی تو کھیل ہیں انکو خبر نہیں اپنی
مگر قریب ہی ساعت حیا کی آنی کی

بچاؤ دل کو کسیطرح ہوئیگا شبخون
سنی ہی رات کو دزد حنا کی آنی کی

خوشی کی دن نہ رہی تو رہینگی کب غمکے
خبر ہی شور یہ فضل خدا کی آنی کی

آئی خزان بہار کی کیا دن گذر گئے
ہم مرتی مرتی دونوں ہی سی بیخبر گئے

دل لیکی صاف مونہہ پہ وہ میرے مکر گئے
اب ہاتھ دہو کی جان کی پیچھی ہی پڑ گئے

صیاد کی ستم کا گلہ ہائی کیا کریں
چھوڑا جو ذبح کرکی ہی تو بیکس گذر گئے

ہم خاک ہو کی پہونچی ہی در تک صنم کی
اتنا نہ پوچھا پھر کہ ادھر آئی کدھر گئے

تمہ پہ بہی ہی پڑ گئی یہ ہے جا بجا لگی مو بمو
چوٹی کی بال جب سے تیر تا کمر گئے

دم کوئی دم کا مہمان ہے آمد ہون فقط
ہم شام کو جہانسے گئی یا سحر گئے

جیتے فراق مین جو رہی ہی تو کیا ہی
سن لینا ایک روز کہ بی آئی مر گئے

آنا تمہارا مہر تو جانا ہی قہر تہا
گر شام کو ہنسایا رولاتی سحر گئے

پس ماندون کو سپرد خدا کی کیا ہی شور
اپنا نباہ جیسے ہوا ہم تو کر گئے

خوشی کا مزہ اور غم رہی رہی نہ رہی
یہ چال چرخ کی ہردم رہی رہی نہ رہی

کبہی بہار کی آمد کبہی خزان کی ہی رفت
ہمیشہ ایک سا موسم رہی رہی نہ رہی

زمین پہ جب سے قدم آیا تہا الم کا
اسی خیال مین گذری کہ دم رہے رہی نہ رہی

گھرو نہ حسن دو روزہ پہ ناز تم ہرگز
یقین ہی اسکا یہ عالم رہے رہی نہ رہی

تم اپنی جور و جفا سے ذرا تو باز آؤ
ستم کی عمر بہت کم رہی رہی نہ رہی

چمن مین آکے دکہاؤ تو روئے تابان کو
گلون پہ پہر کہین شبنم رہے رہی نہ رہی

ذرا تو کس لئے ہو اس بلا کی پیچ سے تم
ہمیشہ زلف کا ہی خم رہی رہی نہ رہی

رہی گی خوبی ستم گریہ ہی قیامت تک
بلا سی آگئی پہر ہم رہی رہی نہ رہی

رہی نہ قدر سخن شور اس زمانہ مین
پہر آگئی اس سی بہت کم رہی رہی نہ رہی

حسن کو اوسکی جب بہلا کہیے
عشق کو پہر نہ کیوں برا کہیے

با وفا یا کہ بی وفا کہیے
سب برو لیکن مجہی برا کہیے

مجکو جیسا برا سمجہتے ہو
تمکو گر مین کہون تو کیا کہیے

کون کسکا ہی اس زمانہ مین
آشنا کو نہ آشنا کہیے

جنبش لب سی جیتی ہین مردے
مرنی والون کو خیر کیا کہیے

آئینہ دیکہہ کر وہ کہتی ہین
دونو کو کیسے ایک سا کہیے

قتل کر کی مجہی وہ یون بولی
یہہ ہماری ہی سب خطا کہیے

اى بتو کفر چہوڑدو اب تم
ہی یہہ بہتر خدا خدا کہیے

جو میری دل مین ہی وہ کہدونگا
پہر نہ کہنا کہ مدعا کہیے

نہین پیتے ہین بی وضو ہم می
زاہدو ہم کو پارسا کہیے

درد دل لین ہی رہی بہتر
اسکو ہرگز نہ جابجا کہیے

دشمنی دوستی مین کرتی ہو
اسکی بدلی مین تمکو کیا کہیے

کرلی دعوی خدائیکا کچھ دن
اسپہ کیا بت تجہی خدا کہیے

لب کی آگی تو لعل پتہر ہی
اس سی ہی کچھ اوسی سوا کہیے

شور کو داغ نی ہی مان لیا
طرز کو اوسکے مرحبا کہیے

اب تو ذکر وصل پر چپ چپ ذرا ہونی لگی
رفتہ رفتہ عقدۂ مطلب بہی وا ہونی لگی

زندگی جب تک ہی ہوا اوسکا ہمارا آسرا
وہ نہ دن دیکہین خدا جب دم جدا ہونی لگی

آسمان تیری ستمگر کی کی ہین یہ شعبدے
غیر سی پہر اوسکی پیمان وفا ہونی لگی

سر سی پا تک اوسکی جلوی مین ہی عالم نور کا
پہر نہ کیون ہر جن و انس اوسپر فدا ہونی لگی

نامہ وافغان نکلی جدہی کوی آہ سی نفس
راتدن کی شور سی بس نارسا ہونی لگی

دام سی خط کی تو نکلا ہی یہ دل میرا
پہر نہ گیسو مین گرفتار بلا ہونی لگی

مین ہی جسپر سو ظلم و جور و جفا کرتا ہین
آشنا و ہنسی وہ خود نا آشنا ہونی لگی

[illegible]

دیکھیے کیا پوچھا جاے ہمسے کیا نکلی جواب
حشر میں جب نامہ اعمال وا ہونی لگی

اب تو یہہ آہ رسا بام فلک پر چڑھ گئی
آ گئی آ گئی دیکھیے پہر اس سے کیا ہونی لگی

ہے میری تو پناہ گریں نام ہی یوں بخیر کا
تم تو سید ہی یا پیر ٹھہری سوا ہونی لگی

لطف کیا کیا پہر سخن کا ہی عدم دیکھنا
شور کا اور داغ کا جب سامنا ہونی لگی

اونکو صحبت سے عدو کی جا کہ فرصت ہو چکی
تو ہماری ہی بس اکبد دو دنمیں رخصت ہو چکی

تیری زلفیں آ گئی جب سے نظر خورشید و قمر
پہر ملک کی جرأت اور النسا کی طاقت ہو چکی

داد پکہہ تیری ستم کی وان ملی ہمکو نصیحت
ایسی جلدی کیا قیامت کی عدالت ہو چکی

گر رہی گی جانکنی کی شکل یہ تا ہی رات دن
پہر تو جینے کی ہماری سے نا صورت ہو چکی

رنج ہو دس پانچ دن کا تو اوس سے کوئی
عمر جب اسمیں کٹی تو ہمکو راحت ہو چکی

ہمسے رند و منی بہلا یہ شیخ و زاہد کیا ملیں
آب و آتش کی بہم دنیا میں ملت ہو چکی

بزم اونکی جب عدو ایکدم خالی نہیں
تو ہماری اور اونکی گرم صحبت ہو چکی

ایسی آئی سی نہ آنا آپ کا بہتر ہی تہا
ای اوسدم جب میرے جان تن سے رخصت ہو چکی

کیون خفا ہوتی ہو صاحب کیا تقصیر کی
آؤ من جاؤ نہ پہر بگڑو شرارت ہو چکی

ہاتہہ جوڑی پانو پکڑی ہین کئی بار
کیا ملی جب اسقدر منت سماجت ہو چکی

گر عدو کی یہہ ہی آمد شد رہی وان آٹہدن
پہر تو اونسی شور کی صاحب سلامت ہو چکی

نظر کی پہانس تیرے کسطرح دل سی نکلی گی
اگر نکلی تو مژگانسی وہ مشکل سے نکلے گی

ٹہکانا اوسکا پہر ارض و سما مین ہے کہان گا
میرے دل کی تمنا جب تیری محفل سے نکلے گی

میری سر پر ہزارون وار اپنی تیغ کی کر لو
مگر حسرت نہ پہر بہی سینۂ بسمل سے نکلے گی

تمہاری جلوۂ رخ سے وہ داغی ہو گیا جل کر
یہہ رنگ بخشش مادۂ کامل کی نہ ہرگز دلسے نکلے گی

اگرچہ خاک ہی برباد الفت مین ہوا اپنی
کدورت پر قیامت تک نہ اوسکی دلسے نکلے گی

ہمین تو بار عصیانسی ہی چلنا تا عدم مشکل
نجاتی کیسے پہونچین پر اک کہین منزلسے نکلی گی

ہزارون حسرتون کی خونسی نعش اپنی ہو ہمارے
کہون کسطرح سی پہر کوچۂ قاتل سی نکلی گی

کیا کر قتل کیا غم ہی یہ حسرتون سے ہو کر
تیری دامن پہ بیٹہی گی جو میرے دلسی نکلی گی

پڑی ہی زلف کی وہ مین گرہ جو میرے جانب
وبال جان ہو کر وہ بہت مشکل سی نکلی گی

ادای عاشقی گر پوچھتے ہی شور سی پوچھو
کہ یہہ عالم سی نکلی نی کسی کامل سی نکلی گی

اپکا انتظار کون کری
جبر کو اختیار کون کری

مست روز ازل ہی سے ہم ہین
پھر ہمین ہوشیار کون کری

ایک تسبیح اور سودا نی
ان کی زاہد شمار کون کری

جان کا جو ہوے ملا دشمن
دل کو اوس پر نثار کون کرے

وعدہ وصل حشر پر ٹھہرا
جب تلک انتظار کون کری

ایک سنتی نہین کسی کی وہ
شکوہ پھر بار بار کون کری

روز وعدہ وعید ہی اونکا
اوسکا پھر اعتبار کون کری

تیر مژگان ہی اور تفنگ نگاہ
دیکھو ان میں اشکار کون کری

شور کی وہ سوال پر بولی
اسکو امیدوار کون کرے

آتی ہی کسی پر تو طبیعت نہین جاتی
بی جان لئی جان لو الفت نہین جاتی

اوس کاکل مشکین کی یہ ظلمت نہین جاتی
جو قدرتی رنگت ہی وہ رنگت نہین جاتی

لیجاتی ہی ہمراہ ہر اک حسرت و ارمان
قالب سی کوئی روح بہ فرحت نہین جاتی

دیکھی ہی نئی طرز کا اک روز تماشا
کوچے مین ترے آکی قیامت نہین جاتی

آنی مین تو کیا کیا انہین حجت تہی شب وصل
جب آگئے تو پہر شرم کی عادت نہین جاتی

ہر روز الگ کرتا ہون اس کالی بلا کو
دم بہر کو یہ گہر سی شب فرقت نہین جاتی

ہر چند رہا کرتا ہون دن رات مین ہشیار
پر آنکہون کی پردہ سی یہ غفلت نہین جاتی

ہم ہو گئی خاک بہی برباد ہوئی ہائی
اور پہر بہی تیری دل سی کدورت نہین جاتی

اک اور غزل ایسی ہی کہو شور ذرا تم
آئی ہوئی پر طبع کی جودت نہین جاتی

گر تمسے جفاکار کی خصلت نہین جاتی
ہمسے بہی وفادار کی عادت نہین جاتی

ہی وقت پسین جان بہی جانیکو ہی تیار
ساتہ اوسکی مگر دل کی یہ حسرت نہین جاتی

ابتک یہہ ہی فرہاد کی مرقد سی صدا ہی
شیرین کی تہ خاک بہی الفت نہین جاتی

اللہ کو انسان کسی وقت نہ بہولی
خالی کبہی بندہ کی ریاضت نہین جاتی

جس شکل سے حسین رنگ سے دیکھا اوسے ایکبار
وہ آنکھوں سے باہر میری صورت نہیں جاتی

میں تیری قریب آئی ہیں الفت میں کسیکی
پیراب بہی مصیبت کی یہہ حالت نہیں جاتی

آئینہ میں ہم شکل جو وہ دیکھیں ہیں اپنا
ہر لحظہ سوا ہوتی ہی حیرت نہیں جاتی

رہتا ہی جو دور اب سی گلرنگ سے زاہد
پاس اوسکی وہ خود صاحب عزت نہیں جاتی

دہلی کی ہیں گر داغ تو میرٹھ کی ہیں ہم شور
ان دونو سخن گویوں کی شہرت نہیں جاتی

اونہیں طرز عتاب آئے نہ آئی
میری خط کا جواب آئی نہ آئی

تمہاری فتنہ کو اپنی فتنہ گر دیکھ
قیامت اب شتاب آئی نہ آئی

اونہیں تو اپنی آب و تاب سے کام
دل مضطر کو تاب آئی نہ آئی

شب فرقت بلا سی تیر مجکو
کبہی تا صبح خواب آئی نہ آئی

کسیکی چشم میگوں سی ہیں ہم مست
یہاں جام شراب آئی نہ آئی

جواب معصیت تقدیر نا کام
مجہی روز حساب آئی نہ آئی

کہینگے ہم عدو کو بی نقط کی
اونہیں پہر بہی حجاب آئی نہ آئی

اگر رنگ ہمراہ می کی لخت دل ہو — سوا اسکی کہاب آئی نہ آئی
رہا دل پاس اوسکی اتنے بہی ہم — وہ پہر خانہ خراب آئی نہ آئی

سبق روی کتابی کا پڑہو شور
میسر پہر کتاب آئی نہ آئے

یہہ غل شور رحیل کہان ہو رہا ہی — کیسا مگر امتحان ہو رہا ہی
وہ مجہسے ادہر بدگمان ہو رہا ہی — عدو کا ادہر امتحان ہو رہا ہے
چہپایا بہی عمر بہر کرکی کوشش — وہ راز نہان اب عیان ہو رہا ہی
زمین پر قدم رکہنی دیتا نہین ہے — عدو اسقدر آسمان ہو رہا ہی
تمہاری جفاؤنکا محشر مین غل ہی — یہان تہا نہ ایسا جو وہان ہو رہا ہی
صبا کا ہی ہوتا نہین وہان گذر اب — ہوا خواہ یہہ پاسبان ہو رہا ہی
لئی جاتی ہین سر کو ماتہو پہ رکہکی — سنا ہی وہان امتحان ہو رہا ہی
تمہاری جفا اور وفا کا ہماری — یہان کچہہ جو چرچا وہان ہو رہا ہی
خبر انکی جب سنکی پژمردہ دل اب — گل و بلبل بوستان ہو رہا ہی

یہ بیجانکی کیا حقیقت سی ہی — وہ اب شوخ جانجہان ہو رہا ہے

کسیکا کوئی دل چرالیگیا ہی — شرر اسکا شور و فغان ہو رہا ہی

اوجاڑیگا صیاد اسکو ہی تنک — گران یہہ میرا آشیان ہو رہا ہی

یہانتک میں ہون محو حال فراق اب — عدو سی مفصل بیان ہو رہا ہی

کہان ہی بہار اور کہان اوسکی چہچے — غضب شور روز خزان ہو رہا ہی

گئی بزم میں اوسکی داغ اور شور آج
وہان دونو کا امتحان ہو رہا ہی

گر نہ صورت تیری حسین بنتے — چاند پہ کیون قت و الپین بنتی

مدعا تہا میری بگارنی کا — ورنہ کیون زلف عنبرین بنتی

ظلم ہی کب یہہ چرخ باز آتا — گر یہان دوسری زمین بنتی

چاند کیون ہو نہ چہپتا رخ سی تیری — اوسکی اچہی اگر جبین بنتی

عاقبت میں بنی گی اپنا خاک — اوس سی گر بنتی تو یہین بنتی

جو بنیکو بگاڑ دی دم میں — اوس سے کسطرح ہمنشین بنتی

کیون جہان پل مین ہوتا زیر وزبر
مین کسیکو نہ لاتا خاطر مین
مین نی پوچھا سبب کیا تم سے
بولی ہمنی نہین سُنی صاحب

گر نہ چشم اوسکی شرمگین بنتے
گر میری تیری ناز نہین بنتے

قطعہ

جب سی بگڑی ہی پہر نہین بنتی
بات بگڑی کبہی کہین بنتے

کیا بُرا وقت اگیا اب شور
بہائے کی بہائی سے نہین بنتی

شان خدا ہی ملتی ہو سردم رقیب سی
ہان وہ بہی ایک نام کو شیدای گل تو ہی
مین کیا کہون کہ حشر کا ہنگامہ تہا بپا
ساری ہین اپنی حضرت دل کی شرارتین
جب نام عشق ورد زبان ہو گیا مدام
کس طرح چلونگا ابہی دور ہی مراد
یہہ جوش اور یہہ شوق یہہ وحشت یہہ اضطراب

قدرت کا یہہ کرشمہ ہی اپنی نصیب سی
نسبت وگرنہ میری کہان عندلیب سی
رات آئی خواب مین وہ ادا عجیب سی
ظاہر مین گو یہہ سیدھے ہین سادے غریب سی
پہر مدعا ہی کیا ہی قرار و شکیب سے
شعلے ہزارون اوٹھتی ہین دل کی قریب سی
تجہہ مین کہان ہین پوچھی کوئی عندلیب سے

ممکن بھی ہی ہماری کوئی صورت علاج
ای ہمدمو ذرا تو یہ پوچھو طبیب سی

عالم کو تختہ مشق جفا و ستم کیا
حاصل یہی ہوا تمہین اچھی ادیب سی

رغبت نہین ہی عکس سے بھی آپ کو آجکل
رکھتی ہین وہ آئینے قریب سی

ای ہمنفس خدا کی لئی کہہ سنا تو دو
تسکین دلکی ہوتی ہی ذکر حبیب سی

جو میری ساتھ اوسنی کیا وہ بھی پائیگا
بدلا ضرور لیگا خدا ہی رقیب سے

یہ بدگمان ہو نہین کسی گلرو کی عشق مین
لڑتا ہون روز باغ مین جو عندلیب سی

چہرہ کا رنگ دلکی طپش کسطرح چھپی
اخفای راز ہوتا نہین ہی طبیب سی

صحت کسطرح نہین ہوتی ہی شور کو
تدبیر کوئی پوچھ خدارا طبیب سی

اب میرا ایک ایک زخم دل ناسور ہے
اور اب ہر زخم کی فریاد رشک صور ہی

غیر سی آنکھین لڑین اور مجھسی رہتا ہی حجاب
اس ادا سی مدعا کیا اور کیا منظور ہی

عمر بھر گردش مین گذری پر نہ پایا کچھ سراغ
منزل مقصود اپنی ہای قسمت دور ہی

تو ذرا برقع اوٹھا دیجی دکھا دیجی جمال
آپکی بس اک تجلی میرا سینہ طور ہے

حسن ادا کی دیکھتا ہون ہی نرالی ہی ادا
وہ ستمگر ہی فرشتہ یا پری یا حور ہی

کسکے رخسار مصفا کا تصور آگیا
جسطرفسے دیکھتا ہو دل سراپا نور ہی

مجھسے کیا آئینہ سی ہی اوسکو نفرت ہوگئی
شان اوسکی خود نمائی کی غضب مغرور ہی

دیر کیا ہی تم ہی ہو معشوق مرضی آپکی
ظلم کرنیکا ہمیشہ سی اگر دستور ہی

کیا سوا میری کسیکا خواب مین آیا خیال
کیون نگاہ ناز تیری اسقدر مخمور ہی

کیا کہون کس سے کہون اک سخت حیرانی مین ہون
دلمین لاکھون ولولی ہین پر زبان معذور ہی

ای حیرا وسکی وبال جان ہوئی ہی زندگی
مبتلا زلف پریشان کا تیرا رنجور ہی

انتظار جلوہ دیدار مین کب تک مرون
دم نکلتا ہی یہان اور انکو نا منظور ہی

شور صاحب تو کسیکی چشم میگون کا ہی مست
تیرا ہر لفظ سخن ایک کیف سی معمور ہی

جب سی مشق خرام ہوتی ہی
آفت اک صبح و شام ہوتی ہی

آرزو میری اور انکی کشش
دیکھنی کب تمام ہوتی ہی

پہلی دل دینی مین صبوح ہوا
جانکی اب روک تھام ہوتی ہی

دیکھکر ابر اور ساقی کو — پھر رہے توبہ حرام ہوتی ہی

پختہ مغزون سی جو نہین ملتی — وہ طبیعت ہی خام ہوتی ہی

زلف و رخ کا ہی ورد مجکو مدام — یون میری صبح و شام ہوتی ہی

دل پہ لکھتا ہون روز نام صنم — مشق اسکی مدام ہوتی ہی

آرزو کو میری نہ کیون ہو ناز — اون سی کب ہمکلام ہوتی ہی

قطعہ

برہمن سی تو ایک مدت سی — کب میری رام رام ہوتی ہی

ہان مگر میکدہ مین شیخ سی تو — یاد اللہ دوام ہوتی ہے

شور ہی کیا ہی شایق شہرت
سب کو امید نام ہوتی ہے

مرض ٹہری یہ حالت وہ نہین ہی — جو بچ جاؤن یہ نوبت وہ نہین ہی

وہی تم ہو وہی ہم ہین مگر یار — میری جانب طبیعت وہ نہین ہی

ملی گو حور ہی جنت مین ہمکو — پہری تجھسی یہ منت وہ نہین ہی

ذرا سی بات پر ہم تم سی بگڑین — تمہاری سی یہ عادت وہ نہین ہی

داغ نکل جائی یہ حسرت وہ نہین ہی

ٹھہرنے دے کسی جا ایک دم کو
دل وحشی کی وحشت وہ نہیں ہے

دوا ہو یا دعا ہو کچھ موثر
ہماری بس یہ حالت وہ نہیں ہے

ملے مانگے سے ہے بوسہ جو ہمکو
ہماری یار قسمت وہ نہیں ہے

تمہاری سرو قامت سے ہو بڑھکر
جو آتی ہے قیامت وہ نہیں ہے

قسم کھاتا ہوں میں سر کی تمہارے
تمہیں مجھسے محبت وہ نہیں ہے

نہ وہ ہے جشن جمشیدی نہ وہ لوگ
لگے دل کیا یہ صحبت وہ نہیں ہے

تجاہل سے میری مرقد پہ بولے
جو ہم سمجھے تھے تربت وہ نہیں ہے

جو دیکھا غور سے جنت کا نقشہ
تیرے گھر کی سی صورت وہ نہیں ہے

شب فرقت میں جو پایا مزہ شور
سواے وصلت میں لذت وہ نہیں ہے

عشق کی آثار جب صورت سے ظاہر ہو گئی
پھر تو وہ مجھسے بہت رنجیدہ خاطر ہو گئی

بیچ میں پہلے خدا کو دیکے قصہ طے کیا
واہ دو دن ہی نہ گذرے تھے خفا پھر ہو گئی

سامنے اوس تیغ ہجراں کی نہ ٹھہرا ایک بھی
آئی تھی جو سر کو دینے ساری تیر پھر ہو گئی

عشق کی پہندی سی جانبر کوئی دیکھا نہیں
مدتوں تڑپھا کئی آخر کو آخر ہو گئے

واد خواہ ہونگا جو محشر مین نظر آیا ہجوم
بن بنا کر سب سی پہلی خود وہ حاضر ہو گئی

تیغ و خنجر سی تمہاری جان تھی کسکو عزیز
سخت جانیکی سبب ہم ہی قاصر ہو گئی

آگی سب دور رز کو دنیا مین بچا ہی بہت
بی ثباتی دیکھکر رخصت مسافر ہو گئی

پہلی تو دل لیلیا پھر یکبہ نظر کو پھیر کر
پھیر بجان لینیکو غیر و نکی وہ مخبر ہو گئے

شور تو نی راز دل اپنا چھپایا تو بہت
پھر تیری صورت سی سب لوگ اوس سی ظاہر ہو گئی

ایک ٹھوکر کی ایک پائی ہی
جان دی آبرو بچائی ہی

بات وہین پہلی اک آئی ہی
گر کھون اوسکو تو برائی ہی

مجھہ مین تو سر بسر برائی ہی
آپ مین جانتی کیا بھلائی ہی

تیغ اوسکی پڑیگی جسکی گلی
ایک ہی ہاتھہ مین صفائی ہی

زلف کہتی ہی جو دام تک میری
ہر کسی کی نہین رسائی ہی

اوسکی کچھلی کہتی ہی پیچھا نین
جو قدم رکھی اوسکی آئی ہی

کیا خدائی ہین تیری بار خدا
میرا حصہ غم جدائی ہی

شکوۂ غیر پر کبھی اوس نی
ہم سی بیجی قسم نہ کہائی ہی

ہاتھ پہ رکھہ کی سر کو لایا ہون
تیری قاتل یہہ مونہہ دکہائی ہی

بات جب دل مین ہی تو آئی ہی
مونہہ سی نکلی ہوئی پرائی ہی

عمر بھر اوس سے ہم جدا ہی رہی
یہہ خدا کی عجب خدائی ہی

ہر کسی سے بگڑتا ہے وہ شوخ
شور کی اوس سی پر بن آئی ہی

میکدہ مین ہمہ ہو مستانہ ایسا چاہیے
شور و غل جسکا مچی روزانہ ایسا چاہیے

کام وحشت سی رہا ہو جسکو اپنی عمر بھر
ڈہونڈتی پہرتی ہین ہم دیوانہ ایسا چاہیے

سنتی سنتی داستان میری اونہین نیند آگئی
بات کہتی ہین اسی افسانہ ایسا چاہیے

کیف دو تو ہی چہا گئی ایک جرعہ مین ملین
ہمکو ساقی بادہ و پیمانہ ایسا چاہیے

ہم ہون اور وحشت ہو اور کوئی نہو دی میرا
دلکو اپنی آجکل ویرانہ ایسا چاہیے

وہ ادا و ناز دکہلاؤ ہمین عالم پسند
جسکا عالم ہوئی معشوقانہ ایسا چاہیے

میں رگ جاں کی بناؤں کنگھیاں اوسکے لئے
زلف مشکیں کو تمہاری شانہ ایسا چاہئے

رخ پہ برقع ڈال کر زاہد ہوئی آئی گاہ گاہ
پاس مسجد کی بس اک میخانہ ایسا چاہئے

دیکھکر موسیٰ ہوئی غش سے جائیں اوس پر نفس
چاہئی تو جلوہ جانانہ ایسا چاہئے

کچھ نہ دیکھی اور جلی اندھا ہی ہو کر عشق میں
سچ تو یہ ہی شمع کو پروانہ ایسا چاہئے

واں کو رکھا قید میں اور جان لی مفت میں
اس وفا کی جرم میں جرمانہ ایسا چاہئے

دل پہ رکھی ہاتھ ہو کوئی تو جل جائی وہیں
دلجلونکا گرم آتش خانہ ایسا چاہئے

دکھ میں ہمدردی کری ہو صدق دل سے دردمند
چاہئے تو خویش اور بیگانہ ایسا چاہئے

جسطرح اللہ رکھی شکر اوسکا دمبدم
شور تیرا ہی دل مردانہ ایسا چاہئے

حال میرا تیری سوا نہ سنے
تو سنے کوئی دوسرا نہ سنے

ہوں میں بندہ گنہگار بہت
کیا عجب گر میری خدا نہ سنے

چوک لگتی نہیں ہی پتھر کو
سنگدل تجسی ہی سوا نہ سنے

کچھ بھی غیرت ہو گر تجھی اے دل
بات کوئی بھی ناروا نہ سنے

درد اپنا بس اوس سے کیا کہیے — ہای جسنے کبھی سنا نہ سنے
میری مونہہ سے تو کب یقین ہو اوسی — غیر سے میرا مدعا نہ سنے
آشنائیکا بس یہی ہے مزا — آشنا کی یہی آشنا نہ سنے
ہاتہہ کانون پہ رکہلے اوسنے — تا کہ کچھہ میرا مدعا نہ سنے
دیکھیے سننی مین ہی فرق سدا — ہر کسیکا کبھی کہا نہ سنے
کان مین گل کی عندلیب کا راز — گلچین یون کہتا تا صبا نہ سنے
ہی بہلا جو سنی بہلا سب کا — اور کسیکا کبھی بُرا نہ سنے

کہتی ہین شور چپ نہین رہتا
جب تلک کچھہ بہلا بُرا نہ سنے

چرخ ہی چکرایا پہونچی اوسپہ جب نالی میری — بوا ایہہ آکر کہا تسی پڑ گئے پالی میری
ٹیکی وہ غیرون مین میرے ہوش اوڑا نیکی لیے — کس ادا سی جہومتی آتی ہین متوالی میری
زلف دکہلا کر کی اوسنی سبکے آگی کہہ دیا — یہ پہنچھو مین کی کسیکو مونہہ چڑہی کالی میری
جب کہا مین نی کہ جان دیتے ہین چاہت مین تیری — بولی تم کب سی ہو سمجھے چاہنے والی میری

[illegible] جب سے متوالی میری
[illegible] متوالی میری

خار صحرا کی ہی دلمین ہای یہ غم چبھ گیا
پھوٹکی روی وہان جب پانو کی چھالی میری

اف ری گرمی عشق کی مین سر سے پاتک جل بنا
پر سلامت وہ ہین آتش کی پرکالی میری

بیکسی کا کون پرسان ہی بجز تیری خدا
ہوگی کب مجھسی جدا یہ پہر گی بالی میری

ہای پرسان حال میری تم نہین ہوتے ہو
اور بہت دلسوز ہون گی پوچھنی والی میری

قدر گوہر کی نہین اشکونکی آگی کچھ ذرا
یہہ تو کر کی صاف شیشی مین ہین بسالی میری

جان لیکر ہی رہی انجان مجھسی حیف ہی
شاہد اسکی ہین بہت جاننی والی میری

رہتی ہی جو پرورش غم کی میری گھر سی مدام
کہتا ہی وہ خوش رہینگی پالنی والی میری

تیغ ابرو اور مژہ کی تیر او ریچھالی صنم
کیا کرینگی یہہ تو سب ہین دیکھی بھالی میری

وہ دم آخر نہ آی شور تو اُنکی خوشی
اور ہی ہمدرد ہین یہان رونی والی میری

موہنہ پھیر کی لب پہ پھر فریاد نہ آتی
قاتل کی اگر اولٹی چھری یاد نہ آتی

قامت سی اگر اوسکی تیرا سا نہ ہوتا
ایک بات بھی سیدھی تجھی شمشاد نہ آتی

گلشن سی غرض کہی نہ کچھ گلسی رکھا کام
اسیر ہی اطاعت تری صیاد نہ آتی

پژمردہ خزان سی وہ اگر گل کو بناتی
گھبراتی ہوئی بلبل ناشاد نہ آتی

ہوتا مجھی گر نالہ وزاری کا ذرا ضبط
ذرنگ تیری پہر بھول کی فریاد نہ آتی

گر جانکو تو عشق مین شیرین کی نہ کہوتا
پہر طرز محبت تجھی فرہاد نہ آتی

ہتہین اور یہی ترکیب ستانیکی ہماری
پہر قتل کی عادت تجھی جلاد نہ آتی

گر جاتے حورین مجھی جنت مین ملینگے
تو خواب مین بہی ہیری پیر یزاد نہ آتی

جب شور تیری داغ سی صحبت ہوئی رخصت
پہر روز یہ کیون طبع خداداد نہ آتی

دل ناداں تو پریشان کہا جاتا ہی
پہر نہ آئیگا کہان مان کہان جاتا ہی

خواب مین بہی نہین رہتا ہی وہ دلگی کہیت
جانی شب کو یہ میرا دہیان کہان جاتا ہی

دل تو وہ لی ہی گیا جان ہی حاضر ہی مگر
جسکو کہتی ہین کہ ارمان کہان جاتا ہی

تیر کی ساتھ جو پیکان چلا گہرا کر
دل یہ بولا میری مہمان کہان جاتا ہی

دشمنی کرکی ہین دوست تی لوٹا ہمدم
شدنی ہوئی جو نقصان کہان جاتا ہی

جان لیکر مجھی آزاد کیا ہی تو نے
دل سی اب تیرا یہ احسان کہان جاتا ہے

تیرا الم ۔۔۔ بیان کہان ۔۔۔

غیر کی گہر کو چلا گم شدہ بنکر جب مین — بولی کہو کسکو یہہ داستان لکہا جاتا ہی

آج تک بہید کسی پر نہ کہلا یہہ ہرگز — بعد تیرکی یہہ النسان کہان جاتا ہی

جوش وحشت سی جو گہبرایا تو یہہ بیان آیا — چہوڑ کر مجھکو بیابان کہان جاتا ہی

دل لیا تم نی مگر جان یہہ بولی روکر — جلد آنا تو میری جان کہان جاتا ہی

جیب و دامن تو کئی نذر تیری دست جنون — لیکے اب میرا گریبان کہان جاتا ہی

داغ دل لخت جگر جمع کئی ہین کیون شور
کچھ تو فرماؤ یہہ سامان کہان جاتا ہی

کوئی پوچھی ہمی کیون آئی تہی اور کیونکر گئی — روتی آئی اور ہمین ہنسا یہہ ہم ہنسکر گئے

غور کی تو تم ہین دیکہی تہی پری پیکر اے صنم — آدمی ہوکر خدا جانی کہ تم کس پر گئے

کیون نہ ہو نفرت ہماری شکل سی اونکو ندیم — جب ہمین آئینہ مین دیکہا اپنی صورت ڈر گئے

جانتے تہی جب او ہین تم دشمن جان خوب سے — پہر وہان سے پہری طالب ناحق دل مضطر گئے

تمسی ہی دنیا مین دیکہی سنگدل ہمنی نہین — میری مرقد پر بجای پہول پتہر دہر گئے

غل مچا کر تو نی واعظ مغز کو خالی کیا — لی ہماری کان تیری وعظ سنکر بہر گئے

قبر مین رکہکر مجہی افسوس پہر آیا نہ ایک
چشم گریان نی ہماری کردیا طوفان بپا

ہیری مرتی ہی میر جانب سی صدہا مرگئے
اسقدر روئی کہ سب غنچگین جل تہل بہر گئے

ہم تو اونکی ملنیکی ای شور کہا بیٹہی قسم
حضرت دل پر خدا جانی ادہر کیونکر گئے

یہہ اشاری ہین تیری چتون سے
پہر رہی ہو نہین دوست دشمن سے

اپنا صحرا مین بہی نہ کوئی ملا
خار اولجہتی ہین مرے دامن سے

اوسکی ہستی ذیانت ہی اوسکا
آج لڑتا ہون جان کی سوسن سی

غیر نی کا نہین ہی کچہہ بہونکا
آج مجہسے ہین کچہہ یہ بدظن سی

دوست جب ہوگئی ہین دشمن جان
پہر شکایت نہین ہی دشمن سی

یہان بہی اگر عذاب قبر رہا
یہہ صدا آئی میری مدفن سے

دل نالان سی یہان سے ناکین دم
تم بہی شرما دو چشم پر فن سے

وہ تو بیٹہی ہین پردہ کی اندر
جلوہ باہر کہڑا ہی چلمن سے

زلف کہتی ہی سبکی مونہ پر یون
کم نہ سمجہو مجہی بہی ناگن سے

تہا الف لام میم کا جو سبق
ہی الم دوست اپنا بچپن سے

میری دن کیسی ہین بتا تو سہی
یہہ سوال اپنا ہی برہمن سی

آسمان وزمین سب ہے چکرائے
شور تیری صدای شیون سی

دیکہا تو ملک عشق کا نقشا ہی اور ہی
جینا وہانکا اور ہی مرنا ہی اور ہی

بت خانہ مین جو دیکہا تماشا ہی اور ہی
صورت وہانکی اور ہی جلوا ہی اور ہی

ہم چاہین تمکو دیکہہ کی تم غیر پر مرد
محشر مین بہی نہ ٹلی ہو یہہ جہگڑا ہی اور ہی

مونہہ سی نہ بولی سر سی کہیلی ہزار حیف
دیوانہ ہی یہہ اور ہی سودا ہی اور ہی

دل تو جہان نہین ڈہونڈہی نظر دیکہی وہ روشنی
جی چاہتا ہی جسکو وہ جلوا ہی اور ہی

مرتا ہی اکطرف کوئی جیتا ہی اکطرف
آنکہونکا آپ کی یہہ اشارا ہی اور سے

وعدہ کیا تہا مجہسے گئی شب عدو کی گہر
یہہ چال یہہ روش یہہ پردا ہی اور ہی

قامت کو دیکہہ تیری قیامت نہ اسکی
سوتیکو جو جگای وہ فتنا ہی اور ہی

وہ آئینہ کو دیکہہ کی حیرت سے بول اوٹہی
اسمین تو آج دوسرا جیسا ہی اور ہی

پوری کسی سی ہوگی نہ میری بجز خدا
یہہ دل ہی اور ہی یہہ تمنا ہی اور ہی

محشر مین میرا تیرا نہ انصاف جب ہوا
بولی فرشتی یہہ نیا قصّا ہی اور ہی

کیسا ستم ہی کیسا غضب کیسی ہی جفا
ہم خود ہی مرتی ہین ہمین بیخودی اور ہی

وہ صبر ہی ہمین کہ جو پانی ہو سنگ بہی
یہہ خون اور ہی یہہ پسینا ہی اور ہی

وہ کہر کی قتل مجکو لگی کہنی ہنسکی یون
اسکی تڑپہہ کا دیکہو تماشا ہی اور ہی

آتی ہوی نہ دیر کہ جانیکی جلدی ہی
جتنی خوشی ہوی تہی غم اتنا ہی اور ہی

اس موت کی مرض کا جہان مین نہین علاج
ہمکو جلاتا ہی جو وہ مسیحا ہی اور ہی

گہیرا گیا ہی شور کا ہندوستان مین دل
اب جائیگا فرانس ارادا ہی اور ہی

جل جل کی کیون نہ خاک ہو مجہمین لگی داغ سے
شعلی زبان تک آنی لگی اس چراغ سی

پہولی نہین سماتی ہین جامہ مین اپنی وہ
آئی بہار دیکہہ کی دشمن کی باغ سی

اوسکی تجلی دیکہہ کی دل جل اوٹہی بہت
لاکہون چراغ جلتی ہین ایک ہی چراغ سی

عمر رواں کا کچہہ نہ ملا آج تک نشان
چلتی ہین آرزوان مین اوسکی سراغ سی

دونو جہان کا کیف ملا ایک جرعہ مین
ہی زندگی صراحی و جام و ایاغ سے

لو اب تو بوی گل سی ہی ہوتا ہی درد سر
دم ناک مین ہی اونکا ہی نازک دماغ سی

سوز جگر سے بجھتی رہو دل جلو ذرا
دیکھو نہ آگ لگ اوٹھی گہر کی چراغ سی

درد و الم سی چھوٹ کی پایا ہی خوب چین
کنج لحد مین سوے ہین کیا کیا فراغ سی

مایل ہو شور کیونکہ نہ اون کی کلام پر
شاعر جہان مین کم ہین حقیقت مین داغ سی

تیکھی نظرون دل چرانا کوی تمسی سیکھ جای
اوسپہ پھر بالا بتانا کوی تمسے سیکھ جاے

دلمین اگر لوٹ جانا کوی تمسی سیکھ جاے
کعبۂ مقصد کو ڈہانا کوی تمسی سیکھ جای

دلکو لیکر جان کھانا کوی تمسی سیکھ جای
دوست کو دشمن بنانا کوی تمسی سیکھ جای

باتون باتو نمین مجھی اعداسی برہم کر دیا
دو کو آپسمین لڑانا کوی تمسی سیکھ جای

پانو مین مہدی لگا کر خون رولایا مجکو ہای
آگ پانی مین لگانا کوی تمسی سیکھ جای

حسن سے پرا تر ایہانتک آسمان پر چڑہ گئی
سبکو نظرون سے گرانا کوی تمسے سیکھ جای

چور سی مہدی کی کہتی ہو کہ دلکو لی چرا
چور کو چوری سکھانا کوی تمسے سیکھ جاے

بات پر دشمن کی لانا تمکو ایمان سہل ہی
چہوٹ تمکو سچ کر دکہانا کوئی تمسی سیکھ جای

پہلی دل مین کی جگہہ اور پہر وہانسی چل دیے
ہنستی ہنستی پہر رلانا کوئی تمسے سیکھ جای

ہم تو دنیا مین ہمیشہ خاک پا عالم رہی
خاک مین عالم ملانا کوئی تمسے سیکھ جای

شور نالونکا تمہاری ہر جگہہ اک شور ہی
اسطرح سے غل مچانا کوئی تمسی سیکھ جای

نیم بسمل ہو کی تڑپہین ہم تمہارے سامنی
اور تڑپ کر پہر نکالین دم تمہارے سامنی

حشر مین اسکی سوا کیا اور دیکہی گا کوئی
مر رہا ہی تمپہ ایک عالم تمہاری سامنے

جنبش لب سی تمہاری ہی تو مردی جیتے ہین
بیٹہی ہین چپ عیسی مریم تمہاری سامنے

تم اوہی سنکر نہ گہبرانا بہت تمکو قسم
آہ و نالہ ہم کرینگے کم تمہاری سامنی

تم سنو اوسکو تو پہر تمکو بہی کچہہ آئی مزہ
ورنہ بی جا ہی بیان غم تمہاری سامنی

قتل کرنا ہی تو حاجت استخارہ کی ہی کیا
سر کو لائی ہاتہہ پر رکہہ ہم تمہارے سامنی

تم ہی تو سوچو کہ یہہ ان ہوئیگا اسکو نصیب
آج ہی صاحب میرا ماتم تمہاری سامنے

وہ بہی کیا دن ہو کہ آئی شب کبہی جو وصل کی
تم ہماری سامنی ہو ہم تمہاری سامنی

اب تو محرم سی ہی باتین تمنی کرنی چہوڑدین
آگیا پہر ہمسا نا محرم تمہاری سامنی

بخشش و اللہ تم انکی خطا جو کچہہ ہوئی
دست بستہ آئی ہین آدم تمہاری سامنی

شور کس کسکی خوشی اور غم گروگی تم بیان
اوٹہہ گیا اکہہ ہونسی اک عالم تمہاری سامنی

نہ مرتی ہین نہ جیتی ہین محبت ایسی ہوتی ہی
کری جو عاشقی تو اوسکی حالت ایسی ہوتی ہی

تمہاری یکبیک صورت ملایک نی کہا آہا
خدا کی شان ایسی اور قدرت ایسی ہوتی ہی

تیری تصویر کیا دیکھون کہ بگڑا نقشہ ہستی
ہزارون صورتون مین کوئی صورت ایسی ہوتی ہی

کبہی رستہ مین آنکہین چار ہوتی ہین فقط انسی
ہماری اونکی بس صاحب سلامت ایسی ہوتی ہی

تری جب بزم کو دیکہا تو قدرت حق کی یاد آئی
ہوا معلوم بس ہمکو کہ جنت ایسی ہوتی ہی

بنی رہتی ہین ہر دم وہ الم مین شکل انسانکی
بگڑتی جاتی ہی ہر دم مصیبت ایسی ہوتی ہی

میری آگی رقیبونسی بیٹہکر گفتگو کرنا
ذرا دیکہی کوئی ہمدم شرارت ایسی ہوتی ہی

تمہاری خوشخرامی نی تہہ و بالا کیا عالم
کہا کرتی ہین جسکو سب قیامت ایسی ہوتی ہی

رقیبونسی کبہی چہپ کر ہماری گہر ہی آئی ہین
ہماری حال پر گاہی عنایت ایسی ہوتی ہی

بجواب آفتاب داغ تم نی شور لکھہ دیا لا

بلاغت ایسی ہوتی ہی طبیعت ایسی ہوتی ہی

عاشق کا ہی یہہ کام کہ ہر دم جلا کری
اور جل کی خاک ہو تو وہی کیمیا کری

بوسہ جو خضر کو لب جان بخش کا ملی
ہرگز تلاش پہر نہ وہ آب بقا کری

ای چرخ کیا چہپانا غم ہی میری لئی
ہاں اتنا بوجہہ دی کہ جو مجہہ سے اوٹہا کری

مین نی کہا کہ دل کو رہا کیجیے زلف سی
بولی الجہہ کی کام یہہ میری بلا کری

مقصد کی راہین چرخ تو کرتا ہی روز بند
پہر عقدہ ہی مشکلات کی کون آ کے وا کری

قامت نی تیری شور قیامت مچا دیا
اب دیکہیے کہ فتنہ بپا چشم کیا کرے

مہندی لگائی تمنے وہاں ہم یہان سی
کیا دیکہیے کہ آگی کو رنگ حنا کرے

گردن کو یاد رخ ہی تو شب کو خیال زلف
اس مشغلہ کو تا بکی کوئی کیا کرے

رہنی دی میری خاک کو کوچہ مین یار کی
احسان اتنا کاش یہہ مجہہ پر صبا کرے

قطعہ

مین نی کہا کہ مرتا ہون مین تمپہ ای صنم
گر حکم ہو تو جان بہی بندہ فدا کرے

بولی وہ ہنسکے یہہ کہ نہیں اس سی فائدہ
بہتر تو اسکو جان جو یاد خدا کرے

داغ
دنیا میں کوئی لطف کسی کا نہ اٹھا سکے
جنت میں [illegible] سے

دل سا عزیز لیگیا جب چھین دلربا
پھر جان کو پاس رکھہ کی بھلا شور کیا کری

دل جو قربان سر حق ہو تو بڑا دل ہی وہ ہے
ورنہ جو دعوی باطل کری باطل ہی وہ ہی

قتل بی جرم جو کر ڈالی تو قاتل ہی وہ ہے
جان تڑپھہ کر کی جو دی پائے تو بسمل ہی وہ ہے

بعد مرنی کی خدا قبر کی صدمو نسی بچای
پہلی طی کرتی ہر اک شخص کو منزل ہی وہ ہی

قدر انسانکو ہوس کھوتی ہی دم مین نادان
جو قناعت کا ہو پابند تو عاقل ہی وہ ہے

عقدہ اوس زلف مسلسل کا کسی سی نہ کھلا
اس جہان مین کوی مشکل ہی تو مشکل ہی وہ ہے

چاند سی تم رخ انور کو ملا کر دیکھو
نقص جسمین کہ نہ نکلی مہ کامل ہی وہ ہی

گل و گلشن کی رگ پی مین جو کر جائے اثر
نغمہ خوش ہی وہ جسے شور عنادل ہی وہ ہی

جانکو راہ خدا مین جو تصدق کر دی
وہ بڑا دل ھی بڑا دل ھی بڑا دل ہی وہ ہی

باغ ہو گلبدن ہو ساقی گلفام بھی ہو
گر میسر ہو کبھی زیست کا حاصل ھی وہ ہی

عدل کی بیٹھہ کی کرسی پہ کری صاف انصاف
حق بجانب ہی وہ ہی منصف عادل ہی وہ ہی

ہر دل آرام کو جو رام کری شور بشر

ہی عمل اوسکا زبردست اور عامل ہے وہ ہی

کیسکو لطف دنیا زر کی ہی حاصل سے ملتے ہیں
مزا جینی کا ہمکو تو کچہ اپنی دلسی ملتا ہی

ہی ہمیں نور کا جلوہ اور اوسمیں داغ کا نیہ
تمہارا روی تابان کب مہ کامل سی ملتا ہی

نہ کیونکر فخر ہو اپنی سیہ بختی پہ اب مجکو
میرا داغ سویدا جو تمہاری تل سی ملتا ہی

کہا میں نی کہ دل لیکر بہی تم ملتی نہیں مجہ سے
تو فرمایا کہ دل والا کہیں بیدلسی ملتا ہی

ہم اس ظاہر کی ملنیکی نہیں قایل ہیں دنیا میں
خدا میں اوسکی باطن پر جو کوئی دلسی ملتا ہے

نہوگا خوش نصیب اتنا بہی کوئی تجہسا اے قاتل
مزا کیا تڑپنے کا تجہی بسمل سی ملتا ہی

ہمیں کون و مکا نکی سیر سے کیا کام ہی ہمدم
یہاں لطف دو عالم یار کی محفل سی ملتا ہی

بنا میں اہل دنیا آسمان پر گہر تو کیا حاصل
مزا آرام کا زیر زمین توکل سی ملتا ہی

مسیحا بہی تیری یہ مشکلیں مجہ سے نہ حل ہونگی
تیرا دیدار اے مشکل کشا مشکل سی ملتا ہی

نہیں ممکن کہ ہوجائیں برابر ادنی و اعلی
زمانہ میں بہلا جاہل کہیں عاقل سے ملتا ہی

ہمیشہ خوف جان ہی بحر ہستی میں شناور کو
مزا چواہن کا ہی شور وہ ساحل سی ملتا ہی

ابتو اون سی دوبدو ہونی لگی
جابجا گفتگو ہونی لگی

اونکی طرز گفتگو دیکہو ذرا
کل تو تم تہی آج تو ہونی لگی

ہی تیری تصویر کو بہی احتیاط
کیون میری وہ روبرو ہونی لگی

زندگی سے اسقدر جی بہر گیا
موت کی اب آرزو ہونی لگی

ہم بتون سی ملکی پچتائی بہت
اب خدا کی جستجو ہونی لگی

خود بخود اعدا سی وہ بگڑی ہین آپ
پہر ہماری آبرو ہونی لگی

ابر آیا ساقی میکش اوٹہو
رونق جام وسبو ہونی لگی

عشق نی رسوا کیا یہانتک مجہی
میری شہرت کو بکو ہونی لگی

بی ثباتی دیکہہ کر گلشن کی شور
گل سے رخصت آج بو ہونی لگی

گہر نکلی وہ جو اونکی دلمین ہوگی
پہر بجائی گذر مشکل مین ہوگی

خدا جانی وہان پہونچینگے کسطرح
مصیبت پہلی ہی منزل مین ہوگی

گئی تہی بیجانسے لیکر بار عصیان
ہماری روح کس مشکل مین ہوگی

کرون کیا کیا شکایت خود سمجھ لو
جو مونہہ سی نکلی ہی وہ دلمین ہوگی

تمہاری رخ کی سی ہرگز تجلے
نہ محشر تک مہ کامل مین ہوگی

پڑیگا جب کہ اچہا دست قاتل
تو کیا حسرت دل بسمل مین ہوگی

اگر ہم جانتے تو دل نہ دیتے
کہ دیکر جان اس مشکل مین ہوگی

رکہو سر ہاتہہ پر وہان جانے والو
قیامت کوچہ قاتل مین ہوگی

نپائینگے کبہی جنت مین ہرگز
جو آرایش تیرے محفل مین ہوگی

اگر جنت مین یاد آئی تمہاری
گذر اپنی بڑی مشکل مین ہوگی

جواب وصل پاکر اون سے ای شور
غضب حسرت دل سایل مین ہوگی

تری صورت نظر مین پہرتی ہی
برق سے چشم تر مین پہرتی ہی

نہ ملا قبر مین بہی چین اوسی
روح پہر میری گہر مین پہرتی ہی

مٹ گئی نقش پا پہ ہم اوسکی
روح پہر رہگذر مین پہرتی ہی

گردش چشم اوسکی ای ہمدم
تیر بنکر جگر مین پہرتی ہی

عرش تک ہو نہ آئی آہ اوسکی
پہر تلاش اثر مین پہرتی ہی

آج آمد ہی کیسکی گلشن مین
بلبل اوسکی خبر مین پہرتی ہی

پایا پتا نشان نہ عمر روان
خلق کیون بحر و بر مین پہرتی ہی

دیکھتے ہی ہو نگاہ پہیر کے تم
تیغ اولٹی جگر مین پہرتی ہی

رقص مین شور اوسکے طرز ادا
نیکے چکر نظر مین پہرتی ہے

وہ بہی کیا دن ہہی کہ تمسی تہی ملاقاتی
اور طرفین مین ہوتی تہی مدارات نئی

داغ دل لخت جگر نذر کو لایا ہون مین
لیجئے دور سی منگوائی ہی سوغات نئی

کبہی شوخی سی رولاتی ہو ہنساتی ہو کبہی
ہی عجب طرز کی چہیڑ کی بات نئی

دیکہکر دور سی چپ چاپ لیا کرتی ہو دل
تیری تصویر مین ہی بات نئی گہات نئی

غیر کی ساری بہلی میری ہی ہر بات بری
مجھہ پہ یہہ ہوئی لگین اتنو عنایات نئی

بی خطا مجکو دیا حکم سزا کا اوس نی
یہہ ملی میری وفا کی ہی مکافات نئی

گردش چشم سی افلاک ہی چکرا ہی دئے
ہمنے دیکہی نہین ایسی تو کرامات نئی

شور کیونکر تری گفتار نہ شیرین ہووی
کہ ہی ترکیب نئی طرز نئی بات نئی

ارمان نہین کسیکی ملاقات کا مجہی
آتا نہین مزا ہی کسی بات کا مجہی

دن تو تمہاری ہجر مین مشکل سی کٹ گیا
کہٹکا لگا ہوا ہی نخصب رات کا مجہی

میری بدی عدو سی ظرافت کی ساتہہ ہی
سب بہید کہل گیا ہی تری کہات کا مجہی

کہلو پہلا برا ہی مگر سو تہہ سمبہال کر
تلوار سی ہی زخم فزون بات کا مجہی

کٹتے شب فراق شکایت مین خوب ہی
آتا ہی اوسمین لطف حکایات کا مجہی

ساغر ہو می ہو ساقی ہو سبزہ ہو یار ہو
بہاتا آسمان ہی خوب ہی برسات کا مجہی

کرنا عدو کو سرخرو ہر دم کہلا کے پان
دنیا نہ زہر اپنی کبہی ہات کا مجہی

اپنا گلا ہی گہونٹتا ہی پہر بہی نہ نکلا دم
ارمان ہی انتو مرگ مفاجات کا مجہی

میری بدیسی یار عدو رہتا ہی نہین
اندوہ اوسکی رہتا ہی ہر بات کا مجہی

کیا کہنا شور ہی تری کہنے کا واہ واہ
ہی لطف ہر کلام خوش آیات کا مجہی

کہتا ہون ہمنشین میری مان جای | آتا ہی دلمین گر تو نہ پہر جان جاییے
مجکو سنائی آئی ہین کس التفات سے | دلکی کشش کی آج تو قربان جاییے
ہی رنگ زرد میرا تمہارے ہجر مین | بہولی اگر ہو شکل سی پہچان جاییے
آتی ہی دیر کیا ہوی جان نکلی پڑ گئی | گر ٹہرتی نہین ہو سیر پہچان جاییے
کرتی نہین ہین یاد جو وہ بہول کر ہمین | جی چاہتا ہی آپ ہی مہمان جاییے
اللہ ری شوق قتل کہ قاتل سی کہتا ہون | جلدی اوڑادی سر سے ترے قربان جاییے
دیکہا ہی رات خواب مین کس گلعذار کو | دل چاہتا ہی سوی گلستان جاییے
حسرت نہ دلکی نکلی نہ کچہ آرزوی دل | افسوس اس جہان سے پر ارمان جاییے
یا وہ خدا ہو دلمین دم واپسین تلک | جب جاییے یہان سی بہ عرفان جاییے

دل پر ہے داغ درد و الم دم کیسا تہمے
ای شور اس جہان سی بہ سامان جاییے



تری قہر کی جب نظر ہو گئی | تو دنیا ادہر کی ادہر ہو گئی
رسا چرخ تک آہ گر ہو گئی | زمین بہی یہ زیر و زبر ہو گئی

اس تری شان کے قربان جاییے

داغ
شب وصل ضد مین بسر ہو گئی
نہین ہوتے ہوتے سحر ہو گئی

درازی جو زلفونکی یاد آگئی | تو قطع امید سحر ہو گئی
نپایا عدم مین بھی اوسکا نشان | کدہر جانی گم وہ کمر ہو گئی
دُر اشک میری ہین وہ آبدار | کہ خاک آبروی گہر ہو گئی
اوٹھی بیٹھکر ہم نہ کوچہ سی تیری | اوسی در پہ اپنی گذر ہو گئی
رہی زلف پیچان مین پیچیدہ ہم | تمام عمر اسمین بسر ہو گئی
طبیعت جو لگتی کسی جا نہین | کہین یہہ بھی شاید اودہر ہو گئی
رہی ساتھہ اپنی تو جان بھی نہ ہائے | کہ آخر جدا وقت پر ہو گئی
رولاتی ہی اب خون ہر چشم تر | خدا جانی کسکی نظر ہو گئی
یہہ ممکن نہین ہو نہ تاثیر و بیان | خبر میری نالونکی گر ہو گئی
دیکہایا زمانہ نی کیا انقلاب | کہ معدوم قدر ہنر ہو گئی

رہین باغ عالم مین کیا شور ہم
ہوا اسکی اب پر خطر ہو گئی

تہی یہہ کسکی حکم سی یارب نکلوائی ہوئی | موت بہی آئی تو میری پاس گہبرائی ہوئی

ہاے نکلی کیون نہ کی جینی کہ ہوتی سرخرو
اس لئے بری ہی روز محشر سخت رسوای ہوے

آپکی قول و قسم کا کسطرح ہو اعتبار
اور قسم بہی وہ کہ ہی جہوٹی فقط کہای ہوے

جب کہا خوف قیامت ہی کچہہ تو وہ بولی
کیا کرینگی ہی ہماری ٹہوکرین کہای ہوی

آج تو کچہہ آرزو کی شرم تم رکہہ لو ذرا
آئی ہی وہ جہپ کی دلہن اور شرمای ہوے

دلکو جب مانگا تو وہ ہنسکر یہہ فرمانی لگی
دی نہین جاتی جو ہوشی مفت آئی ہوے

خاک مین ملکر اگرچہ درد و غم سی چہٹ گئی
گوشۂ مرقد مین بہی ہی قید تنہای ہوی

سرو قد ہی گل سا چہرہ نرگسی آنکہین غضب
تیری زیبای ہی او پری اپنی اترای ہوی

وادی وحشت مین نکلی شور جب کرتی فغان
پیچہے پیچہے سنگ طفلان آگئے شیدای ہوے

ہی وہ رو دادہ کی صورت جو بل کہای ہوی
کیا بلا گردش کی کاکل پر ہی چہے آئی ہوی

تیری قامت پر قیامت ہی تو عاشق ہو گئے
یہہ تو رعنای غلط کی گہر سی تہی پای ہوی

زندگی اور موت دونو دیکہہ مجکو ڈر گئین
یہہ ہی گہبرای ہوی اور وہ شرمای ہوے

نامۂ اعمال پڑہ پڑہ کر فرشتی تہک گئی
حشر مین کیا میری رسوای سی رسوا ہوگی

کیا گل رخسار پر زردی سے میری چھا گئی	دوستو تکی شکل ہی کچھ آج مرجھائی ہوئی
ناتوانی سی نہ اوٹھی در سی اوسکی بیٹھکر	بیقراری کی جگہہ حاصل شکیبائی ہوئی

کیا بلا پیچھے پڑی ہی شور کی اندھیرے سے
زلف کافر پیچتی ہی اوس سے جو بل کھائی ہوئی

نکالیں جسپر تیر لگی ذرا بنکر جوان پھرتی	اگر دو روز کو آجائی یہ عمر رواں پھرتی
بہار تازہ گل پر پھولیو اتنا نہ ای بلبل	کہ آنی والی ہی اکدن وہ فصل خزاں پھرتی
چلی مرقد کو ٹھوکر اکر تو میری روح یہہ بولی	کہ ایسی مہربانی مجھپہ کرنا مہربان پھرتی
نکلکر تیر کا پیکان چلا دیسی تو دل بولا	کرم کرنا تم اس گھر میں میری جان جان پھرتی
نزاکت سی میری گردن پہ چلکر رہ گیا تسمہ	تمہیں لازم ہی اس خنجر کا کرنا امتحان پھرتی
بتو تکی تلخ کامی میں مزا ہی قند کا حاصل	ملیں آئیں دعاؤنکی عوض میں گالیاں پھرتی
ذرا پایا دا گر دست جنون چاک گریباں کا	تمنا ہی اوڑا کر دیکھوں اسکی دھجیاں پھرتی
گردن کیا بار ما کا نا ہی تنی اسکو دانشو لیتی	مگر کٹتی نہیں چلتی یہہ میری زبان پھرتی
وہ قاتل چلدیا اک ایں کر سر چلا دیئے ہاں	مزہ شوق شہادت کا یہی کہتا ہی یہاں پھرتی

چلی کوچہ سی اوسکی ہم تو بولی ناتوانی ہے
کریگا اسطرف کو تو گذر ابہی توان بہی ہے

مری باد بہاری او خزان کی عمر بہر لوٹی
ولی باقی ہی اب تک رنگ زردی بوستان بہی ہی

بیان غمگین وصالت گذاری رات سب ہنسکر
رہا باقی ہماری دل مین اک راز نہان بہی ہی

سنا ہی نیند تو اوڑ لی لگی آنکہ تو انکو
وہ سنکر چل بسی الہی وہ لکی میرے داستان بہی ہی

نمکان ایسا نہ حسن ایسا زبان ایسی انکہ ایسی
غنیمت اور اقلیمونسے ہی ہندوستان بہی ہے

مزا جینی کا نیکی سی بشر کو ہوتا ہی حاصل
کہ بعد از مرگ اوسکی رہتا ہی نام و نشان بہی ہی

اگرچہ داغ بہی مشہور ہی شیرین کلامی مین
مگر تم شور ہو کر شور ہو شیرین زبان پر ہے

دوزخ سی کچہ غرض ہی نہ خواہش جنان کی ہے
پہونچونگا مین وہین کہ میری نیت جہان کی ہے

تیرچہی نظر سی سیکہو دکہادو الگ الگ
یہہ گردش فلک یہ گردش جان ستان کی ہی

جور بتان سی خاک ہوئے ہم تو اسلیے
خواہش نئی زمین کی نئی آسمان کی ہی

اب اوسکی کوئی ملنی کی صورت نہین ہی
دن شرم کا ہی رات مری دشمنان کی ہی

گر اوسکی ہاتہ سے ہو شہادت مجہی نصیب
وہ موت مجہکو زندگی جاودان کی ہے

ارض و سما سے ڈہونڈ کی لائینگے ہم تمہین
چہپنے کی جا ہی اُنکی سوا اور کہان کی ہے

رونق ہی شمع جسکے سرہانی تمام رات
یہہ دل جلی کی قبر ہی یا نوجوان کی ہی

ہم سر کو رکہہ کی ہاتہہ پہ آئی ہین پی طلب
حسرت نکال لیجے اگر امتحان کی ہی

اُردو مین شور تیرا ہی اک شور ہو گیا
تعریف ہند مین تیری شیرین زبان کی ہی

سوت مانگون تو نہین چاہتی غیرت میری
چہوڑ دون تنہا مین اوسی یہ نہین نیت میری

شوق کہتا ہی کہ اک بوسہ طلب کر اوس سی
ہم کہتی ہی کہ ڈرتی نہین جرات میری

ناتوانی سے تو گبرا ہی یہان تک نقشہ
میری تصویر سی ملتی نہین صورت میری

بعد مرنیکی بہی نکلون گا نہ کوچہ سی تیری
جب تلک پہلی نہ نکلی گی یہہ حسرت میری

مجہسے تم اور فلک غیر سبہی ہین غافل
سچ جو پوچہو تو ہی سب بُری قسمت میری

ناتوانی پہ میری رحم تو آیا اون کو
پہر یہہ غصہ سے کہا اونے نزاکت میری

گردش بخت سی مٹی ہی ٹہکانی نہ لگی
چہانتی خاک رہی روز یہہ وحشت میری

کہتا ہی وہ کہ زبان کاٹ لو ہرگشتہ کی
حشر مین تا نہ کری کوی شکایت میری

گل کترتی ہی مضامین بہار افزو کے
کیا غضب زور کی ہی شور طبیعت میری

چلہ کہلا کچہ نہ کسکا پر غضب کھینچ دیدہ ہی
کیا قیامت جاگ اوٹھی یا فتنہ خوابیدہ ہی

ابتو دشمن کی ہی آنکہومیں کھٹکنی ہو لگا
خار وقت ہی ہمارا یہ تن کاہیدہ ہی

تیر جب آیا میری دلمیں تو پیکان رہ گیا
صاف ظاہر ہی کہ تیر انداز ہی سنجیدہ ہی

دیکہ اوسکی چشم فتان جو کہ زندہ بچ گیا
دیکہنے والونمیں اوسکی پر غضب دیدہ ہی

عاشقی کا ہی عجب نقشہ نظر آیا ہمیں
جان تو جاتیکو ہی دل اودہر گرویدہ ہی

جب کہا مین نی کہ مرتی ہین تمہارے ہجر مین
بولی مرتا کیون نہین جب اسقدر غمدیدہ ہی

خون اپنا اپنی ہاتہونکر کی ہوتی ہین شہید
کس غضب کا تیرا یہ دست حنا مالیدہ ہی

آکی مرقد پہ میرے بولی کہ ہی کسکا مزار
کیا بہار افزا یہانکا سبزہ خودروئیدہ ہی

آج سر کو ہاتہہ پر رکہہ ہم جو مقتل کو چلے
لوگ بولی کیا اسکا سخت دل اور دیدہ ہے

شور کا جسنے پڑہا دیوان وہ کہنی لگا
کیا ہی مضمون صفا ہی اور ہر غزل کیا چیدہ ہے

میری سوز دل آتش فشاں سے — چلے ہی برق بچکر الاماں سی

دغا دیکر مجھے چلدی صد افسوس — خفا سمجھی میری عمر رواں سی

جو کہتا سچ تو پھر ہی ہیں برا کہتا — بھلی کو کچھ نہ نکلی تھی زباں سی

جہاں بیٹھو گی تم اک گام چلکر — اوٹھی گی شور فتنہ محشر وہاں سی

قدم جمتا نہیں ہی اب زمین پر — شکایت اپنی ہی اس آسماں سی

اوڑا ہی رنگ رخ وحشت ہی دلپر — بتاؤ تو کہ تم آئی کہاں سی

نہیں معلوم اب تک بھی ہوا یہ — کہ جائیں گی کہاں آگے کہاں سی

وہاں جان ہی یہ زلف کافر — بچو سب اس بلا ناگہاں سی

تمہاری چشم کی گردش نے پلیں — پہیر ہائی چرخ پر سو آسماں سے

رہی وحشت پہ اک حالت میں ہردم — کبھی گھر میں کبھی نکلی مکاں سے

شکایت ناتوانی کی ہی سب کو — جدا جاتا ہوں میں یوں کارواں سے

بھلے کو جو برا سمجھی ستم ہے — خدا محفوظ رکھے بدگماں سے

وہ بولے دیکھکر مجھکو خدایا

بچانا شور کے شور و فغاں سے

موت حق مین میری صحبت ہو گئی
چارہ سازو تمہین فرصت ہو گئی

حشر مین بہی جو حمایت ہو گئی
کس سے پہر اونکی شکایت ہو گئی

جب جنازہ کو اوٹھائینگے میری
آگے روتی ہوئی حسرت ہو گئی

آج آجائے تو احسان ہووے
پہر اجل کو بڑی دقت ہو گئی

حشر مین داد کا ملنا معلوم
کسکو فریاد کی طاقت ہو گئی

جب خدا ہی نے بنایا تم کو
شاید اوسکی ہی یہ صورت ہو گئی

جان دینے مین نہین عذر ہمین
گر اونہین لینے کی عادت ہو گئی

ہجر مین مرنا تو آسان ہے بہت
اون سے پر سخت ندامت ہو گئی

حضرت دل نہ کسی پر مرنا
جیتے جی تک تمہین ذلت ہو گئی

میٹھی باتون پہ نہ جاؤ اونکے
شور کچھ اسمین ہی حکمت ہو گئی

جو وہ زلف شکین سنور جائیگی
طبیعت پہر اپنی بگڑ جائیگی

اوڑاتی ہی کوچہ سی اوسکی صبا
میری خاک دیکھون کدہر جایگی

گذارین گی ہر حال مین عمر ہم
گذرتی گذرتی گذر جایگی

نہ نکلی گا گر کام تمسے کوئی
قضا تو میرا کام کر جایگی

کرونگا وہ نالہ مین اک حشر خیز
طبیعت تیری سنکی ڈر جایگی

دل و جان ہین نذر تیغ نظر
ادہر آئی گی یا ادہر جایگی

بچائی خدا دلکو نوک مژہ
کہ تو یار اوسکی اوتر جایگی

جو رونا یہی رات دن کا رہا
تو یہہ سر سے ندی گذر جایگی

کہان تک ستائین گے وہ شور شیک
طبیعت کسی روز بہر جایگی

نذر کو تیری فقط دم ہی لگا رکہا ہی
اور کیا پاس میری اس سے سوا رکہا ہی

مانگتی دلکو جو بہولی ہی دوبارہ ہو میری
طاق مین اپنی ہی دیکھو تو وہ کیا رکہا ہی

تیری پیکان کو آتی ہی خدا شاید ہی
دلمین چہپا اوسی پامین تی چہرا رکہا ہی

منتظر حشر کا ہون پیش کرونگا اوسکو
محضر قتل میری پاس لکہا رکہا ہے

جان فرقت مین کہین جلد نکل جای سے
کیون تساہل تو نی آنی مین قضا رکہا ہی

بجی مین ہی دست حنای سی کریبان بہلا
خون عشاق کو کیون تیغ نی روا رکہا ہے

جانکو نذر محبت کی تری کر بیٹھی
دل تیرا جانکی پہ ہم نی اوٹہا رکہا ہی

جان و دل لیکی ہی باز آئی نہ ظلم سی بت
اور کیا مین نی چہپا میری خدا رکہا ہی

کس نی دل چہین لیا شور تمہارا جبرا
شور تم نی جو یہ بل طرح مچا رکہا ہے

رشک کہاتا ہی جب آ میری کاشانی سی
یہ شرف اوسکو ملا یار کی آجانی سے

دل خود رفتہ کا احوال نہ پوچہو صاحب
فایدہ ہویگا کیا پوچہہ کی دلوانی سے

توبہ جب کی تو در میکدہ سی واسطہ کیا
ہی سبو سی نہ غرض خم سی نہ پیمانی سے

کون ہی واقف اسرار حقیقت ورنہ
ہی وہ ہی جلوہ نما مسجد و بت خانی سے

خاک جیسے کہ اوڑای ہی تیرے مجنون نے
نہ اوڑی آجتک ایسی کسی مستانی سے

دست افسوس ملا کرتا ہون اس حسرت مین
کہ نہ کچہہ سمجہا وہ ظالم میری سمجہانی سے

قطع ہی آمد و شد اونکی اور اپنی اے شور

کام آنی سے نہ اونکو نہ ہمین جانی سے

جی اولجھتا ہی میرا زلف کی سلجھانیسے
بعد مردن ہی رہا سوچ مجھی محشر کا
جیتے جیتے تک رہی مرتی رہی اوس قاتل پر
مین وہ پروردۂ غم ہون کہ از لسی مجکو
جام ہستی کا اب اپنا ہوا شاید لبریز
یہہ نہی تہمت پرواز ہی صیاد کہ تو

دل ہلاؤن مین پہنسا تنگ ہوا شانے سے
کچھہ ہی حاصل نہوا ہائی ری مرجانی سے
تہی غرض ہمکو فقط عمر کی کٹجانی سے
نہ ملی تہوڑی سی فرصت کبہی غم کہانی سی
آج خالی جو پہری آتی ہین میخانی سے
مجھہ پہ کرتا ہی میری رنگ کی اوڑ جانیسے

ای خارنج ہی ہی جانکی راحت سی سوا
شور خالی نہین الدم تیری شکرانی سی

وحشت وحشت سی نہین ہم تو نکلنے والی
روکون گر آنکھہ سے انکو تو یہہ سر سے نکلین
اونکی پانوکو نہ کیون سر پہ چڑہا دن اپنے
ہو چکا اب تو مسیحا سی ہی بس اپنا علاج

منزل عشق کی دشوارین ہین چلنے والی
شعل فوارہ ہین آنسک اوچہلنے والی
شیشۂ دل کی یہہ سینے مین کہلتی والی
ہم وہ بیمار نہین جو ہون سنبہلنے والی

اشک خون چشم سی جاری ہی صد شکر ہے
ہین جا کیطرح ارمان نکلنی والے

ہو گئی گریہ سی نہ فرصت دم رخصت مجکو
دلسی ہین اشک کوئی دم مین ابلنی والے

شجر سوختہ وہ باغ جہان مین ہم ہین
اجتک پہولی نہ آگی کو ہین پہلنے والی

چرخ نیلی ہی ہوا رنگ زمانہ سی خجل
کیا غضب کرتی ہین یہہ رنگ بدلنی والے

طفل اشک انکہہ سی پہ ہم چلی اتی ہین
اوسکی کوچہ مین ہین یہہ آج مچلنے والی

تیری تصویر سی کب سیر ہوئی حسرت دل
یہہ تو بہی دیکہی ہین تیرے بہلنے والے

جذبہ سوز نہان سی وہ میری گہر آئی
یہہ خبر سنکی ہوئی خاک ہی جلنی والے

اسیا کیطرح افلاک پہرا تی ہین مجہی
روز یہہ چہاتی پہ ہین مونگ کی دلنی والی

شور نالون سی تیری شور مچا عالم مین
دلکے ارمان تہی یہہ جلد ہی نکلنی والے

دیکہی گا موج جب سے میرے چشم پر آب کی
بہتے پہری گی آبرو ہر جا سحاب کی

وہ زہد بادہ کش ہون کہ کوثر کی ہی عوض
ہر دم فقر دن ہی خلد مین خواہش شراب کی

شاید تپ فراق سی دل جل گیا کہین
آتی دماغ مین ہی میری بو کباب کی

کرنی لگی ہین رند جو بدمستیان بہت
اپنی شراب پی کی اونہون کی خراب کی

ہی جلوہ ریز رخ تیرا جام شراب سے
یا چاندنی چھٹی ہی صنم آفتاب کی

پی یار پیتی ہی جو جگر چاک چاک ہی
کیا یہہ بجھی شراب ہتی خنجر کی آب کی

کیون دیکہا زلف کو شب یلدا کا خوف ہے
بخت سیہ سی لیتا ہون تعبیر خواب کی

دیکہا جو بحر ہستی کو اوسنی ہی بی ثبات
آنکہین ہین بند خوف سی دیکہو حباب کی

محشر مین تیری دید سے جب محو ہو گئی
فرصت کہان یہہ ہو گی حساب و کتاب کی

نیکی کا فکر ہوی کہ ڈر ہو بدی کا ہای
رہتی ہی دل پہ بار ثواب و عذاب کی

اشرف بنا تہا آدم خاکی تو سب سے شور
پر اسکی خود نمای نی مٹی خراب کی

شور پر کسکی چشم تر نہوی
پر تجہی بی خبر نہوے

آخرش رو ہی بیٹھی آنکہونکو
ایک دن خشک چشم تر نہوی

ہمنے مر مر کی لو گذاری عمر
تم نہ آی تو کیا گذر نہوی

بیخودی سی میری خدا سمجہے
قافلہ چل دیا خبر نہوی

جان دینگے نہین اجل کو بہی — اونکو لینی ہین ہان اگر نہوی

کہول بیٹہی وہ شام سی چوٹی — اسی اندہیرین سحر نہوی

بندہ گیا اسمین بال بال اپنا — بی سر زلف اب لب نہوی

ہی عدو پر تو علین چشم کرم — بد نظر سی ہی یہان نظر نہوی

یار گیسو اوٹہا نہ سکتے وہ — شکر ہی آپکی کمر نہوی

پہونچی آہ رسا فلک پر آج — دلمین تاثیر اوسکی پر نہوی

مرض عشق کا کیا جو علاج — کچہہ دوا اسپہ کارگر نہوی

جان کر دو نہ آئی نعشہ پر — میری مرنیکی کیا خبر نہوی

اسکو دلمین ہی رکہہ کی بکو دیا — با اثر آہ بہی اثر نہوی

شور شیرین کلام ہے تیرا
اس سے میٹہی کبہی شکر نہوی

دکہاتا آنکہہ ساقی اور لئی پیمانہ آتا ہی — الہی خیر ہو گردش مین اب میخانہ آتا ہی

ہوا حیس نسیہ ہون مفتون مین اوسکی چشم پرگونکا — تو ہر شب خواب مین مجکو نظر پیمانہ آتا ہی

ادہری شور طفلان اور ادہر بوچہار پتہر کی
تماشا دیکہتا کیا دہوم سی دیوانہ آتا ہی

تصور ہی خدا کسیت کا مجکو رات دن ایسا
کہ ہر دم سامنی میری نظر بتخانہ آتا ہی

ہنووی رشک میری چشم پر کیون ابر نیسان کو
کہ اسکو ہر گہڑی ہر پل گہر برسانا آتا ہی

پلادی می کہین جلدی ہو باقی ہوش تب تک
نہ ترسا مجکو ای ساقی تجہی ترسانا آتا ہی

عجب ہی عشق کی سرکار ہی تابع ہو جیسے
تو کیا کیا عجب سی لکہا ہین پروانہ آتا ہی

لگاوٹ اور چشمک فتنہ سازی اور غمازی
تجہی کیا کیا ہنر ای نرگس مستانہ آتا ہی

کیا برباد حسد نی ہمین ای شور گردون نی
پسند اوس دن سی ہمکو کسقدر ویرانہ آتا ہی

کہان جاتی ہو ٹہرو تو یہ کیا آئی یہ کیا ٹہری
جو ٹہرا ایکدم اس جا تو دل میرا ذرا ٹہری

تیری چلنی مین اعجاز مسیحائی ہی جیسا فر
بہلا شوخی سی پہر کیونکر زمین پر نقش پا ٹہری

میسر ہو اگر وہ خاک پا ہم خاکسارونکو
تو یہی خاک [illegible] ہی ہماری کیمیا ٹہری

وہ آغوش تمنا مین میری آئی تو کیا آئی
مثال برق شوخی سی نہ ایکدم بہی ذرا ٹہری

حباب آسا بہروسہ کچہ نہین ہی زندگانی کا
اگر کوئی جہان مین دم کی دم ٹہرا تو کیا ٹہری

نزاکت سے گراں ہو جس کف نازک پہ برگ گل
تعجب ہے کہ اوسپر دیر تک رنگ حنا ٹھہری

اگر آہ رسا پہونچی ہماری عرش و کرسی تک
فلک کا آبلہ پہر کیونکہ اوسکی زیر پا ٹھہری

بتوں کی عاشقی میں جی جلانا مرنا بات ہے گویا
معاذ اللہ یہہ بیت ٹھہری کہ ہیچ پیچ کی خطا ٹھہری

ہوا سے زلف وہ ہلتی ہے اور سودا ہے یہہ مجکو
کہ جاؤں جان سے میں اپنی اور اوسکی ادا ٹھہری

مجھے رسوائے عالم کرکے اپنا کیجیے دل خوش
برائی میں بھی صاحب تمہارا اگر بھلا ٹھہری

مریض عشق کی صحت نہیں ممکن طبیبو تم
غنیمت جانو اسکو بھی جو مرگ اوسکی دوا ٹھہری

دل و جان بھی ہے حاضر دین و ایمان بھی پاس اپنے
پسند آئی تو یہہ سودا ہمارا آپ کا ٹھہری

مچا ہے شور نالوں کا تیرے اے شور اب یاں تک
فلک ٹھہرے نہ آگے اسکے نے اوسکی دعا ٹھہرے

ہوا عیش دنکا تمام ہے نہ نصیب وصل کی شام ہے
غم یار اب تو مدام ہے مجھے زندگی بھی حرام ہے

وہ جو لوگ اپنے تھے آشنا وہ ہی کرتے ہم پہ ہیں اب جفا
یہہ زمانہ کیسا بدل گیا نہ وہ لطف ہے نہ کلام ہے

کہا مین نی اوس سی نہ کر ستم لگا مجہی کہنی وہ یہہ صنم
تیری جان کی جانی کا کیا ہی غم ہمین اپنی کام سی کام ہے

مجہی روز شب ہی نیا الم یہہ دکہایا چرخ نے کیا ستم
کہین جای تن سے نکل یہہ دم مجہی نیند تک ہی حرام ہی

کبہی قتل کرتی وہ بر ملا کبہی زندہ کرتی ہین لب ہلا
یہہ تو سارا تیرا ہی شعبدہ تجہے عشق میرا سلام ہے

لگے انکہہ میری ذرا تو مین خال و زلف مین جا پہنسا
مجہی ہای کس نی جگا دیا نہ وہ دانہ ہی نہ وہ دام ہے

تیری وصف دیکہا یہہ ذات مین بدلے لب ہین صفات مین
یہہ مزا کہین ہے نبات مین تیرا ایسا شیرین کلام ہی

نہ تو کفر سے ہے غرض ہی اب نہ ہی دینداری کی کچہہ طلب
میری دل سی بہولین سبہی کب فقط اوسکی نام سی کام ہی

تیری نام پر ہون مین مبتلا تیری حسن پر ہون بدل فدا

جیسے شور کہتی ہین سر ملا وہ جہان مین میرا ہی نام ہی

گسیطرح جیسے مجھی اوس ذقن کی راہ ملی
وگر نہ ڈوبنی کو بہر قدم پہ چاہ ملی

نگاہ روبرو وہم مین کبھی نگار ملے
جو روز مل نہ سکی تو بہی گاہ گاہ ملے

ہزار شکر کہ اس دل مین گہر کیا تمنے
خدا کری کہ نکلی کی اب نہ راہ ملے

مزی اوڑا ئین عدو سو طرح سی رات اور دن
پہ ہمکو ایک نہ بوسہ خدا کی راہ ملے

تلاش سکو تہی محشر مین اپنی یار و نکی
میری ہی تا کمین پہرتی میری گناہ ملی

وہ ین بلا ئی میری گہر جو خود چلی آئے
اثر پذیر خدا ایسے سکو آہ ملے

عوض مین شکوہ کی اظہار شکر قاتل ہی
عجیب داور محشر کو داد خواہ ملے

دل و جگر ہی ہماری انہین کی جانین ہین
خوشا نصیب کہ ہمکو بہہ دو گواہ ملی

مین اپنی داغ سویدا کو سر پہ ہی رکہہ لون
جو اسکی رنگ سی وہ گیسوی سیاہ ملی

نہو گی شور کو جنت کی آرزو بخدا
جو بتکدہ مین کہین اسکو بہی پناہ ملی

کھلرتی ہین شنا سب اوس نظر کی
ہی داد نہ کچہہ میری جگر کی

واہ ... (margin: illegible marginal notes)

آئی ہین وہ بی بولائی مجھ تک — تقدیر پہ کہلی ہی اب اثر کی

سنتی ہین عدو ہی وہان سے بگڑی — بن جائی گی میری نامہ بر کی

معدوم سنا جو شاعرون سی — کرتی ہین وہ جستجو کمر کی

دل جلکی ہوا ہی خاک ظالم — بجلی جو گری تیری نظر کی

دیتی ہی جو کام کیمیا کا — ہی خاک یہہ کسکی بام و در کی

رونا ہی اسی ہنسی نہ سمجھو — اب خیر نہین ہی چشم تر کی

صیاد کی ہاتہہ سی شب و روز — ہی جانکو فکر بال و پر کی

جون نقش قدم مجھی مٹایا — تھی خاک یہہ اوسکی رہ گذر کی

تم جور و جفا نہ چھوڑو ہرگز — ہی یہہ ہی غذا دل و جگر کی

تھی یاد جو زلف و رخ کی ہر روز — روتی ہی سی شام او سحر کی

کیا شور کہو گے روز محشر
پرسش جب ہوگی عمر بہر کی

معتقد ہم نہین قیامت کی — دل سی پیرو ہین اوسکی قامت کی

داغ — [illegible]

شور ایسی نہین قیامت کی
جیسے نالی ہین میرے آفت کے

چاہ سی ہی نباہ مشکل تر
کام دو لو ہی ہین مصیبت کی

بیکسی یاس و رنج اور حرمان
ہم چلی ساتہ اس جماعت کی

ہوگی کوچہ سی اوسکی کب بہتر
ہمکو ارمان نہین ہین جنت کی

آینہ سی ہی وہ تو صاف نہین
دل نہین دیکہی اس کدورت کے

روزن در ہی لو ہوی ہین سپید
یہ کہلی راز اپنی قسمت کی

لعل لب کا دیا نہ اک بوسہ
خون ہوتی ہین روز حسرت کے

آج پوچہا ہمارا حال افسوس
مر مٹے آپ پر ہین مدت کے

دین و دنیا سی آپ کو کہو یا
پائی ہین یہ نتیجے الفت کے

بت کدہ چہوڑ آئی گرچہ ہین
ہین کرشمے خدا کی قدرت کے

آینہ دیکہ کر وہ کہنے لگے
اس مین ہین کون سے مرے صورت کے

شور لکہتا ہے تو نئی مضمون
ہم ہین قایل تیری طبیعت کے

بھی جہان نہین تو معشوقون کے جفا کی لیے
جو مرکی خاک ہوئی تو ہوئی صبا کی لیے

شب وصال تھی گل خوش تھی دلربا کی لئی
اور آج ہجر مین ہین منتظر قضا کی لیے

ہمارا ہوتا تو رہتا ہماری سینہ مین
یہہ دل بنایا تری چشم فتنہ زا کی لیے

تمہاری زلفونکو دل لینی کی ہوئی عادت
کہان سی لائی ہر روز اس بلا کی لئی

شب وصال ہی کمبخت رحم کر مجھپر
نہ بول آج تو مرغ سحر خدا کی لیے

جفا سی دل کو بچاینگے کب تلک آخر
جفا ہی دلکے لئی اور دل جفا کی لیے

کہین جو بکتی ہوتا شر تو لیتا ہمدم
کہ لینگے مول ہم اس آہ نارسا کی لیے

کہا جو مین نی وفا کر تو ہنس کی فرمایا
جفا کو چھوڑ دین ہم آپکی وفا کی لئی

کبھی تو ہو لیسی آہم اسی تمنا مین
ہوئی ہین خاک فقط تیری نقش پا کی لئی

ہزار دن خون ہی کر ڈالی اسنی دست بدست
یہہ تیری ہاتھ سی رتبہ ہوا حنا کی لیے

ملا نہ آج تلک ہمکو کوئی بھی ای شور
پھری جہان مین بہت جابجا وفا کی لیے

آج خدمتمین تمہارے جان نزار نی کو تھی
لیگئی موت اسکو یہہ امیدوار آنیکو تھی

گلشن داغ جگر کو دیکھ میری ہٹ گئی
ورنہ باغ دہر مین فصل بہار آنیکو تھی

شکر ہی جو چشم کی گردش سی اوسکی بچ گئی
ورنہ آفت جان پہ لیل و نہار آنیکو تھی

ایک دم بھی حسرت بلبل نہ نکلی باغبان
گلشن ہستی مین دو دن ہی بہار آنیکو تھی

آفرین سینہ کو ہی میرے کہ جو درد کا وہی
روز یہہ مژگان کی برچھی دل کی پار آنیکو تھی

وای قسمت وہ میرے مرقد پر آکر پھر گئے
روح یہان مجرہ کو بالای مزار آنیکو تھی

اونکو ہنستا دیکھکر غیرونسی مین نے رو کے
جوش پر یہہ چشم تر کی اختیار آنیکو تھی

کیسی غنچی کیسی گل کیسی صبا ای عندلیب
وہ چمن ہی مٹ گیا جسپر بہار آنیکو تھی

آج آتی ہی پہر اونکی دم مین رم جہہ آگیا
ورنہ لب پر جان مضطر بار بار آنیکو تھی

شکر کی جا ہی کہ نالی شور تیری تھم گئی
جا بجا سی ورنہ اوسکی ایکتار آنیکو تھی

گردش گردونسی یون بگڑی ہی ہوا کثر بنی
عشق مین جو بیشتر بگڑی ہی وہ کمتر بنی

ایکدم وہان بھی نہ پایا چین جلکر سی کبھی
گردش قسمت سی ہم جب بزم مین ساغر بنی

جب بتونکی سنگدل ہونیکا شکوہ ہی بجا
آدمی کو چاہی پہلی کہ خود پتہر بنی

دی اثر اتنا تو یاد گو ہر گوش صنم — قطرہ آنسو کا ادہر نکلی ادہر گوہر بنی

کیا عجب سوز دروں سی جلکی ہو جاؤں میں خاک — پہلے تو دل پہ بنی تہی اب اگر جاں پہ بنی

بہید سے تیری خداوند انہیں واقف ہوی — بارہا عالم بنی بہتر بنے بدتر بنے

صانع قدرت پہ یہہ کیا شرط تہی انصاف کے — دل میرا شیشہ بنی اوس بت کا دل پتہر بنی

اسمان پر پہونچتی ہی نام روشن ہو گیا — وہ شرارے آہ کی تہی جن سی یہہ اختر بنی

سخت جانی سی نہ نکلی حسرت امید قتل — ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی جو منتخب خنجر بنے

خون سی بلبل کی سینچا تہا جو گلچیں نے چمن — جب ہوا نشو و نما کیا کیا گل احمر بنے

کوی پوچہی بگڑی کیوں اتنے اگہ بگڑی آبرو — محفل رندان میں زاہد متقی بنکر بنے

بی گناہی کی ہمارے کچہہ نہیں شہرت تو ہی — ہم بہی خوش ہیں گر ہماری قتل کا محضر بنے

آج کیونکر سر فروشوں میں نہو شورش کا غل — دیکہا دیکہی ابروی قاتل کی یہہ خنجر بنی

جبکہ چلکی پہولکی بدتی سی وہ نازک کمر — پہر کہواونگی لئی کس چیز کا زیور بنی

راستہ ملک عدم کا میں نے گو دیکہا نہیں — پر یقین ہی عیسی مریم میرا رہبر بنے

بات اور ہی بات جو بگڑی سحر سے شام تک

اوس سی پہر ای شور صاحب آپکی کیونکر بنی

جب وہ بت ٹہری تو پہر اوسسی شکایت کیا ہی
لب خاموش سی اُمید حکایت کیا ہی

سنگ دسی جو ملا دلین میری بال پڑا
شیشہ جب چور ہوا ٹوٹ کی قیمت کیا ہی

دو قدم چلکی جو قامت سی تیز چلتی ہی
اس سے ظاہر ہی قیامت کی حقیقت کیا ہی

طبل رسوائی تو بجلی ہی حضرت عشق
غور سی دیکہی تو اب میری نوبت کیا ہی

ضعف سے ہی آہ لب تک نہین آتی ہی کبہی
پوچہنے کیا ہو کہ اب آپ کی حالت کیا ہی

آہ و نالہ سی میری ارض و سما چکرائی
خیر ہو اس سی زیادہ کوئی آفت کیا ہی

خون دل پینی کو ہی لخت جگر کہانیکو
اور پہر اس سی سوا صبر و قناعت کیا ہی

صبر او ضبط ہی ہر کام مین لازم ہی ضرور
جو نہ قابو مین رہی پہر وہ طبیعت کیا ہی

درد ہجران کی شکایت جو ہی کی اونہی
بولی کیا ڈر ہی ہوا ایسی مصیبت کیا ہی

جان و دلکو تو لیا ایک نظر مین فوراً
آگی اب دیکہتا ہون آپکی نیت کیا ہی

ای تبو عارضی ہی حسن تمہارا بی شک
کل کہین آج کہین ہو تو وہ دولت کیا ہی

ای تبو شور سی تم کیرتی رہی شہر ہی مدام

اب تو باز آؤ ذرا ایسی شرارت کیا ہے

شہرت ہی جب سے گیسوی عنبر نثار کی
نافہ مین جان خشک ہی مشک تتار کی

مٹی خراب ہوتی تہی مجھہ خاکسار کی
صرصر نی شکل خاک اڑا دی غبار کی

جز ضعف اور کام نہ آیا کوئی میری
چھڑوا سکا عدو نہ لگی مجھسے یار کی

مین جان بلب ہون اور تو کٹتی نہین ہی ہائے
ای عمر تو بہی رات ہی انتظار کی

تمکو عدو سی ربط ہی ہو اس سے کیا غرض
مجھسے بہی پر کیا کرو اک بات پیار کی

عقل و حواس و ہوش تو کھو ہی چکا تہا مین
باقی رہی تہی جان سو وہ بہی نثار کی

ماری جو ڈالتی ہی تجھی ای امید وصل
تو بہی ادا ہی کیا او سی غفلت شعار کی

پہر صدمہ ہای عشق اوٹھانیکی واسطی
ہمت بندہی ہی میری دل ہمت گسار کی

آنی لگی ہین خون کی بوندین سی اب تو شور
صورت بھری ہی دیدہ خونناب بار کی

پہونکی آگ مجکو شعلہ بار کی
لگ جای گی چنار کو آتش چنار کی

آتی ہی جی مین وحشت نوردیکی لہر پہر
مجکو ادہار تی ہین یہہ مہین بہار کی

گر جا ہی بیٹھا سایہ مین اوسکی ناتوان
اوٹھی گی پھر نہ بیٹھہ کی دیوار یار کی

تہامی ہوئی پہر وگی ہی دل کہی جگر
پر مر جاگی جو آنکھہ کسی بی قرار کی

گم ہون مین اسقدر کہ بس دفن ہی کہین
ملتی نہین ہی خاک بہی میری مزار کی

الفت نی نشتر سر مژگان یار سی
کہولی ہی فصد دیدہ خونناب بار کی

اقرار وصل اوس بت کافر نی کر لیا
رکہہ لی خدا نی شرم دل بی قرار کی

ای شور دلکو لی کی چلا پہر کسیکی پاس
جاتی رہی ہی عقل تیری اعتبار کی

تجکو ہی کسکی تو دل مضطر لگی ہوئی
ہی اگ سی جو تیری برابر لگی ہوئی

دیدار تیرا روز قیامت ہوا تو کیا
اک بہیڑ ہو گئی داور محشر لگی ہوئی

پروانہ آپ تجہہ پہ جلا شمع سچ تو ہے
تہمت ہی کیون ازل سی ترے سر لگی ہوئی

جلتی ہی ایک پاس سی گہڑی شمع رات بہر
اوسکو کسیکی لو ہی مقرر لگی ہوئی

اللہ ری سوز آتش الفت کہ دیکہنا
اک آگ سی ہی سینہ کی اندر لگی ہوئی

ساقی خدا کیواسطے ایک جام لا ادہر
میری نظر بہی ہی سوی ساغر لگی ہوئی

ناصح یہہ آرزو ہی کہ الفت بتونکی جای
پر چھٹتی کب ہی ہای یہہ کافر لگی ہوی

اگ گام ہی سنبہل کی اوسی چلنا ہی محال
ہی جسکو راہ عشق مین ٹہوکر لگی ہوی

تا روز حشر ہی کبہی اچہی نہ ہوگی شور
ایسی ہی چوٹ عشق کی دلپر لگی ہوی

دراز کاکل خمدار ہوتی آتی ہے
یہہ دل کی پیچھے پہیری مار ہوتی آتی ہی

یہہ کیسی ناز سی رفتار ہوتی آتی ہی
کہ اپنی چال ہی گفتار ہوتی آتی ہے

وہ اپنی حسن پہ نازان ہین اور عشق پہ ہم
ہماری اونکی یہہ تکرار ہوتی آتی ہے

یہہ کون آتا ہی گلگشت کو سوی گلشن
فدا بہار پہ ہر بار ہوتی آتی ہے

اوٹہا ہی سوتی سی یہہ کون فتنہ خفتہ
کہ جسکی سوت ہی ہشیار ہوتی آتی ہی

کٹری جو دلکی تہی اونکا ہی ہوگیا دم بند
یہہ پای زیب کی جہنکار ہوتی آتی ہی

وہ آی نزع کی گر وقت تو عجب کیا ہی
سدا عیادت بیمار ہوتی آتی ہے

وہ دن گئی جو میری آہ مین اثر کچہہ تہا
یہہ اب تو مرصہ سی بیکار ہوتی آتی ہے

خدا بچای تجہے نوک مژہ سی اے شور

کہ دل کی برچھی سی اک پار ہوتی آتی ہی

کرون توصیف کیا اوس مہ لقا کی
نظر آتی ہی اک قدرت خدا کی

پریشانی مین عمر اپنی کٹا کی
قسم ہی مجکو اوس زلف دوتا کی

بغیر از وصل کب ممکن شفا تھی
مریض عشق کی تا حق دوا کی

مٹایا جان و دل جسنی کہ دیکھا
یہہ خوبی ہی تمہاری نقش پا کی

لگائی اوسنی مہدی لپٹ گیا دل
یہہ شوخی دیکھنا رنگ حنا کی

رسائی جب کی زلف دوتا تک
بسر دنیا مین کی ہمنی تو کیا کی

اوڑاکر لیگئی وہان خاک میری
یہہ منت مجھپہ ہی باد صبا کی

کوئی مرتا کوئی جیتا ہی دن رات
عجب تاثیر ہی ناز و ادا کی

اوٹھایا ہجر مین جب لطف ہمنی
وصال یار کی کیون التجا کی

چھپر اکر لیگیا دلکو سر دست
یہہ چالاکی ہی اوس دزد حنا کی

پھنسا جو زلف کافر مین تو نکلے
نہ کیونکر مار ہو اوس پر خدا کی

پیا جام سر اندی جبکہ ہمنے
حقیقت کھل گئی اب بقا کی

واہ جی [illegible]
[illegible] ۱۲۱۵

پھنسا کر شور دام خط مین دل کو
خطا کی تمنے ای صاحب خطا کی

اگی دنیا مین یہہ انسان رہا ہی نہ رہی
تین دنکی سوا مہمان رہا ہی نہ رہی

دل دیا جسنے تجھو تنکو وہ کہین کا نہ رہا
قایم اپنا ہی ایمان رہا ہی نہ رہی

چار دن اور ہوا باغکی کہا لی گلچین
ایک حالت پہ گلستان رہا ہی نہ رہی

پھر تری ہو ہوکی تیری نذر جنون ہویگا
اپنا دامان و گریبان رہا ہی نہ رہی

حسرتین پوری ہوئین تیر کے شہیدونکی تمام
بس کسیکا کوئی ارمان رہا ہی نہ رہی

اگیا سر پہ پیری عالم پیری جب سے
وہ جوانی کا سا ادسان رہا ہی نہ رہی

ہوکی واقف جو میری دردسی پھر پوچھتی ہو
جانکر کوئی ہی انجان رہا ہی نہ رہے

دولت و جاہ و حشم چار ہی دنکی ہین فقط
یہہ ہمیشہ کہین سامان رہا ہی نہ رہی

زلف کی دام سی اب چھوٹنا دشوار رہا
جیسا ہی کوئی پریشان رہا ہی نہ رہی

اوسکی کوچہ مین نہ دل جائیو ہرگز ہرگز
جیتا وہان کوئی میری جان رہا ہی نہ رہی

عمر بہر مصحف رو کی ہی تلاوت مین رہا

شور سا حافظ قرآن رہا ہی نہ رہے

عجب ہی دنیا کا کارخانہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی
بدلتا رہتا ہی بس زمانہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

کسیکو وہان سی ادہر آنا ادہر سے کوئی اودہر روانہ
عجب ہی حیرت کا آنا جانا گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

کوئی دا ہی کسی مرض سے کوئی فنا ہی کسی سبب سی
غرض قضا کا ہی ہر بہانہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

کہین ہی شاہی کہین گدائی کہین امیری کہین فقیری
یہہ ایک قصہ ہی اور فسانہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

رہی ہمیرنہ پیر یہان پیر رہی نہ شاہ و فقیر یہان پیر
ہوا قضا کا ہر اک نشانہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

ابہی جو بیٹہی تہی شاد و خرم ابہی کرتی تہی عیش باہم
ہوئی وہ دم مین اودہر روانہ گھڑی مین کچھ ہی گھڑی مین کچھ ہی

کہلا نہ قدرت کا اوسکی عقدہ کہ کیا وہ کرتا ہی ایکدم مین
ہی اسمین حیران ہر ایک سیانہ گہڑی مین کچہہ ہی گہڑی مین کچہہ ہی

عجب یہہ دنیا کا رنگ بدلا ہوا ہی سفید سب کا
بنا ہی بیگانہ ہر یگانہ گہڑی مین کچہہ ہی گہڑی مین کچہہ ہے

کہین ہی شادی کہین غمی ہی کہین ہی رونا کہین ہی ہنسنا
یہہ رہتا یکسان نہین زمانہ گہڑی مین کچہہ ہی گہڑی مین کچہہ ہی

نہین بہروسہ کسو کو دم کا کبہی یہہ آیا کبہی نہ آیا
ہی زیست آدم کا کیا ٹہکانہ گہڑی مین کچہہ ہی گہڑی مین کچہہ ہی

بہت نہ جینی پہ تو ہو نازان بجی گا گہنٹہ اجل کا دم مین
کہ ہوگا تیرا یہانسی جانا گہڑی مین کچہہ ہی گہڑی مین کچہہ ہی

ہمیشہ شادی نہ شور غم ہی فقط یہہ چرچی ہین دو ہی دن کی
عبث ہی دونوں نے غل مچایا گہڑی مین کچہہ ہی گہڑی مین کچہہ ہی

نالی ہیں فلک سی جب آگی نکل گئے | سنتی ہی جس ملک کی دل و جان ہل گئی

تاریخ ... ۱۳۰۴ھ

کچھ کچھ میری زبانسی جو شکوی نکل گئی
برہم ہوی بگڑ گئے تیور بدل گئے

چھوڑینگے اس زمین کو اور آسمانکو ہم
گردش سی انکی ابکی ذرا گر سنبھل گئے

گذری تمام عمر اسی پیچ و تاب مین
زلفونکی تیری ہمسے نہ اکر و بل گئی

باغ جہاں مین آکی شگفتہ ہوا نہ دل
آخر کو بوی گل کیطرح ہم نکل گئے

ہمراہ غیر آنی سمجھہ کر وہ رک گئے
آئی بری تھی دن مرے پر شکر ٹل گئی

بیٹھے ہین اب تو جانی کو پا در رکاب ہم
مہمان ہین دم کی آج گئی یا کہ کل گئے

اللہ ری سوز دل کہ بچی خاک بھی نہین
ہم مثل شمع ہای سراپا پگھل گئے

وہ شوق دید اور نہ وہ درد انتظار
وہ ہم نہین ہین جب سی تم آنکھین بدل گئی

تھا حسرتونکا خون وہ صد شکر آملی
مچلی تھی آج حضرت دل پر چل گئے

رو کا ہزار ضبط سی اک پل نہ رک سکی
ای طفل اشک آج تم ایسے مچل گئے

اب تو کسی سے سو

اب تو کسی سے شور لگاتی نہین ہین دل
کیا کیا زمانی سامنی اونکی بدل گئے

تہنیت ہای سال گرہ وغیرہ وغیرہ

تہنیت سال گرہ سوم برخوردار جوزف خاں مسٹر اڈورڈ جولس صاحب انسپکٹر
پولیس رئیس میرٹھ

دلکو ہماری آج خوشی انتہا کی ہی
عالم فروز سال گرہ مہ لقا کی ہے

جوزف مبارک آج تجھی صد سال یہ خوشی
آئی گرہ جو تیری برکت خدا کی ہے

اقبال کی کلید جو ہی تیری ہاتھ مین
تاثیر دوستون کی یہہ دست دعا کی ہی

آتی ہی سال وار جو یہہ ساعت سعید
عقدہ کہلا ہی یہہ کہ عنایت خدا کی ہی

نیک اختری کی تیری دعا رات دن مدام
بدر الدجا کی اور یہہ شمس الضحا کی ہی

ہو بول بالا تیرا سدا بزم عیش مین
ونسرات آرزو یہہ ہی ارض و سما کی ہی

دم بہر نہ بزم خالی ہو دور شراب سے
یہہ شور ایسے وقت مین سب نے روا کی ہی

تہنیت تولید دختر نیک اختر بخانہ مسٹر طامس گریسن خویش جناب طامس
بدر لی صاحب ڈپٹی رئیس شہر میرٹھ پیشکش دار راج الور دام مجدہٗ

مبارک تمہین ڈپٹی صاحب ہوا ای
کہ پیدا ہوئی چھی یہہ مقرر

نہ رکھی گی دولت کی اب کچھ کمی ہے ۔ نصیبی کی ایسی ہوئی ہو سکندر
ہی طامس گریسن کی وہ نور چشمی ۔ خدا عمر دے خضر سی اسکو بہرہ کر

ہوا شور دے لی جو تاریخ سے کچھ
خوشی ہو کی لکھا اوسے خوب دختر

ایضاً

مبارک ڈپٹی صاحب کو نواسی ۔ کہ آئی دختر تابندہ اختر
ہی یہ طامس گریسن کی جگر بند ۔ خدا دے نوح سی عمر اسکو بہرہ کر
کہ لگی جان فدا اب اسپہ دولت ۔ ہی گویا یہ بھی یہ نور پیکر

لکھو روشن دلی سی شور تاریخ
ہی دختر گوہر تابان مقرر

مبارک باد تولید برخوردار نور الابصار بجانہ شور صاحب کہ جو بتاریخ ہشتم ماہ ستمبر ۱۸۹۰ء

خداوند کریم نی بمقام میرٹھہ اپنی بخشش سے بخشا اور نام اوسکا لیوالکڈ اینڈریشن رکھا گیا

شور کو روز کا دیدار مبارک ہووے ۔ آرزو کا کھلا گلزار مبارک ہووے

اختر طالع خدا نے یہہ تیرا چمکایا
اس سے روشن ہوا گہر بار مبارک ہووے

اسقدر مہر خداوند کی تجہہ پر یہہ ہوی
رشک مہ بخشا ہی دلدار مبارک ہووے

اوسکی بخشش کا کر اب شکر دل و جان سے تو
مہربان تجہہ پہ ہی غفار مبارک ہووی

چرخ نے نذر دی اقبال نے آداب بجا
یون کہا ہوگا یہہ سردار مبارک ہووی

اسکو دولت کی کمی ہوگی نہ زنہار کبہی
ہین یہہ پیشانی پہ آثار مبارک ہووی

اسقدر شور خوشی کا ہی تمہارے گہر مین
کہتی ہین سب در و دیوار مبارک ہووے

شورؔ خوش ہوکی پیو آج تم اک جام سرور
تمکو یہہ نخل ثمردار مبارک ہووی

تہنیت یوم چہٹی برخوردار نونہال مذکور الصدر جسکا جلسہ بمقام میرٹہ جلوہ گر ہوا

نور نظر کی آنے سی روشن مکان ہوا
روز چہٹی ہی آج یہہ دل شادمان ہوا

یہہ وہ چہٹی ہی اسکی مقابل ہین سب سر
خوش جیسون بسوہ ولسی تمامی جہان ہوا

بخشا خدا نے وارث اقبال مسند کو
اس گہر پہ مہر کر کی بہت مہربان ہوا

رکہتا نہین خوشی سی زمین پر یہہ قدم
دیکہا جو نونہال نہال آسمان ہوا

خوشبو اڑی خوشی کی جو باغ جہاں مین
ہر برگ بیہ پھول پھول کی گل نبی گمان ہوا

مرغ چمن بہی کرتی ہین نغمہ سرائیان
باغ مراد مین بیہ گل ارغوان ہوا

شکر خداہی شور بیہ آی ندای غیب
پیدا تمہاری گہر مین بو فخر الزمان ہوا

تہنیت رسوم روز منت برخوردار مسطور کہ جو بتاریخ ۲۵ رمی ۱۸۹۰ع بمقام میرٹھ ادا ہوے

لیو کا آج مبارک جو روز منت ہی
سرور دل کو ہی اور جانکو خوب فرحت ہی

خدا دراز کری عمر اسکی جم جم سے
یہ اپنی اوس سے دعا اور بیہی منت ہی

بیہ آرزو ہی وہ زندہ رہی بفضل خدا
نہ دولت اس سی سوا اور نہ کوی حشمت ہے

ہوا ہی جب سے کہ حکم خدا سی وہ پیدا
ہر ایک طرح کی اس گہر مین روز برکت ہے

خدا نی بخشا مجھی خوب وارث خانہ
عصا ہی پیری کا ہی وہ اور دلکی قوت ہی

بڑہا ہی نور جو آنکہو نکا دیدہ سی اوسکی
خدا کی حال پہ میری یہہ عین رحمت ہی

دیکھا ہی اوسکا نہ کچھ کہہ سے سوا سکہ کی خدا
یہہ اوس سے شور کی اب منت وسماجت ہے

تہنیت سالگرہ اول برخوردار نور الابصار شور صاحب کہ جو تاریخ ۸ ستمبر ۱۸۹۶ء
جلوہ گر ہوا

مبارک ہوی تجہی روز پہلی بار گرہ
کہ دیکہیو ایک سی ہیر شور تا ہزار گرہ

تجہی یہہ سالگرہ ہوی سال وار نصیب
خدا کی حکم سی ہون اسکی بی شمار گرہ

رہیگا اختر طالع تیرا سدا روشن
لگی ہی سلک گوہر مین یہہ سازگار گرہ

ہمیشہ سخت گرہ سی رہیگا تو محفوظ
ہوی ہی اچہی گہڑی تجہسی یہہ دوچار گرہ

رہین گی پیچ مین دشمن ترے شبانہ روز
کہ اسکا غور سی کرتی ہی یون بچار گرہ

یہہ حق مین دوست کی ہونگی ستارہ سی اچہی
فلک سی کرکی یہہ آی ہی اب قرار گرہ

خدا نی نور بصر اور دیا ہی لخت جگر
تو اسکی نام یہہ ہوتی ہی جان نثار گرہ

ہوا ہی اسکی خوشی کا یو گانوین جلسہ
کہ سال بہر سی یہہ کرتی تہی انتظار گرہ

خوشی کا جام پیو شور روز کو تم دیکہہ
دیکہائی تمکو خدا اسکے سال وار گرہ

چمن مین اپکی نئی رنگ سی بہار آئی
ہر ایک غنچہ و گل نی دکہائی رعنائی

زمین کو ناز ہی انداز سبز بختی پر
پھری ہی ناچتا فرحت مین چرخ مینائی

دہن گلونکی ہین خندہ مین اسیر تبسم
ہی بلبلونکی زبان تند نغمہ آرائی

سعید وقت ہی اختر ہی سعد طالع نیک
ہلال عید تمنا دیا ہی دکھلائی

بیبری جگر میری دل میری جانکی سالگرہ
ہی آج اسکی خوشی کی یہہ بزم آرائی

خوشی کا جام ہی کمر نوش سب کی شاد ضرور
مبارک اپنے تجھی آج بادہ پیمائی

مراد خاطر و امید دل ہوئی حاصل
پیو کی سالگرہ خدا نی دکھلائی

ملا ہی رشتہ کو اب مرتبہ رگ جان کا
ہوئی نصیب گرہ کو ہی دل کی رعنائی

ہی رشتہ کاہکشان اور گرہ ثریا ہی
کہ ان کی شان و ادا چرخ کو پسند آئی

خدا کا شکر کر ای شور اوسکی رحمت سے
تیری مراد دل و جان خوب بر آئی

تہنیت سالگرہ نور چشمی اگنس عرف شوری دختر نیک اختر شور صاحب واقع ۶ نومبر سنہ ۱۸۹[illegible]ع

خدا نی نیک گھڑی آج پھر یہی دکھلائی
کہ بعد سال کی یہہ سالگرہ جو آئی

ہوئی ہی سات برس کی جو آج یہہ شوری
مراد دل کی بفضل کریم بھر پائی

خدا دراز کری عمر و علم ہی بخشے
عصای پیری ہی اور دل کی ہی توانائی

ستارہ اسکی نصیبی کا ہی رہی روشن
فزون ہو چشم مین ماباپ کی ہو بینائی

خدا کا شکر کر ای شور تو خوشی ہوکر
کہ اوس نی تیری لئی لکھی یہہ بہجائی

تہنیت روز چہٹی برخوردار نونہال مسٹر سیبل الکزانڈر صاحب رئیس گوالیار

روز چہٹی ہی آج یہہ دل کیا نہال ہی
بخشا خدا نی سیبل کو جو نونہال ہے

گہر کا چراغ کہتی ہین اسکو بہت بجا
یہہ روشنی جہان مین عجب بے مثال ہی

تاریخ بست ہفت دسمبر کو یہہ ہوا
چوتہی کو جنوری کی چہٹی نیک فال ہی

عمر دراز نوح کی مانند دی اسے
یہہ آرزو ہماری خدا سی کمال ہے

سیبل کی ساتہہ شور پیو آج جام جم
دل کو بہت سرور طبیعت بحال ہی

تہنیت یوم نسبت مسٹر چارلی پاول صاحب رئیس آگرہ

نسبت چارلی سے ہے عزت افزا
پائی سب کی دل نی خوب فرحت

خدا شادی کا دن یہی اب دکھا دے
کہ حاصل جس سے ہو دونی مسرت

مثال شیر و شکر دونو با ہم
رہیں دایم بہ عزت اور رغبت

درازی عمر میں دونو کی ہووے
خدا کی فضل سے اور خوب برکت

سدا دنیا میں یہہ پھولیں پہلیں خوب
ملی دولت مسیحا کی بدولت

ہمیشہ دوست انکی شاد رہویں
مخالف کو رہی ہر طرح حسرت

دعا ہی شور کی ایہہ خدا سے
کہ گذری دونو کی باعیش وعشرت

قطعہ مبارکی انعام از پیشگاہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر بنام مستر ادورڈ
جونس صاحب انسپکٹر میرٹھہ بہ جلدوی حسن کارگذاری

مبارک تمہیں ہوئی اڈورڈ جونس
یہہ شمشیر پائی جو حکام سے

اور اوس پر دوبالا یہہ طرہ ہوا
ملا اک تمنچہ بھی اکرام سے

صلہ ہی گویا حسن خدمت کا یہہ
گورنر کی قدر اور انعام سے

وہ شمشیر کی اب ہی بی بہا
عدو ماتگی پانی نہ اس نام سے

ہاین جیہ ضرب پستول کی بہی غضب
زیادہ ہاین صد درجہ صمصام سے
نہ کیون خوش ہون اوسی یہہ کام وقت
کہ کرتی ہین کام حسن انجام سے
ترقی ہوا گی کو اس سے سوا
اسیطرح ہو نام اس کام سے
نہ خالی رہے بزم عشرت کبھی
شراب و کباب اور بس جام سے
بڑا عہدہ پا ینگے ای شور وہ
یہہ آواز غیب آی ہی بام سے

قطعات تاریخ تولید برخوردار بخانہ شور صاحب از نتایج طبع صاحب موصوف و نیز احباب شان رئیسان میرٹھہ وغیرہ

قطعہ تاریخ اردو از فکر رسا شور صاحب زمیدار و ساکن ضلع میرٹھہ

شور کو بخشا خدای پاک نی نور نگاہ
ہر طرف سی شہرت فرحت سے ہو بسیار ہی
فکر تاریخ اوسکی جو کی غیب سی آی ندا
مادہ کیا خوب اسکی واسطی تیار ہی
و سمین سے ایک عدد کم کر کی لکہو شور تم
یہہ خدا نی تم کو بخشا نیک برخوردار ہی
۱۸۹

قطعہ تاریخ فارسی از نتایج طبع شور صاحب موصوف الصدر

ابر عطا و کرم گرد گار
جان و دل شور ز نور نگاہ

در چمن شور گہربار شد
با سر و پا مطلع الانوار شد

بلبل شیدا بہ ترنم سرود
زیب چمن نخل ثمر وار شد
۱۸۸۹ء

ایضاً

للہ الحمد در کہن سالی
شجر آرزو ثمر آورد

طرب افزاست شور باغ مراد
خانہ انبساط شد آباد

چمن آرای گلشن کونین
شاہد رشک حور رخ واد
۱۸۸۹

قطعہ تاریخ از طبع موزون حکیم فخر الدین خلف حکیم فصیح الدین صاحب مرحوم شاعر نامی رئیس میرٹھ

تیری کرم کا خدایا ادا ہو کیونکر شکر
کہ ہمارے دل و امید دل زمانہ ہوا

نصیب تاج تمنا و آرزو و مراد
تیری کرم سی عجب گوہر یگانہ ہوا

ہی دلمین فخر طرب لب پہ ہی مبارکباد
و فور ولولہ شوق کو بہانہ ہوا

بہار عیش ہی ایوان شور صاحب ہین
ہزار شکر کہ پیدا چراغ خانہ ہوا

قطعہ تاریخ از طبع ذکا و فکر رسا حافظ امداد حسین صاحب تخلص ظہور مدرس
مدرسہ سرکاری میرٹھ

یمن قدوم عشرت نور نگاہ سے
ایوان شور جب ہوا رشک لالہ دای ظہور

یون زمزمہ فروش مسرت ہوا سروش
یوسف جمال اختر پر نور لکہہ ظہور

قطعہ تاریخ از تصنیف ممتاز حسین صاحب تخلص افسر خلف الرشید امداد حسین صاحب ظہور

افسر و ہم این نوید عشرت
ہر صبح و مسا بہ شور صاحب

تا شوکت جلوہ مہ و مہر
با عمر و لقا بہ شور صاحب

میمون و مبارک و ہمایون
این ماہ لقا بہ شور صاحب

شیرین حرکات راحت طبع
داد ست خدا بہ شور صاحب

قطعہ تاریخ از شاعری بدل عبدالحکیم صاحب متخلص بہ محشر متوطن شہر لکھنؤ شاگرد مرتضی تخلص بیان

ولادت سنکی فرزندکوی شور صاحب کی
ہمی عیش و طرب محفل مین اور رنج و تعب ہکی

نہ کیون بیچ تنسر کیطرح کردی گہر وہ روز
کہ نور آفتاب صبح پیشانی پہ ہی جسکے

خدا عمر مسیح و خضر دی فرزند و دختر کو
وہ ہو حصہ مین بابا کی تو حصہ مین ہو مسکی

خیال آیا میری دلمین بیجی اک تاریخ رنگین کا
کف پای قلم مین آگیا رنگ حنا جسکے

صدا محشر یہ آی دفعتہ چرخ چہارم سے
خداوند ا ہو سر پہ سایہ دست مسیح اسکے

قطعہ تاریخ طبع زاد محمد افضل خانصاحب تخلص افضل رئیس شہر میرٹھ

مبارک تمکو ہو فرزند صاحب
کیا آباد جس نی آپکا گہر

درازی عمر مین اللہ بخشی
رہی یہ حکمران مثل سکندر

چہٹی نہلای اسکو ابر رحمت
کری گل پیش کش ہیونکا زیور

کھلای گو دین باد بہاری	کری سلک گہر شبنم نچہاور
کہا دل نی بروی مہر افضل	کوئی تاریخ تو ہی بہیج لکھکر
لگا کر فکر کی دریا مین غوطہ	نکالی مین نی مضمونکی گوہر

کیا یہہ مصرعۂ تاریخ روشن
منور ہوگئی آغوش مادر

قطعہ تاریخ از طبع متین و فکر رنگین منشی قلندر بخش صاحب النسپکٹر پولیس ٹھیکر رئیس بلدہ کانپور

آئی بہار جانفزا پہولونمین ہی خوشبو سوا	چمپا چمیلی ہوگر اگلشن مین پہر کہلنی لگا
عیش و طرب کا جوش ہی ہر سمت نا و نوش ہی	ہی ہوش اہل ہوش ہی کیا کچھ ہوا کہیں انشا
قمری نوازن سرو پر کھولی کبوتر اپنی پر	بلبل کی ہی گل پہ نظر صل علی صل علی
شاخ و شجر مین عیش ہی دیوار و در مین عیش ہی	شام و سحر مین عیش ہی کیا عیش ہی نگہت فزا
سامان عشرت کیا لکھون اور دہوم شادی کیا لکھون	اوضا مین حیران ہون فکر مضامین ہی بہنیا
دلمین کھان وہ ولولے لب پر کھان وہ چہچہا	وہ رات دن کا قہقہا فرحت فزا فرحت فزا
تاہم ہماری مہربان وہ صاحب اقبال و شان	ہین پیش صاحب خوش بیان ما شعار اپنی کچہ سنا

پیدایش فرزند ہی دلمین خوشی وہ چند ہی
دیکھا جستی نور سند ہی کیا شور کا بخت رسا

پیری مین پایا ہی گہر لعل بدخشان ہی پسر
یار تمنا کا شجر کس رنگ سی پہولا پہلا

امید رقصان چار سو ہنکر پری یا رنگ لیو
اک ہاتہ مین لیکر سبو ساغر کا بہرنا دیدہ داد

آزردگی دل کی مٹی افسردگی چمپٹ ہوئی
آخر تمنا کی کلی دیکھو کہلی با صد ادا

احباب ہین شادی کنان اور دست باہم در زبان
یعنی بہ ہنگام خزان آئی بہار جان فزا

ای شور صاحب خوش رہیو تمکو مبارک ہو پسر
صدقی کروا ب سیم و زر گہری کی خاطر بر ملا

لعل بدخشان مل گیا سب لکا غم جاتا رہا
جاتا رہا اچہا ہوا بر لائی حق سب مدعا

یارب زمین پر جب تلک قائم رہی پیر فلک
زیبا پسر نخل ملک رہوی یہہ جیتا جاگتا

تاریخ پیدایش فرالکہہ و ہو قطعہ سرا
سُن لین جو یاروآشنا دل سی کہین سب مرحبا

کیا خوب مصرعہ مل گیا جو فکر تہا جاتا رہا
نور البصر پیدا ہوا لخت جگر پیدا ہوا

قطعہ تاریخ از نتایج افکار گہر بار محمد افضل علی تخلص ضو مالک اخبار گلدستہ بدایون

شہر میرٹھہ کی رکن عالی ہین
شور صاحب کی ہی بڑی سرکار

صاحبِ مرتبت امیر کبیر
ہی سخاوت کی اونکی سب مین پکار

اون کو خالق نی بعد مدت کی
نیک اطوار بخشا برخوردار

مصرعہ سال عیسوی لکھہ شُو
قرۃ العین شور مہر نگار

اشعار دعایہ از نتایج طبع مرزا محمد وحید الدین حید رصاحب متخلص بہ ملک رئیس فتحپور ضلع ایٹہ

شور صاحب ہو مبارک یہ تمہین لختِ جگر
بخشتی آنکھون کو ضیا دیدۂ نورِ بصر

شاد و خرم رہی تا دورِ زمانہ یہ پسر
چشمِ بد کی نہ لگی اسکو کسی وقت نظر

طفل سی ہوی جوان اور جوان سی ہو پیر
نوح کی عمر اسی بخشی خدای برتر

فضلِ خالق سی فزون مرتبہ ہووی اسکا
کشورِ حشمت و اقبال کا ہو یہہ افسر

صورت و سیرت و ثروت مین ہو سب بالا
دمبدم ہووی ترقی پہ یہہ روشن اختر

جو کہ دشمن ہون وہ ہو دین خدایا پامال
دورِ عالم مین یہہ ہر ایک پہ پہر پای ظفر

ہی یہہ درگاہ الٰہی مین ملک کی یہی دعا
رکھی آباد شب و روز کنارِ مادر

تاریخ تولید دختر بخانہ شور صاحب از فکر رسا کرامت حسن خان صاحب فوٹوگرافر رئیس علیگڈہ تخلص احسن

دختری داد خداوند بشور
بر سپہر طرب اختر دانم

سال تولید بہ طرز احسن
مریم عصر مکرر خوانم
۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ تولید فرزند شور صاحب از نتایج افکار دُربار کرامت حسن خانصاحب فوٹوگرافر رئیس علیگڈہ تخلص احسن اکبرآبادی

داد حق فرزند چارچیش را
غنچۂ خاطر برنگ گل شگفت

احسن شیرین بیان تاریخ او
مایۂ عشرت گل بی خار گفت
۸۹ ۱۸

ایضاً

نخل چمن آرزوی ستر چارچ
آورد ثمر خاطر عالم شدہ بس شاد

ہاتف پی تاریخ ندا داد بہ احسن
بشگفت گل گلشن امید خداداد
۱۳

تاریخ وفات معدلت حسن خان برادر خورد کرامت حسن خان فوٹوگرافر رئیس علیگڈہ

آہ تربت پرُ محن
عزیز معدلت حسن
۱۳

قطعہ مصنفہ شور صاحب بر مصرعہ تاریخ وفات شہامت خانصاحب مرحوم رئیس کاسگنج

ضلع ایٹہ چکیدہ قلم معجز رقم جناب حاتم علی صاحب متخلص بہ مہر شاعر نامی اکبرآبادی

کیا کوی دل لگای دنیا سے	سر پہ آنی ہی موت کی آفت
آمد شد سے ہی نفس کی عیان	ہی فقط دم کی دم کی یان (?) فرصت
جب میری دل مین فکر سال آیا	بولا ہاتف کہ لکھیے یا عجلت
سوی باغ جنان شہامت خان	دار فانی سے ہو گئی رخصت
	۹۰ ہجری ۱۲

ایضاً

ہی یہ دنیا مقام عبرت و غور	ہی ہر ایک بات مین تیٔ حیرت
کل جو تھی مسند حکومت پر	آج ہی اونکی بن گئی تربت
نہ وہ سامان دولت و تمکین	نہ وہ جاہ اور نہ شوکت و ثروت
ہی دل پر ملال رہن وبال	دیدہ زار صرفہ ر قت
نالہ لب پر ہی آہ سینہ مین	سر مین شورش ہی جوش پر وحشت
الغرض شور کب تلک افسوس	لکھو سال وفات با عجلت
سوی باغ جنان شہامت خان	دار فانی سے ہو گئے رخصت
	۹۰ ہجری ۱۲

قطعہ تاریخ وفات مظہر حسین صاحب تحصیلدار بالاپور از فکر غمگین شور صاحب زمیندار ضلع میرٹھ

گئی جب کہ دنیا سے مظہر حسین — ہوا چشم عالم مین عالم سیاہ
صد افسوس ایسا جوانِ متین — خدا جسپہ تھی شوکت و عزو جاہ
گیا اس جہان سے بعینِ شباب — ہوا خانۂ صبر و تسکین تباہ
مٹی گا نہ یہہ داغ دلسے کبھی — خداوند ہر دو جہان ہی گواہ
بجز صبر اسکا نہین کچھہ علاج — کہ درپیش آنی ہی یہہ سبکو راہ
الم سے اوٹھا سر لکھا شور نی — ہی جانکاہ یکسا غمِ مرگ آہ

قطعہ تاریخ دیوان ہذا از شور صاحب مولف

شکر ہی خالق جہان تازہ کلام پرور — غیرت سحر سامری جمع ہوا بصد صفا
داغ ہین اسکی طرز سے طرز سخن کے شوخیان — باغ ہی اسکی رنگ سے رنگ بیان خوش ادا
طرز بیان طرب اثر حسن ادا مین بی بدل — شوخی لفظ غمزہ وش عیش سرا فرح فزا
جب ہوی شاد جان و دل دیکھہ کے اسکی رنگ کو — سال کا فکر تھا مجھی ہاتف غیب نی کہا
ہی لب آسمان پی شور شور کی دہوم ہو گئی — دیوان غیرت بہار تمام خدا عجب لکہ

۱۲۹۰

قطعہ تاریخ طبع دیوان شور صاحب ریختہ خامہ منشی ممتاز حسین صاحب افسر ساکن میرٹھ

۳۰۰	شور صاحب کا ہی دیوان بی نظیر	لفظ ہین غیرت دہ بدر منیر
۲۰۰	رنگ مضمون بیعدیل و بی مثال	ہر ادا مین جلوہ شان جمال
۶۰	سحر کاری مضامین ناز جوش	جلوہ الفاظ ہی اختر فروش
۴۰۰	شاہد ہر مصرعہ با صد ادا	ہی دلاویز جہان و دلربا
۳۰۰	شمع طور عاشقی ہی ہر غزل	بی نظیر و بیعدیل و بی بدل
۶۰۰	ساحری کاری ہر ایک انداز مین	سحر کی انداز شور و ساز مین
۶۰۰	خوبی و دلچسپی اشعار خوب	ہر روش سی طرفہ مرغوب القلوب
۷۰	عین خوبی ہر ادا سی ہی عیان	کیف بخش روح و آرام روان
۱	اول ہر مصرعہ سی طرفہ وار	طبع کا ہی سال افسر جلوہ یار

قطعہ تاریخ از نتیجہ فکر محمد میر خان تخلص آبر نایب مدرس گورنمنٹ تحصیلی سکول مہتر تلمیذ جناب حافظ محمد امداد حسین صاحب ظہور رئیس میرٹھ

دیوان شور نام خدا طرز خاص سے	عمدہ ہی لاجواب ہی بیشک عجیب ہی
خوبی طرز کیف مضامین بوالعجب	جو کچھ کھو ہر ایک ادا سے نصیب ہے
ہاتف کی لب سے آ[illegible] صدا فکر سال [illegible]	دیوان شور آبر عجیب و غریب ہے

۱۲